جو اللہ کے لیے کوئی شے چھوڑتا ہے، اللہ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتا ہے

بہتر بدلہ

حیرت انگیز واقعات اور نصیحت آموز حکایات کے ساتھ

www.KitaboSunnat.com

تالیف
فضیلۃ الشیخ
ابراهيم بن عبدالله الحازمی حفظہ اللہ

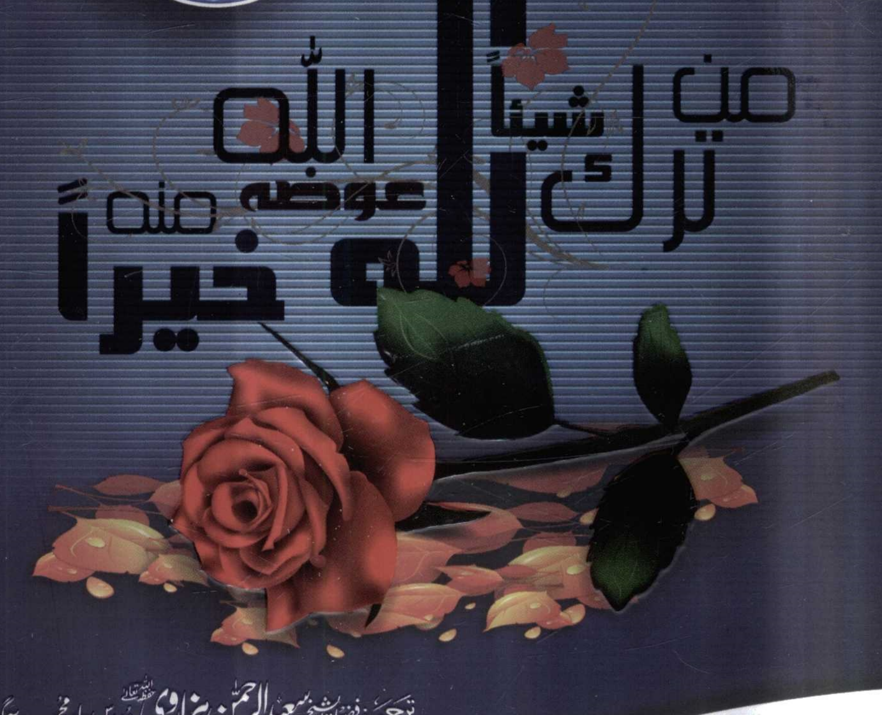

ترجمہ: فضیلۃ الشیخ سعید الرحمٰن ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ
نظر ثانی: فضیلۃ الشیخ حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام
لاہور / ریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

جو اللہ کے لیے کوئی شے چھوڑتا ہے، اللہ اسے بہتر بدلہ عطا فرماتے ہیں

بہتر بدلہ

حیرت انگیز واقعات اور نصیحت آموز حکایات کے ساتھ

تالیف

فضیلۃ الشیخ إبراهیم بن عبداللہ الحازمی

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ سعید الرحمٰن ہزاروی حفظہ اللہ تعالیٰ

مدرس جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ

نظر ثانی

حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ بیت السلام

الریاض، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

22068

ح ا ز ب

مکتبہ بیت السلام

کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

اشاعت .... اگست 2015ء

مکتبہ بیت السلام
کتاب وسنت کی اشاعت کا معیاری ادارہ

ریاض
Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640

لاہور
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Tel: 042-37361371
Mob: 0321-9350001
0320-6666123
Email: bait.us.salam1@gmail.com
Fb:Baitussalam-book store

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر بدلہ

حیرت انگیز واقعات اور نصیحت آموز حکایات کے ساتھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عرضِ ناشر 9

مقدمہ از مولف 11

1- سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی رضا کے لیے گھوڑوں کو ذبح کیا تو اللہ تعالیٰ نے بدلے میں ایسی ہوا عطا کی، جو جہاں چاہتے انھیں لے جاتی ... 15

2- تنگدستوں سے درگزر کیا تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا.......... 18

3- فحاشی سے اجتناب کیا تو اللہ نے بادشاہت عطا کر دی 20

4- اللہ کے لیے جہاد کی وجہ سے سورج کو ٹھہرا دیا گیا 24

5- تقوے کا انجام 27

6- صبر کا صلہ 30

7- جس نے جادو سیکھنا ترک کیا، اللہ نے اسے لوگوں کے لیے مشعلِ ہدایت بنا دیا 32

8- اللہ کے خوف سے زنا سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ نے صاحبِ کرامت بنا دیا 37

9- سچائی اور امانت کا بدلہ 40

10- جو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے 43

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞ 11- اولوں نے کھیتی کو تباہ کر دیا تو صبر پر اللہ نے کھیتی سے بہتر عطا کر دیا .. 45

۞ 12- اللہ کے لیے (عورتوں سے زنا) چھوڑ دیا تو اللہ نے مصیبت سے نکال دیا 46

۞ 13- ناجائز تعلق قائم نہ کرنے کی بنا پر اللہ نے بہتر بدلہ عطا کر دیا .. 48

۞ 14- توبہ کا صلہ 51

۞ 15- ایک قیدی 53

۞ 16- توبہ کرنے والے 55

۞ 17- دو باغ 56

۞ 18- اللہ کی نافرمانی کو ترک کیا اور اسی رات فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا 59

۞ 19- وہ معصیت چھوڑنے کی بنا پر جنتی بن گیا 61

۞ 20- اپنے آپ کو گرا لیا، مگر معصیت نہیں کی تو اللہ نے اس کا بہتر بدلہ ادا کیا 63

۞ 21- اللہ کے لیے سو دینار ٹھکرا دیے تو اللہ نے بدلے میں ایک ہزار دے دیے 66

۞ 22- کفر کو ترک کیا اور جنت مل گئی، حالانکہ ایک نماز بھی نہیں پڑھی 69

۞ 23- چوری چھوڑی تو اللہ نے وفادار بیوی عطا کر دی 72

۞ 24- خیانت نہیں کی تو اللہ نے مالا مال کر دیا 75

۞ 25- جھوٹ نہ بولنے پر نوکری مل گئی 78

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26- رشوت چھوڑی تو رزق کے دروازے کھل گئے 80

27- ناسمجھی کے باوجود تقوے کی برکت 83

28- اسلام کی بدولت چور شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگیا........ 86

29- اس نے حسد چھوڑا تو جنتی بن گیا........ 91

30- جناتِ نعیم کا وعدہ 93

31- نفع بخش تجارت 96

32- صدقہ کرنے کی فضیلت........ 98

33- ایثار کا سبق 99

34- ایک درہم کے عوض ایک لاکھ بیس ہزار درہم 101

35- اطاعت کا صلہ 104

36- صبر کا بدلہ 105

37- سخاوت........ 108

38- سچ کی بدولت ابتلا کے بجائے انعام........ 109

39- حرام کو چھوڑا تو جسم سے خوشبوئیں پھوٹنے لگیں........ 121

40- اسے دو مرتبہ قلعے سے گرایا گیا، مگر وہ صحیح سلامت رہا 126

41- گلوکاری چھوڑی تو اللہ نے ہدایت وایمان نصیب کر دیا........ 132

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرضِ ناشر

دینِ اسلام میں یہ امر بنیادی عقائد میں شامل ہے کہ اس دنیا میں قدرت و تصرف اور طاقت کا مرکز و منبع صرف ذاتِ خداوندی ہے، جو ہر ذی نفس کو زندگی گزارنے کے لیے ہر طرح کے وسائل و اسباب مہیا کرتی ہے۔ وہ لوگ بڑے سعادت مند ہوتے ہیں جو اپنے لیے صرف اللہ کے پسندیدہ راستے کو منتخب کرتے ہیں اور اس کی ناراضی والے ہر راستے سے دور رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ کا اعلانِ بشارت ہے کہ جو میرے لیے کسی شئے کو ترک کرتا ہے، میں اسے اس کا بہتر بدل عطا کرتا ہوں، جیسا کہ حدیثِ نبوی ہے:

((مَنْ تَرَكَ شَيْئاً لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْراً مِّنْهُ))

یعنی جو شخص اللہ کی رضا کے لیے کسی شئے کو چھوڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اس شئے سے بہت بہتر بدل عطا فرما دیتے ہیں۔

زیرِ نظر کتاب میں اسی حدیثِ نبوی کی روشنی میں قرآن مجید اور صحیح احادیث سے انبیاے کرام، صحابۂ رسول، تابعین عظام اور سلف صالحین کی زندگی کے ایسے سچے واقعات اور حقیقی قصص بیان کیے گئے ہیں، جو اس اَمر کی تائید کرتے ہیں، جن کو پڑھ کر ہر مسلمان کا ایمان تازہ ہوتا اور عمل کو انگیخت ملتی ہے۔ لہٰذا بہ حیثیت مسلمان ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ان واقعات کو پڑھ کر اپنے لیے بھی وہی راستہ منتخب کریں، جو اللہ کے برگزیدہ بندوں نے چنا ہے اور یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات اپنی ذہن میں رکھیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہر انسان اپنی تقدیر میں لکھا ہوا کھانے سے پہلے فوت نہیں ہوسکتا، بلکہ اپنی روزی کا آخری لقمہ کھانے تک اسے موت نہیں آئے گی۔ لہٰذا اللہ کا رزق حاصل کرنے کے لیے اس کی اطاعت اور فرمانبرداری ضروری ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ سے ہم کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لیے اس کی اطاعت کو بجالانا ضروری ہے۔

امید ہے کہ زیرِ نظر کتاب ''بہتر بدلہ'' میں نہایت نصیحت آموز اور حیرت انگیز واقعات پڑھ کر قارئین کے دل میں ایک ولولہ اور جذبہ پیدا ہوگا کہ اگر ہم اللہ کو راضی کرنے کے لیے کوئی شے قربان کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا بہتر بدل عطا فرمائیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کتاب کو مولف، مترجم، ناشر اور جملہ معاونین کے لیے ذخیرۂ آخرت اور بلندیِ درجات کا باعث بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

ابو میمون حافظ عابد الٰہی

مدیر

مکتبہ بیت السلام، ریاض۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده و نستعينه ونستهديه ونعوذ بالله من شرور أنفسنا، ومن سيئآت أعمالنا، من يهده الله فلا مضل له، ومن يضلل فلا هادي له، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله ﷺ. **أما بعد!**

اللہ تعالیٰ کی اپنی مخلوق کے بارے میں یہ سنت جاریہ ہے کہ جس شخص نے بھی دنیا کی تکلیف و آزمایش کو حرام کے ارتکاب پر ترجیح دی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اس دنیا میں بھرپور خوشیوں سے نوازا اور اگر بالفرض وہ اس آزمایش میں ہلاک ہوگیا تو اس کے لیے بہت بڑی کامیابی ہے۔

یوسف علیہ السلام کو دیکھیے! انھوں نے بدکاری کے عوض جیل میں جانا گوارا کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے بدلے میں مصر کی سلطنت عطا کر دی۔

اسی طرح جب سلیمان علیہ السلام نے ان گھوڑوں کو اللہ کے لیے ذبح کر دیا، جو ان کی نمازِ عصر میں مخل ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے بدلے میں ہوا کو ان کے تابع کر دیا، جو ان کو حسبِ حکم ہر جگہ لے جاتی تھی۔

مہاجرین نے جب اللہ کے لیے اپنے گھروں اور وطنوں کو چھوڑا تو اللہ تعالیٰ نے روے زمین کے مشرق و مغرب میں ان کی فتوحات کا سلسلہ دراز کر دیا۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت بھی دی ہے کہ جب کوئی شخص اس سے ڈرتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے حرام کو چھوڑ دے گا تو وہ اسے وہاں سے رزق دے گا، جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ [الطلاق: 3,2]

”اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا۔“

سہل بن معاذ بن انس جہنی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰى يُخَيَّرَ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيْمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا)) [سنن الترمذي، رقم الحديث: 2481]

”جس شخص نے اللہ کے لیے عاجزی کرتے ہوئے (فاخرانہ اور عمدہ) لباس کو چھوڑا، حالانکہ وہ اس پر قدرت رکھتا تھا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن ساری مخلوقات کے سامنے بلائے گا اور اسے یہ اختیار دیا جائے گا کہ وہ ایمان کی پوشاکوں میں سے جس پوشاک کو چاہے زیبِ تن کرلے۔“

اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((مَنْ تَرَكَ شَهْوَةً وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهَا تَوَاضُعًا لِلّٰهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلٰى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ)) [التاريخ الكبير للبخاري: 10/2/6]

”جس نے اللہ کے لیے تواضع کرتے ہوئے شہوت کو ترک کر دیا جس کو پورا کرنے کی وہ طاقت رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ساری مخلوقات کے سامنے بلائے گا (اور اسے انعامات سے نوازے گا)۔“

نیز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَلنَّظْرَةُ إِلَى الْمَرْأَةِ سَهْمٌ مِنْ سِهَامِ إِبْلِيسَ مَسْمُومٌ، مَنْ تَرَكَهُ خَوْفًا مِّنَ اللّٰهِ أَثَابَهُ اللّٰهُ إِيْمَانًا يَجِدُ بِهِ حَلَاوَتَهُ فِي قَلْبِهِ))

[مسند أحمد: ٥/ ٣٨٤]

”عورت کی طرف دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے، جس نے اس نظر بازی سے اللہ کے ڈر کی وجہ سے پرہیز کیا، اللہ تعالیٰ اسے ایسے ایمان سے نوازے گا، جس کی چاشنی وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر جو چیز بھی حرام ٹھہرائی ہے، اس کے بدلے اس نے بہتر چیز رکھی ہے، جیسے اس نے سود کو حرام کیا تو اس کے بدلے نفع بخش تجارت عطا کی، جوا حرام کیا تو اس کے عوض گھوڑوں، اونٹوں اور تیروں کے ساتھ مقابلے میں انعام کو جائز کیا، (مردوں پر) ریشم کو حرام کیا تو اس کے عوض کاٹن کے عمدہ لباس حلال کیے، زنا اور لواطت حرام کی تو اس کے عوض خوبصورت بیویوں کو حلال کیا، نشہ آور مشروب کو حرام کیا تو اس کے عوض لذیذ مشروبات عطا کیے، جو روح و بدن کے لیے مفید ہیں، آلاتِ لہو ولعب کو حرام کیا تو اس کے بدلے قرآنِ عظیم کی تلاوت سننے کو دی اور حرام کھانے منع کیے تو اس کے عوض حلال اور طیب کھانے عطا کیے۔

ان چیزوں میں اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس نے حرام چیزوں کے ترک پر فضیلت و ثواب کے ساتھ ساتھ صحت و نشاط عطا کی ہے اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام چیزوں کے ارتکاب میں ذلت آمیز عذاب کے ساتھ ساتھ انحطاط و مرض کے ''تحفے'' ملتے ہیں۔

میں نے اس کتاب میں لوجہ اللہ حقیقی واقعات تحریر کیے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اس کے اسمائے حسنیٰ اور صفاتِ علیا کے وسیلے سے یہ سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے مسلمانوں میں قبولِ عام سے نوازے۔

میں نے اس کتاب کا نام ''بہتر بدلہ'' رکھا ہے اور یہ نام میں نے رسول اللہ ﷺ کی صحیح حدیث سے اخذ کیا ہے۔

اس کتاب میں مذکورہ واقعات کچھ تو قرآن مجید سے لیے ہیں اور بعض صحیح احادیث سے اور بعض صحابہ کرام و تابعین عظام وغیرہ کے سوانح حیات سے لیے ہیں۔

یہ واقعات ان لوگوں کے لیے تحریر کیے گئے ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے عظمت و جلال اور اس کی ہیبت و دبدبے سے واقف ہیں، جو اللہ کے عذابوں سے ڈرنے والے ہیں، جن کے سامنے اس دن کی پیشی ہے، جس دن مال و اولاد کام دینے والے نہیں ہیں، جو قرآن و سنت کے دل دادہ اور اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے والے ہیں۔ یقیناً وہی لوگ وقت نکال کر ان واقعات کا مطالعہ کریں گے، جو اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کو شیطانی خواہشات پر ترجیح دینے والے ہیں۔

ابراهيم بن عبدالله الحازمي

عفا الله عنه وعامله بلطفه

الرياض: ١٨/ ٩/ ١٤١١هـ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1- سلیمان علیہ السلام نے اللہ کی رضا کے لیے گھوڑوں کو ذبح کیا تو اللہ تعالیٰ نے بدلے میں ایسی ہوا عطا کی، جو جہاں چاہتے انھیں لے جاتی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ سُلَيْمٰنَ نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗٓ اَوَّابٌ ۝ اِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ بِالْعَشِيِّ الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ۝ فَقَالَ اِنِّيْٓ اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ۝ رُدُّوْهَا عَلَيَّ فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴾ [صٓ: 33,30]

''اور ہم نے داود کو سلیمان عطا کیا، اچھا بندہ تھا، بے شک وہ بہت رجوع کرنے والا تھا۔ جب اس کے سامنے دن کے پچھلے پہر اصیل تیز رفتار گھوڑے پیش کیے گئے۔ تو اس نے کہا بے شک میں نے اس مال کی محبت کو اپنے رب کی یاد کی وجہ سے دوست رکھا ہے۔ یہاں تک کہ وہ پردے میں چھپ گئے۔ انھیں میرے پاس واپس لاؤ، پھر وہ ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا۔''

مذکورہ آیات میں رب تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ ہم نے داود علیہ السلام کو ایک پیارا بیٹا سلیمان نامی عطا فرمایا، پھر سلیمان علیہ السلام کی مدح سرائی کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے ان کی انابت الی اللہ کا ذکر کیا ہے اور تعلق باللہ کی ایک عظیم مثال بیان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہے کہ انھوں نے رب تعالیٰ کی رضا کے لیے عمدہ جنگی گھوڑوں کو کاٹ کر رکھ دیا۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے کہ گھوڑے جہاد فی سبیل اللہ میں کام دینے کی بنا پر سلیمان علیہ السلام کو بہت محبوب تھے، ان کے پاس بڑے عمدہ، سریع رفتار اور قوی الجثہ اور پروں والے گھوڑے تھے، جن کی تعداد تقریباً بیس ہزار (20,000) تھی۔ ایک مرتبہ وہ گھوڑوں کی دیکھ بھال اور تنظیم وغیرہ میں ایسے مشغول ہوئے کہ نمازِ عصر کا علم نہ ہو سکا اور انجانے میں فوت ہوگئی۔ جب معلوم ہوا کہ ان گھوڑوں کی بنا پر میری نماز قضا ہوگئی تو بہت صدمہ ہوا، دکھ بھرے لہجے میں کہنے لگے: سلیمان! تجھے رب تعالیٰ کی عبادت سے کوئی چیز مشغول نہیں کرسکتی، پھر انھیں گھوڑوں کو منگوایا اور ان کی گردنیں اور پنڈلیاں کاٹ دیں کہ جو چیز سلیمان علیہ السلام کو رب کی عبادت سے غافل کردے، سلیمان علیہ السلام کا اس کے بارے میں یہ فیصلہ ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ میرے بندے سلیمان علیہ السلام نے میری رضا کو مقدم رکھتے ہوئے اور میری عبادت کی راہ میں آڑے آنے کی وجہ سے عمدہ ترین گھوڑوں کو ذبح کر دیا ہے کہ وہ تاخیرِ صلات کا سبب بن گئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے سلیمان کے جذبے کی قدر کرتے ہوئے ان سے بہتر چیز ''ہوا'' (ریح) کو ان کے تابع فرمان کر دیا، جو آپ علیہ السلام کو بآسانی مطلوبہ جگہ پہنچا دیتی، تو ہوا گھوڑوں سے بہتر اور سریع رفتار ہے۔

سلیمان علیہ السلام نے رب کی رضا کے لیے اپنی پسندیدہ ترین چیز گھوڑے قربان کر دیے تو اللہ نے اس کے بدلے گھوڑوں سے عمدہ و سریع رفتار چیز ''ہوا'' کو ان کا تابع فرمان بنا دیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان برحق ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّكَ لَا تَدَعُ شَيْئاً إِتِّقَاءً لِلّٰهِ تَعَالَى إِلَّا أَعْطَاكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ خَيْراً مِنْهُ»[1]

''تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کوئی چیز چھوڑ دے گا تو اللہ بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا کر دیں گے۔''

[1] مسند أحمد [78/5] السنن الكبرى للبيهقي [335/5]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

2- تنگدستوں سے درگزر کیا تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

《 كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ، فَكَانَ يَقُولُ لِفَتَاهُ: إِذَا جِئْتَ مُعْسِراً، فَتَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا، قَالَ: فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ 》[1]

''ایک شخص لوگوں (کی معاونت کے لیے ان) کو قرض دیتا تھا، وہ اپنے غلام سے کہا کرتا کہ جب تو (قرض کی وصولی کے لیے) کسی تنگ دست کے پاس جائے تو اس کو معاف کر دینا، شاید (اس کے بدلے) اللہ تعالیٰ ہم سے درگزر کر دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ فوت ہوا تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس کو بخش دیا۔''

سیدنا ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

《 إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَلَقَّتْ رُوحَ رَجُلٍ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَقَالُوا لَهُ: هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ؟ قَالَ: لَا، قَالُوا: تَذَكَّرْ، قَالَ: لَا، إِلَّا أَنِّي كُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ، فَكُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُّنْظِرُوا الْمُوسِرَ، وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُعْسِرِ. قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالىٰ: تَجَاوَزُوا عَنْهُ 》[2]

''گزشتہ امتوں میں ایک شخص کی روح سے فرشتوں نے ملاقات کی

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الأنبياء [379/6] صحيح مسلم [1562]

[2] صحيح البخاري [261/4] صحيح مسلم [1560]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس کی روح کو قبض کیا) تو پوچھا: کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کا کام کیا؟ تو اس نے نفی میں جواب دیا، انھوں نے کہا: (ذہن پر زور دے کر کوئی عمل) یاد کرو تو اس نے کہا: نہیں، (یعنی کوئی نیکی نہیں کی) ہاں! ایک کام ہے کہ (مجھے اللہ نے مالی وسعت عطا کی) میں لوگوں کو قرض دیتا اور غلاموں کو نصیحت کرتا کہ صاحبِ کشایش کو مہلت دینا اور غربا و تنگ دست لوگوں سے درگزر کرنا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حکم دیا (میرے فرشتو!) تم بھی اس سے درگزر کرو۔''

اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے قرض معاف کیا تو اللہ نے اس کے گناہوں کو معاف کر دیا، اس نے دنیا میں لوگوں پر آسانی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے صلے میں اس کی آخری منزل کو آسان بنا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

3- فحاشی سے اجتناب کیا تو اللہ نے بادشاہت عطا کر دی

اللہ تعالیٰ نے ایک مکمل سورت یوسف علیہ السلام کے قصے میں نازل فرمائی، جو عبرتوں اور فوائد سے لبریز ہے۔ یہ سورت کم وبیش ایک ہزار فوائد و نصائح پر محیط ہے۔ یوسف علیہ السلام کو ایک کٹھن امتحان سے گزارا گیا اور جیسا کہ صالحین کی عادت ہوتی ہے، انھوں نے صبر کا دامن اپنے ہاتھ سے چھوٹنے نہ دیا۔

اختصار کے ساتھ ان کا قصہ کچھ اس طرح ہے:

سیدنا یوسف علیہ السلام یعقوب علیہ السلام کے فرزندِ ارجمند تھے۔ یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے۔ یعقوب علیہ السلام دیگر اولاد کی بہ نسبت یوسف علیہ السلام سے بہت زیادہ محبت کرتے تھے، جس بنا پر دوسرے بھائیوں کے دلوں میں آتشِ حسد بھڑک اٹھی کہ ہم ایک جماعت ہیں، اس کے باوجود ہمارے باپ کی محبت یوسف اور بنیامین سے زیادہ ہے۔ انھوں نے ایک ناپاک ارادے وعزم کو، جس کو اللہ تعالیٰ جانتا تھا، اپنے سینوں میں چھپاتے ہوئے باپ سے کہا کہ ابا جی! یوسف کو ہمارے ساتھ بھیج دیا کرو، تاکہ وہاں جا کر کھائے پیے اور کھیل کود کرے۔ یعقوب علیہ السلام نے خدشہ ظاہر کیا کہ یوسف کو کوئی بھیڑیا وغیرہ نقصان نہ پہنچا دے، لیکن وہ یعقوب علیہ السلام کو اطمینان دلا کر یوسف کو لے گئے اور ایک کنویں میں پھینک دیا۔ ایک قافلہ اس کنویں کے پاس سے گزرنے لگا تو انھوں نے پانی لینے کے لیے ڈول کنویں میں پھینکا۔ یوسف علیہ السلام اس ڈول کے ساتھ لپک کر باہر آ گئے، پھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انھی بھائیوں نے چند پیسوں کے عوض یوسف علیہ السلام کو ان قافلے والوں کے ہاتھ بیچ دیا۔ پھر وہ بکتے بکاتے عزیزِ مصر کے گھر پہنچ گئے اور اس کے گھر میں بحیثیت ایک غلام رہنے لگے۔

پھر کیا ہوا؟

یوسف علیہ السلام چونکہ حسنِ صورت میں لاثانی تھے، عزیزِ مصر کی بیوی کے ارادے خطرناک ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ رَاوَدَتْهُ الَّتِيْ هُوَ فِيْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَ غَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ قَالَتْ هَيْتَ لَكَ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْۤ اَحْسَنَ مَثْوَايَ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ۝ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾ [یوسف: 24,23]

''اور اس عورت نے، جس کے گھر میں وہ تھا، اسے اس کے نفس سے پھسلایا اور دروازے اچھی طرح بند کر لیے اور کہنے لگی جلدی آ۔ اس نے کہا اللہ کی پناہ، بے شک وہ میرا مالک ہے، اس نے میرا ٹھکانا اچھا بنایا۔ بلاشبہ حقیقت یہ ہے کہ ظالم فلاح نہیں پاتے۔ اور بلاشبہ یقیناً وہ اس کے ساتھ ارادہ کر چکی تھی اور وہ بھی اس عورت کے ساتھ ارادہ کر لیتا اگر یہ نہ ہوتا کہ اس نے اپنے رب کی دلیل دیکھ لی۔ اسی طرح ہوا، تاکہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی کو ہٹا دیں۔ بے شک وہ ہمارے خالص کیے ہوئے بندوں سے تھا۔''

عزیزِ مصر کی بیوی نے حسن و جمال اور شباب و کمال کو دیکھتے ہوئے ایک گھناؤنے جرم کی دعوت کی پیش کش کی، جو یوسف علیہ السلام کے مقام و احوال سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل برعکس تھی، اس نے یوسف کو مائل کرنے کی غرض سے بناؤ سنگار کیا اور دروازے بند کر دیے، یوسف علیہ السلام چونکہ وجیہ صورت اور نوجوان تھے اور جوانی شہوت سے مرکب ہوتی ہے۔ پھر وہ گھر سے دور اور اجنبی تھے اور عزیزِ مصر کے گھر میں ہی قیام فرمایا کرتے تھے، اس لیے کوئی ایسی حرکت نہیں کر سکتے تھے، جو ذلت خواری اور ندامت کا باعث ہو۔ انسان جس گھر میں قیام پذیر ہو، وہاں ایسی کوئی حرکت کرنا انسان کے لیے مناسب حال نہیں ہوتی، ہاں اگر اسی گھر میں رہایش پذیر نہ ہو تو پھر کچھ خطرہ زائل ہو جاتا ہے، پھر جب عورت خود دعوتِ زنا دے تو رکاوٹیں درمیان سے بالکل صاف ہو جاتی ہیں۔

سیدنا یوسف علیہ السلام اس عورت کے گھر ہی میں قیام پذیر تھے اور گھر کے چپے چپے سے واقف تھے، اس لیے تمام جگہیں جہاں اہلِ دنیا کی نظروں سے چھپا جا سکتا ہے، ان کے علم میں تھیں۔ دعوتِ گناہ بھی عورت کی طرف سے تھی اور کسی قسم کی رکاوٹ ان کے راستے میں حائل نہیں تھی، اس کے باوجود یوسف علیہ السلام بچے رہے اور اللہ تعالیٰ نے حرام کاری کے ارتکاب سے محفوظ رکھا۔ یہ انبیا کی عصمت و شان اور بزرگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یوسف کو عورت کے مکر و فریب سے بچا لیا۔

سیدنا یوسف علیہ السلام نے حرام کاری سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے میں انھیں زمین میں ایسی قدرت عطا کی کہ جہاں چاہیں بے خوف و خطر چلے جاتے اور انھیں بادشاہت عطا کی۔

اے مسلمان ذرا سوچ! کیسے اس نے حرام کو چھوڑا اور اس کے صلے میں اللہ نے اس سے بہتر چیز عطا کر دی، اس لیے وہ ان سات شریف و متقی لوگوں کے سردار ہوں گے، جن کا ذکر صحیحین میں موجود ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

«سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: إِمَامٌ عَادِلٌ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِياً فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ بِالْمَسْجِدِ، إِذَا خَرَجَ مِنْهُ حَتَّى يَعُودَ إِلَيْهِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ فَقَالَ: إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ» [1]

''سات آدمی ہیں، جنھیں اللہ تعالیٰ اس دن اپنے سائے میں جگہ دے گا، جس دن اس کے سائے کے علاوہ کوئی سایہ نہیں ہو گا: ① عادل حکمران۔ ② جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ ③ ایسا آدمی جس کا دل مسجد کے ساتھ ہی معلق رہتا ہے، جب وہ مسجد سے نکلتا ہے، حتی کہ دوبارہ مسجد میں لوٹ آئے۔ ④ وہ دو آدمی جنھوں نے رضائے الٰہی کے لیے آپس میں محبت قائم کی، اسی محبت پر ہی وہ جمع ہوئے اور اسی پر ہی علاحدہ ہوئے۔ ⑤ ایسا آدمی جس نے صدقہ ایسے پوشیدہ طریقے سے کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی پتا نہ چلا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔ ⑥ ایسا نوجوان جو اللہ کی عبادت میں پروان چڑھا۔ ⑦ ایسا آدمی جسے حسب و جمال والی عورت نے دعوتِ گناہ پیش کی، تو اس نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔''

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث [1357] صحيح مسلم، رقم الحديث [1031]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

4- اللہ کے لیے جہاد کی وجہ سے سورج کو ٹھہرا دیا گیا

موسیٰ علیہ السلام کے فوت ہو جانے کے بعد یوشع بن نون بنی اسرائیل کو میدان تیہ سے نکال کر نہر اردن کے پار اریحا میں لے گئے۔ یہ شہر بڑے محفوظ مقام پر تھا اور کئی قلعوں پر مشتمل تھا، جب کہ آبادی بھی بہت زیادہ تھی۔ یوشع بن نون نے چھے ماہ تک اس شہر کا محاصرہ جاری رکھا، پھر انھوں نے ایک دن گھیراؤ کر کے خوب بگل بجایا اور ایسا نعرہ تکبیر بلند کیا، جس سے قلعہ کی ایک دیوار گر گئی، وہ قلعہ میں داخل ہوئے اور جو کچھ پایا۔ مالِ غنیمت بنا لیا اور بارہ ہزار مرد و خواتین قتل کر ڈالے، کئی بادشاہوں سے جنگیں لڑیں اور شام کے گیارہ بادشاہوں پر غالب آ گئے، حتیٰ کہ جمعہ والے دن عصر کے بعد تک محاصرہ جاری رہا۔

جب سورج غروب ہونے کے قریب ہوا تو چونکہ اگلا دن ہفتہ تھا، جس کی تعظیم ان پر لازم تھی، یوشع نے سورج کو مخاطب کر کے کہا: تو بھی اپنی منازل طے کرنے میں اللہ تعالیٰ کے حکم کا پابند ہے اور میں بھی جہاد پر مامور ہوں، پھر کہنے لگے: اے اللہ! سورج کو فتح ملنے تک یہاں ہی روک دے۔ اللہ تعالیٰ نے سورج کو روک دیا، حتیٰ کی انھوں نے شہر کو فتح کر لیا۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ الشَّمْسَ لَمْ تُحْبَسْ لِبَشَرٍ إِلَّا لِيُوشَعَ لَيَالِيَ سَارَ عَلَى بَيْتِ الْمُقَدَّسِ »[1]

---

[1] السلسلة الصحيحة، رقم الحديث [202]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''سورج کسی بشر کے لیے نہیں ٹھہرایا گیا مگر یوشع کے لیے چند راتیں جب انھوں نے بیت المقدس کو فتح کیا، ٹھہرا لیا گیا۔''

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« غَزَا نَبِيٌّ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتْبَعُنِي رَجُلٌ قَدْ مَلَكَ بُضْعَ امْرَأَةٍ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ، وَلَا آخَرُ قَدْ بَنَى بُنْيَانًا وَلَمْ يَرْفَعْ سَقْفَهَا، وَلَا آخَرُ قَدِ اشْتَرَى غَنَمًا أَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ أَوْلَادَهَا، فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ حِينَ صَلَّى الْعَصْرَ أَوْ قَرِيبًا مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ لِلشَّمْسِ: أَنْتِ مَأْمُورَةٌ وَأَنَا مَأْمُورٌ، اَللّٰهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيَّ شَيْئًا، فَحُبِسَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعُوا مَا غَنِمُوا، فَأَتَتِ النَّارُ لِتَأْكُلَهُ فَأَبَتْ أَنْ تَطْعَمَهُ، فَقَالَ: فِيكُمْ غُلُولٌ، فَلْيُبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ رَجُلٌ؟ فَبَايَعُوهُ، فَلَصِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ وَ لْتُبَايِعْنِي قَبِيلَتُكَ فَبَايَعَتْهُ قَبِيلَتُهُ فَلَصِقَ بِيَدِ رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ، فَقَالَ: فِيكُمُ الْغُلُولُ، أَنْتُمْ غَلَلْتُمْ فَأَخْرَجُوا لَهُ مِثْلَ رَأْسِ بَقَرَةٍ مِنْ ذَهَبٍ، قَالَ: فَوَضَعُوهُ بِالْمَالِ وَهُوَ بِالصَّعِيدِ، فَأَقْبَلَتِ النَّارُ فَأَكَلَتْهُ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِأَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا، ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ رَأَى ضُعْفَنَا وَ عِجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا »[1]

''گذشتہ انبیا میں سے کوئی نبی جہاد کے لیے نکلا، اس نے اپنی قوم سے کہا: میرے ساتھ ایسا آدمی نہ جائے جس نے نکاح کر لیا، مگر ابھی اس کی رخصتی نہیں ہوئی، نہ ایسا آدمی جس نے گھر کی تعمیر کا کام شروع کیا اور اب چھت ڈالنے کا وقت ہو، نہ ایسا آدمی جس نے کوئی

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث [1747]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گابھن اونٹی یا بکری خریدی اور اس کے بچہ جننے کا منتظر ہو۔ پھر وہ غزوے کے لیے نکلے۔ عصر کی نماز کے قریب بستی میں پہنچے تو سورج سے کہا: میں اور تو دونوں مامور ہیں۔ اے اللہ! اس کو مجھ پر کچھ دیر روکے رکھ، اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ سورج رک گیا، یہاں تک کہ اللہ نے انھیں فتح عطا کی، انھوں نے مالِ غنیمت جمع کیا، آسمان سے آگ اسے کھانے آئی مگر اسے کھانے سے باز رہی۔ پیغمبرِ خدا نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے۔ ہر قبیلے کا ایک شخص میرے ہاتھ پر بیعت کرے۔ لوگ یکے بعد دیگرے بیعت کے لیے آگے بڑھے، تو اچانک ایک آدمی کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چپک گیا، یہ دیکھ کر پیغمبر نے کہا: تم ہی میں خیانت ہے، تمھارے قبیلے کا ہر شخص بیعت کے لیے آگے بڑھے، پھر پورے قبیلے نے بیعت کی تو دو یا تین اشخاص کا ہاتھ پیغمبر کے ہاتھ سے چپکا تو انھوں نے کہا: تم نے خیانت کی ہے۔ (اس لیے خیانت شدہ مال نکال باہر کرو) وہ گائے کے سر جتنا سونا ان کے سامنے نکال لائے۔ نبی کے حکم کے مطابق انھوں نے اسے مالِ غنیمت میں رکھا، پھر آگ آئی اور اسے کھا گئی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی، اللہ تعالیٰ نے ہمارے ضعف اور عاجزی کو دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال قرار دے دیا۔''

جب بنی اسرائیل نے بیت المقدس فتح کر لیا تو اسے اپنا ٹھکانا بنا لیا، اللہ کے نبی یوشع اس دوران میں تورات کے ساتھ ان کے مابین فیصلہ کرتے رہے حتی کہ یوشع نے 127 سال کی عمر میں وفات پائی، گویا موسیٰ علیہ السلام کے بعد وہ ستائیس سال تک زندہ رہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

5- تقوے کا انجام

بادشاہ بخت نصر شام سے بیت المقدس آیا تو بنی اسرائیل کا قتل عام کر کے بیت المقدس پر زبردستی قابض ہو گیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنا لیا۔ قیدیوں میں حضرت دانیال علیہ السلام بھی تھے۔ بنو اسرائیل کو قیدی بنانے اور ان پر قابض ہونے کی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ بخت نصر کو نجومیوں نے کہا کہ فلاں فلاں رات ایک ایسا بچہ پیدا ہوگا، جو تیری سلطنت کی خرابی کا باعث ہوگا، تو بادشاہ نے کہا: اللہ کی قسم! اس رات جو بچہ بھی پیدا ہوگا، میں اسے قتل کر دوں گا۔ دانیال علیہ السلام اسی رات پیدا ہوئے۔

انھوں نے قتل سے بچانے کے لیے دانیال کو شیر کے کچھاڑ میں پھینک دیا۔ شیر نے بجائے نقصان پہنچانے کے شیرنی کے ساتھ کو چاٹنا شروع کر دیا۔ دانیال کی ماں نے آکر دیکھا تو حیران ہو گئی کہ دونوں شیر اس کی خدمت کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دانیال علیہ السلام کو قتل ہونے سے بچا لیا، اس بستی کے علما نے کہا کہ انگوٹھی کے ایک نگینے میں وہ منظر کہ دانیال کو شیر چاٹ رہے ہیں، منقش کیا جائے، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو بھول نہ سکے۔ اس کو ابن ابی الدنیا نے حسن سند سے روایت کیا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ سیدنا موسی علیہ السلام کے گزر جانے کے طویل عرصے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ایک نبی آئے، جن کا نام دانیال تھا، ان کی قوم نے ان کی تکذیب کی اور ان کے بادشاہ نے ان کو گرفتار کر کے بھوکے شیروں کے سامنے ایک کنویں میں ڈال دیا، جب اللہ تعالیٰ نے ان کا توکل اور صبر و استقامت دیکھی تو انھیں شیروں کے منہ سے بچا لیا، حتی کہ دانیال شیروں کے اوپر سوار ہو گئے اور وہ نقصان پہنچانے کے بجائے دانیال کے مطیع بن گئے۔ اللہ تعالیٰ نے شام سے ارمیا کو بھیجا، یہاں تک کہ دانیال نے اس سختی سے خلاصی پائی اور جو دانیال کو ہلاک کرنا چاہتے تھے، انھیں ہلاک کیا۔

عبداللہ بن ابی ہدیل نے کہا ہے:

> بخت نصر نے دو شیروں کو شکار کا خوگر بنایا اور ایک کنویں میں ڈال دیا، پھر دانیال کو لا کر شیروں کے آگے اسی کنویں میں پھینک دیا، لیکن شیروں نے انھیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ کچھ عرصہ وہ اسی حالت میں رہے، پھر انھیں کھانے پینے کی حاجت ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ''ارمیا'' کو وحی کی، جب کہ وہ شام میں تھا کہ دانیال کے لیے طعام و شراب کا بندوبست کرو، انھوں نے کہا: اے اللہ! میں شام میں ہوں اور وہ عراق میں (میں کیسے طعام و شراب ان تک پہنچاؤں گا) اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ حکم بجا لاؤ، تجھے اور تیرے طعام کو پہنچانے کا بندوبست ہم کر دیں گے، انھوں نے طعام و شراب تیار کیا، اللہ تعالیٰ نے انھیں اور ان کے تیار کردہ طعام کو دانیال تک پہنچانے کا بندوبست کر دیا، حتی کہ وہ کنویں کے منڈھیر پر آ گیا، جس میں دانیال تھا۔''

کہا: میں ارمیا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانیال نے کہا: تو یہاں کیسے آیا؟

ارمیا: مجھے تیرے رب نے تیرے پاس بھیجا ہے۔

دانیال: اللہ نے میرا ذکر کیا؟

ارمیا: جی ہاں۔

دانیال نے کہا: سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے، جس نے اپنے بندے کو بھلایا نہیں اور سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جو اس پر امید رکھے وہ ناکام نہیں ہوتا، سب تعریف اس اللہ کے لیے ہے کہ جس کا یقین اس پر قائم ہو جائے وہ اسے غیر کے سپرد نہیں کرتا، جو احسان کا بدلہ احسان سے دیتا ہے اور برائیاں معاف کر دیتا ہے، جو صبر کرنے والے کو نجات دیتا اور پریشانیاں دور کرتا ہے، سب تعریف اسی اللہ کی ہے کہ جب حیلے ختم ہو جائیں تو وہی امیدوں کا محور و مرکز ہوتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

6- صبر کا صلہ

مسلمان کو زندگی میں نشیب و فراز سے گزرنا پڑتا ہے اور اسے ابتلا و آزمائش سے دوچار کیا جاتا ہے۔ ایک مسلمان پر جب کوئی آزمائش نازل ہو تو اسے صبر کا دامن تھامنا چاہیے اور اللہ سے ثواب کی امید رکھنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں صبر کا اجر و ثواب ضائع نہیں ہوتا، بلکہ وہ چھینی ہوئی چیز سے بہتر عطا کر دیتا ہے، جیسا کہ درج ذیل واقعہ اس پر شاہد ہے، جسے امام مسلم رحمہ اللہ نے صحیح مسلم میں روایت کیا ہے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ تُصِيبُهُ مُصِيبَةٌ فَيَقُولُ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ: إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا، إِلَّا أَخْلَفَ اللّٰهُ لَهُ خَيْرًا مِنْهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا مَاتَ أَبُو سَلَمَةَ قُلْتُ: أَيُّ الْمُسْلِمِينَ خَيْرٌ مِنْ أَبِي سَلَمَةَ، أَوَّلُ بَيْتٍ هَاجَرَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ؟ ثُمَّ إِنِّي قُلْتُهَا فَأَخْلَفَ اللّٰهُ لِي رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ» [1]

''جب کسی مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے اور وہ ''إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا''

[1] صحيح مسلم، رقم الحديث [1747]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو چھنی ہوئی چیز سے بہتر عطا کر دیتا ہے۔

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں نے کہا: مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہو سکتا ہے؟ ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا گھرانا وہ ہے، جس نے سب سے پہلے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راہِ ہجرت اختیار کی، مگر پھر بھی میں مذکورہ کلمات کا ورد کرتی رہی، تو اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے ان کا قائم مقام بنا دیا۔"

اے مسلم! جو رب تعالیٰ کی رضا کے لیے کسی چیز کو ترک کر دے، اللہ تعالیٰ بدلے میں اس سے بہتر عطا کر دیتا ہے۔ جو مصیبت کے وقت گریبان چاک کرنا، چہرہ پیٹنا، نوحہ کرنا اور دیگر منکرات کو ترک کر دے اور اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہوئے "إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر چیز عطا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہترین وارث ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

7- جس نے جادو سیکھنا ترک کیا، اللہ نے اسے لوگوں کے لیے مشعلِ ہدایت بنا دیا

سیدنا صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''گزشتہ امتوں میں ایک بادشاہ تھا، جس کا ایک جادوگر تھا۔ جب جادوگر بوڑھا ہوگیا تو اس نے بادشاہ سے کہا: میں بوڑھا ہو چکا ہوں اور موت قریب ہے۔ ایک لڑکا میرے سپرد کرو، تاکہ میں اس کو جادو کی تعلیم دوں۔ بادشاہ نے اسے ایک لڑکا سپرد کیا، جسے وہ تعلیمِ سحر سے روشناس کرنے لگا۔ لڑکے کے راستے میں ایک راہب کا ٹھکانا تھا، لڑکا آتے جاتے راہب کے پاس ٹھہر جاتا اور اس کے کلام سے بڑا محظوظ ہوتا، پھر جب تاخیر سے جادوگر کے پاس پہنچتا تو وہ بوجہ تاخیر سزا دیتا اور تاخیر کا سبب پوچھتا، ایسے ہی جادوگر کے پاس سے جب گھر واپس آرہا ہوتا تو بھی راہب کے پاس ٹھہر جاتا، اس طرح گھر پہنچنے میں بھی وقت مقرر سے تاخیر ہو جاتی اور گھر والوں کی بھی سزا جھیلنی پڑتی۔

''اس نے اس معاملے کی راہب کو شکایت کی کہ میں گھر سے آتا ہوں تو آپ کے پاس ٹھہر جاتا ہوں، جس کی وجہ سے جادوگر کے پاس وقت مقرر سے تاخیر سے پہنچتا ہوں تو وہ مارتا ہے۔ جب چھٹی کر کے گھر جا رہا ہوتا ہوں تو آپ کے پاس ٹھہرنے کی وجہ سے گھر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچنے میں بھی وقت مقرر سے دیر ہو جاتی ہے، لہٰذا تاخیر کی وجہ سے وہ بھی مارتے ہیں۔ بتایئے میں کیا کروں؟ کوئی حل بتائیں کہ میں روز روز کی سزا سے بچ جاؤں؟

راہب نے کہا: جب جادوگر تاخیر کی وجہ دریافت کرے تو کہہ دیا کرو کہ گھر سے لیٹ ہو گیا تھا اور جب گھر والے تاخیر کا سبب پوچھیں تو کہہ دیا کرو کہ جادوگر نے چھٹی لیٹ دی ہے، اس طرح تو سزا سے بچ جائے گا۔ لیل و نہار گزرتے گئے اور اس کی تعلیم کا سلسلہ بھی چلتا رہا۔ ایک دن وہ گھر سے آرہا تھا، تو دیکھا ایک بہت بڑا اژدھا راستے میں بیٹھا ہے، جس کی وجہ سے آمد و رفت کا سلسلہ رکا ہوا ہے اور لوگ پریشانی کے عالم میں کھڑے ہیں۔ اس لڑکے نے سوچا کہ آج جادوگر اور راہب کی تعلیم و دین کو پرکھنے کا موقع ہے کہ اللہ تعالیٰ کس تعلیم کو پسند کرتا ہے۔ یہ سوچ کر اس نے ایک پتھر اٹھایا اور کہا: اے اللہ! اگر راہب کا دین جادوگر کے دین سے تجھے زیادہ محبوب و پسند ہے تو اس پتھر سے اس اژدھے کو ہلاک کر دے، تاکہ لوگوں کی آمد و رفت کا سلسلہ جاری ہو سکے۔ یہ کہہ کر اس نے پتھر اس کو مارا جس سے وہ اژدھا ہلاک ہو گیا۔ لڑکا راہب کے پاس گیا اور کارگزاری سنائی، راہب نے یہ سن کر کہا: بیٹا! تو مجھ سے بھی افضل ہے، اب یقیناً تجھ پر آزمایش کے کٹھن مراحل آئیں گے، کسی صورت میں میرا نام نہ بتانا۔

(لڑکے کی اس کرامت کی شہرت دور دور تک پھیل گئی اور لوگ اس کے پاس دم کروانے کے لیے آنے لگے) اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں میں مادر زاد اندھے، برص والے اور دیگر بیماروں کو بھی شفا عطا کر دی۔ بادشاہ کے ایک وزیر کی بینائی (کسی طرح) جاتی رہی، جب اس کے کانوں تک یہ بات پہنچی تو وہ بہت سے تحائف لے کر حاضر خدمت ہوا اور یوں گویا ہوا: لڑکے! تو مجھے شفا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دے تو یہ تمام تحفے تحائف تیری نذر ہیں۔ لڑکے نے (دعوتِ توحید پیش کرتے ہوئے) کہا: میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے، اگر آپ اللہ تعالیٰ پر ایمان لے آئیں اور شفا طلب کریں، تو اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے دیں گے، چنانچہ وزیر ایمان لے آیا اور اللہ سے دعا کی تو اللہ نے اس کی بینائی لوٹا دی۔ جب وہ بادشاہ کے دربار میں حسبِ معمول اپنے کام پر بیٹھ گیا تو بادشاہ نے (ازروئے تعجب) پوچھا: ارے فلاں! (تو تو اندھا تھا) تیری بینائی کس نے لوٹائی؟ وزیر کہنے لگا: میرے رب نے۔ بادشاہ نے کہا: یعنی میں نے (کیونکہ وہ اپنے آپ کو رب کہتا تھا) وزیر نے کہا: نہیں، بلکہ میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے (تو رب نہیں ہے، بلکہ تو اس کا محتاج ہے) بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟ وزیر کہنے لگا: میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے (بادشاہ یہ سن کر) اس کو سزائیں دینے لگا، حتی کہ اس نے یہ بتا دیا کہ (یہ تعلیم وعقیدہ) اس نے فلاں لڑکے سے حاصل کیا ہے۔

اس نے لڑکے کو بلوایا اور پوچھا: لڑکے! کیا تو اتنا بڑا جادوگر بن چکا ہے کہ مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو بھی صحت یاب کرنے لگا ہے اور یہ تمام بیماریاں تو دور کر رہا ہے؟

اس نے جواباً کہا: میں کسی کو شفا نہیں دے سکتا، شفا صرف اللہ تعالیٰ ہی دے سکتا ہے۔ بادشاہ (خود کو رب کہتا تھا تو کہنے لگا) یعنی میں (شفا دیتا ہوں) لڑکے نے کہا: نہیں، (تو رب نہیں) بادشاہ نے کہا: کیا میرے علاوہ بھی تیرا کوئی رب ہے؟

لڑکے نے جواب دیا: ہاں، میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔ بادشاہ نے لڑکے کو بھی مختلف قسم کی سزائیں دینی شروع کر دیں، حتی کہ سزاؤں سے تھک کر اس نے بتا دیا (کہ مجھے یہ تعلیم دینے والا فلاں راہب ہے) اس نے راہب کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلوا کر کہا کہ اس دین کو چھوڑ دے، راہب نے (دین کو ترک کرنے سے) انکار کر دیا۔

(بادشاہ نے اس کو یہ سزا دی کہ) آرا اس کے سر کے درمیان رکھ کر دو ٹکڑے کر دیا، پھر اپنے وزیر (جو راہب کا دین اختیار کر چکا تھا) سے کہا: راہب کا دین چھوڑ دے، اس نے بھی یہ دین ترک کرنے سے انکار کر دیا تو بادشاہ نے اس کے سر کے درمیان آرا رکھ کر اسے دو ٹکڑے کر دیا (اب لڑکے کی باری آئی) بادشاہ نے اس سے بھی دین کو چھوڑ دینے کا مطالبہ کیا تو لڑکے نے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا کہ میں اس دین کو ترک نہیں کر سکتا۔

''اس نے چند آدمی بلائے اور کہا: اس کو فلاں فلاں پہاڑ پر لے جاؤ، پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ کر اسے دین کو ترک کرنے کا کہنا، مان لے تو ٹھیک وگرنہ وہاں سے دھکا دے دینا۔ فوجی اسے لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے، لڑکے نے بارگاہِ الٰہی کا دروازہ کھٹکھٹایا، اللہ جیسے تو چاہتا ہے مجھے ان سے کافی ہو جا (مجھے ان سے بچا)، (اللہ تعالیٰ کی مدد اتری) پہاڑ نے حرکت کی، جس سے وہ تمام گر گئے اور لڑکا ہنستا مسکراتا بادشاہ کے پاس آ گیا۔

بادشاہ نے پوچھا: تیرے ساتھی جو تجھے گرانے گئے تھے ان کا کیا بنا؟ لڑکے نے جواب دیا: اللہ نے مجھے ان (کے شر) سے بچا لیا ہے۔ اس نے لڑکے کو دوبارہ چند سپاہیوں کے ساتھ سمندر کی طرف روانہ کیا اور نصیحت کی کہ اگر یہ اپنے دین سے ہٹ جائے تو ٹھیک وگرنہ اسے سمندر میں پھینک دینا۔ وہ اسے سمندر میں لے گئے، لڑکے نے بارگاہِ الٰہی میں التجا کی: ''اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيهِمْ بِمَا شِئْتَ'' اے اللہ! جیسے تو چاہے مجھے ان سے کفایت کر (بچا) (اس دعا کا نتیجہ تھا کہ) وہ تمام غرق ہو گئے اور لڑکا واپس بادشاہ کے پاس آ گیا۔ بادشاہ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تعجب سے) پوچھا: جو تجھے غرق کرنے گئے تھے ان کا کیا بنا؟

لڑکے نے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے بچا لیا۔

''پھر لڑکا بادشاہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: اے بادشاہ! تو مجھے اس وقت تک قتل نہیں کر سکتا، جب تک میری تجویز پر عمل نہ کرے۔ بادشاہ نے پوچھا: وہ تجویز کیا ہے، جسے اپنا کر میں تیرا کام تمام کر سکتا ہوں؟ لڑکے نے کہا: تو تمام لوگوں کو ایک میدان میں اکٹھا کر، پھر مجھے سولی پر چڑھا کر ایک تیر ''بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْغُلَامِ'' کہہ کر مار دے۔ بادشاہ نے ایسا ہی کیا، تیر اس لڑکے کی کنپٹی پہ لگا، لڑکے نے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھا اور فوت ہو گیا، (جب لوگوں نے دیکھا کہ اپنے آپ کو رب کہنے والا اس وقت تک ایک لڑکے کو قتل نہیں کر سکا جب تک لڑکے کے رب کے سامنے اپنی عاجزی ظاہر نہیں کر دی) تمام لوگ پکار اٹھے:

''آمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ'' ہم لڑکے کے رب پر ایمان لاتے ہیں۔

''بادشاہ کو کہا گیا: بادشاہ سلامت! جس بات سے آپ کو خطرہ لاحق تھا، وہ ہو چکی، تمام لوگ ایمان لے آئے ہیں، بادشاہ نے حکم دیا کہ تمام راہوں پر خندقیں کھود کر ان میں آگ جلا دی جائے، پھر جو بھی وہاں سے گزرے اس کو دین سے انحراف کے متعلق کہو، اگر پھر جائے تو چھوڑ دو اور جو ایمان سے نہ ہٹے اس کو جلتی آگ میں پھینک دو، جو بھی ادھر سے گزرتا (بخوشی) آگ میں کود جاتا (مگر ایمان کو نہ چھوڑتا) پس ایک عورت شیر خوار بچے کے ساتھ ادھر آئی اور وہ آگ میں کودنے سے ذرا ہچکچائی تو شیر خوار بچے نے کہا: امی جان! صبر کرو (آگ میں چھلانگ لگا دو) یقیناً آپ حق پہ ہیں۔[1]

[1] مسند أحمد [16,18/6] صحيح مسلم، رقم الحديث [3005]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

8- اللہ کے خوف سے زنا سے اجتناب کیا تو اللہ تعالیٰ نے صاحبِ کرامت بنا دیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:
''صرف تین بچوں نے گود میں کلام کیا: ① سیدنا عیسیٰ علیہ السلام۔ ② وہ بچہ جو بنو اسرائیل کے ایک عبادت گزار جریج پر تہمت لگنے کی صفائی میں بولا، جس کا واقعہ درج ذیل ہے:
بنی اسرائیل میں ایک جریج نامی عبادت گزار شخص تھا، اس نے ایک معبد بنا کر اس میں عبادت شروع کر دی، رفتہ رفتہ اس کی عبادت گزاری اور نیکی کے چرچے بنی اسرائیل میں مشہور ہو گئے۔ ایک طوائف بنی اسرائیل کے لوگوں کو کہنے لگی: اگر تم پسند کرو تو میں اسے فتنے میں مبتلا کر دوں۔ www.KitaboSunnat.com
انھوں نے کہا: اگر تم ایسا کر سکتی ہو تو ہمیں منظور ہے۔ وہ جریج کے معبد میں آئی اور اپنے آپ کو جریج پر پیش کیا، مگر اس اللہ کے ولی نے اس کو کوئی اہمیت نہ دی۔ (عبادت میں مصروف رہا) اس طوائف (زانیہ) نے جا کر ایک چرواہے، جو جریج کے معبد کے قریب بکریاں چرا رہا تھا، سے اپنی خواہش پوری کر لی، جس سے وہ حاملہ ہوئی اور ایک بچہ جنم دیا۔ لوگوں نے پوچھا: یہ کس کا بچہ ہے؟ کہنے لگی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جریج سے منہ کالا کروانے کے سبب یہ بچہ ہوا ہے، یعنی جریج کا بچہ ہے۔
لوگ جریج کے پاس آئے، اسے معبد سے اتار کر گالیاں دینا اور مارنا شروع کر دیا اور معبد بھی گرا دیا، اس نے پوچھا: مجھے بتاؤ معاملہ کیا ہے؟ (تم میرے ساتھ یہ سلوک کیوں کر رہے ہو؟) انھوں نے کہا: (بظاہر تو بڑا صوفی اور عابد بنا پھرتا ہے اور باطن تیرا خباثت سے بھرا پڑا ہے) تو نے فلاں عورت سے زنا کیا، جس سے اس نے ایک بچہ جنم دیا ہے؟

اس نے پوچھا: بچہ کہاں ہے؟

انھوں نے کہا: بچہ یہ ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

« فَقَامَ فَصَلّٰی وَدَعَا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَی الْغُلَامِ فَطَعَنَهُ بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ: بِاللّٰهِ یَا غُلَامُ، مَنْ أَبُوكَ؟ فَقَالَ: أَنَا ابْنُ الرَّاعِي »

''جریج اٹھا نماز، ادا کی اور دعا کی، پھر بچے کی طرف آیا اور اس کو انگل سے چوکا لگایا اور کہا: بسم اللہ! بچے بتا تیرا باپ کون ہے؟ بچہ بولا: میں فلاں چرواہے کا بیٹا ہوں۔''

لوگ جریج کے پاس آ کر اس کے بوسے لینے لگے اور کہا: ہم آپ کو سونے کا عبادت خانہ بنا دیتے ہیں (ہمیں معاف کر دو، ہم سے غلطی ہو گئی)۔ اس نے کہا مجھے سونے کی ضرورت نہیں، میرا معبد جیسا تھا، ویسا ہی مجھے بنا دو۔

③ تیسرا وہ بچہ کہ اسے اس کی ماں اپنی گود میں دودھ پلا رہی تھی کہ اچانک ایک گھڑ سوار گزرا، عورت نے (فرطِ محبت میں) کہا: اللہ! میرے بیٹے کو بھی ایسا بنا (ایسی شان و شوکت عطا کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بچہ دودھ سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ ہٹا کر بولا: اللہ! مجھے اس جیسا نہ بنانا، یہ کہہ کر پھر دودھ پینا شروع کر دیا۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جیسے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی کو منہ میں ڈال کر بچے کی طرح چوس رہے ہیں۔

پھر ایک لونڈی پر سے گزر ہوا، جسے مارا جا رہا تھا، ماں نے (بچے کے لیے دعا کرتے ہوئے) کہا: اللہ! میرے بیٹے کو ایسے نہ بنانا (کہ لوگ اس کو ماریں) بچے نے دودھ سے منہ ہٹا کر لونڈی کو دیکھا اور کہا: اے اللہ! مجھے اس جیسا بنا دے، پھر دونوں ماں بیٹے کی بحث ہوئی تو ماں تعجب سے کہنے لگی: بیٹا! ایک گھوڑ سوار گزرا تو میں نے تیرے لیے دعا کی کہ اللہ میرے بیٹے کو بھی ایسا بنا دے تو تو نے کہا: اللہ مجھے ایسا نہ بنانا (تجھے شان و شوکت پسند نہیں؟ یہ کیوں کہا؟) پھر اس لونڈی پر سے گزر ہوا جسے مارا پیٹا جا رہا تھا، میں نے دعا کی کہ اللہ! میرے بیٹے کو ایسا نہ بنانا (کہ اس کو پیٹا جائے) تو تو نے کہا: اللہ! مجھے اس جیسا ہی بنانا (اس کی کیا وجہ ہے جو تو نے شان و شوکت کو ناپسند اور مار پیٹ کو پسند کیا؟) بچے نے کہا: امی جان! گھوڑ سوار ظالموں میں سے ایک ظالم تھا (اس لیے میں نے اس جیسا ہونا پسند نہیں کیا) اور مذکورہ لونڈی پر لوگ زنا اور چوری کی تہمت لگا کر مار رہے تھے، حالانکہ وہ زنا اور چوری سے بری تھی، وہ مار کھاتے کہہ رہی تھی: ”مجھے اللہ ہی کافی ہے“ اس لیے میں نے اس جیسا ہونے کو پسند کیا۔[1]

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث [3253] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2550]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

9- سچائی اور امانت کا بدلہ

مسلمان کو ادائے امانت، اخلاقِ حسنہ اور اچھی صفات سے آراستہ ہونے کا حکم ہے۔ جو اچھی صفات سے متصف ہو، اسے دنیا و آخرت میں اچھا بدلہ ملتا ہے، اسی لیے جو خیانت و دھوکا دہی کو صدقِ دل سے اللہ کا خوف پیشِ نظر رکھتے ہوئے چھوڑ دے، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اسے بھلائیوں سے مالا مال کر دیتے ہیں۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« اِشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ عِقَارًا لَهُ، فَوَجَدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعِقَارَ فِي عِقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ فَقَالَ لَهُ الَّذِي اشْتَرَى الْعِقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي، إِنَّمَا اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَعْ مِنْكَ الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بِعْتُكَ الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا فَتَحَاكَمَا إِلَى رَجُلٍ فَقَالَ الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ؟ قَالَ أَحَدُهُمَا: لِي غُلَامٌ، وَقَالَ الْآخَرُ: لِي جَارِيَةٌ، قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا »[1]

”ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی، خریدار کو مذکورہ زمین میں سونے کا ایک گھڑا ملا تو اس نے (ایمان داری کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے) بائع (بیچنے والا) سے کہا کہ آپ کی زمین سے سونے کا گھڑا

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث [3285] صحيح مسلم، رقم الحديث [1721]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برآمد ہوا ہے، لہٰذا وہ آپ واپس لے لیں، کیوں کہ میں نے آپ سے صرف زمین خریدی ہے، سونے کا گھڑا نہیں۔ بائع، جس کی زمین تھی، نے کہا کہ میں نے زمین سمیت اس میں موجود ہر چیز تجھے بیچ ڈالی ہے (لہٰذا میں وہ سونا اپنے لیے جائز نہیں سمجھتا، وہ زمین سمیت تیری ملکیت ہی ہے) وہ دونوں اپنا مسئلہ حل کروانے کے لیے ایک شخص کے پاس گئے، تو اس نے فیصلہ دینے سے پہلے پوچھا کہ کیا تمھاری اولاد ہے؟ ایک نے جواب دیا: میرا لڑکا ہے۔ دوسرے نے کہا: میری لڑکی ہے، تو اس نے کہا: لڑکے لڑکی کا نکاح کر دو اور اس سونے کو ان پر خرچ کرو اور اس سے صدقہ بھی کرو۔''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول کریم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا ذکر کیا کہ اس نے بنی اسرائیل کے کسی شخص سے ایک ہزار دینار ادھار طلب کیے (جو سمندر پار رہتا تھا) وہ کہنے لگے: کچھ گواہ لاؤ، جنھیں میں اس خطیر رقم پر گواہ بنا لوں، ضرورت مند کہنے لگا: اللہ ہی گواہ کافی ہے (اس کے سوا کسی کی گواہی کی ضرورت نہیں) تو اس نے کہا: پھر کوئی ضمانتی لے آؤ (جو ضمانت دے کہ تم مجھے ادا کر دو گے) تو مذکورہ شخص نے کہا: اللہ کی ضمانت کافی ہے، ادھار دینے والے نے کہا: آپ صحیح فرما رہے ہیں (اللہ کے ہوتے کسی کی ضمانت کی ضرورت نہیں) یہ کہتے ہوئے اس نے ایک محدود مدت کے لیے اس کو مطلوبہ رقم دے دی۔ ضرورت مند شخص نے اس رقم سے اپنی حاجت پوری کی (یہاں تک کہ مقررہ مدت آ گئی) وہ سمندر پر گیا، تاکہ کشتی پر سوار ہو کر جائے اور رقم واپس کرے، لیکن وہاں کوئی کشتی نہیں تھی (اس نے وعدے کا لحاظ کرتے ہوئے کہ کہیں مقررہ وقت سے لیٹ نہ ہو جاؤں) ایک لکڑی لی، اس کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندر سے کریدا اور اس میں ایک ہزار دینار اور ایک خط مذکورہ شخص کے نام لکھ کر اس کو اوپر سے بند کیا اور دریا برد کر دیا اور کہا: اللہ! تو جانتا ہے میں نے فلاں شخص سے ایک ہزار دینار ادھار لیے، اس نے گواہ اور ضامن کا مطالبہ کیا تو میں نے تجھے ہی گواہ و ضامن بنایا، جس سے وہ راضی ہوا (اور مطلوبہ رقم دے دی) (اب ادا کا وقت مقرر ہے) میری تلاش بسیار کے باوجود کشتی نہیں ملی کہ میں سوار ہو کر اس کو قرض ادا کر دیتا۔ اب میں یہ رقم تیرے سپرد ہی کرتا ہوں کہ تو اسے مذکورہ شخص تک پہنچا دے۔

یہ کہہ کر لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آ گیا، ادھر قرض وصول کرنے والا شخص بھی سمندر پہ آیا کہ شاید کوئی کشتی پہ اس کی رقم لے کر آئے، اچانک وہ لکڑی جس میں مقروض نے رقم رکھ کر دریا برد کیا تھا اس کو نظر آئی، اس نے گھر کے ایندھن کے لیے لکڑی کو اٹھا لیا، جب لکڑی کو چیرا تو اس میں ایک ہزار دینار اور خط تھا۔

اسی دوران میں جس نے قرض لیا تھا، وہ کوئی کشتی تلاش کرتا رہا کہ اس کو بدست خود رقم پہنچا آئے، لیکن ایسا ہو نہ سکا، بالآخر مقروض خود بھی (یہ خیال کرتے ہوئے کہ کیا معلوم رقم اس تک پہنچی ہے کہ نہیں) اس کے پاس ہزار دینار لے کر پہنچ گیا اور (تاخیر کی معذرت کے لیے) عرض داشت ہوا کہ میں کشتی تلاش کرتا رہا، تاکہ آپ کی رقم لوٹا آؤں مگر مجھے آج کشتی ملی ہے، یہ آپ کی رقم ہے، وصول کر لیجیے، اس نے کہا: کیا تو نے مجھے وہ رقم (بذریعہ لکڑی) بھیج نہیں دی؟

تو مقروض کہنے لگا کہ میں آپ کو وہی تو بتا رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کشتی ملی ہی نہیں تو اس شخص نے کہا: جو تو نے مجھے رقم لکڑی میں بند کر کے بھیجی ہے وہ اللہ تعالیٰ نے مجھ تک پہنچا دی ہے۔ اب تو اپنی رقم واپس لے جا۔[1]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث [2169]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

10- جو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کر دے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''گذشتہ زمانے میں ایک اہلِ خانہ (خاوند بیوی) انتہائی تنگ دستی کی زندگی گزار رہے تھے، ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، میاں اپنے سفر سے بیوی کے پاس شدید بھوک کی حالت میں لوٹا، تو پوچھا: (میری آنکھوں کی ٹھنڈک) کیا تمھارے پاس (کھانے کے لیے) کچھ ہے؟ نیک سیرے بیوی نے بات کو مزاح کا رنگ دیتے ہوئے کہا: میرے (سرتاج)! خوش ہو جائیے! آپ کے پاس اللہ کا رزق آیا جاتا ہے۔

(خاوند کو چونکہ بھوک شدید تھی) اس نے کہا: اللہ تیرا بھلا کرے، اگر کچھ ہے تو لاؤ، اس نے برانگیخت کرنے کے لیے پھر کہا: مبارک ہو، ہم اللہ کی رحمت سے پر امید ہیں، حتی کہ جب ٹال مٹول (مزاح) کا سلسلہ طول اختیار کر گیا تو خاوند کہنے لگا: اللہ تیرا بھلا کرے، چلو جا کر (کھانے کے لیے) کچھ لاؤ، اگر تمھارے پاس ہے تو، کیونکہ مجھے بھوک شدید ستا رہی ہے۔ بیوی نے کہا: ابھی تنور ذرا گیلا ہے، اس لیے صبر سے کام لیجیے! خاوند نے تھوڑی دیر کے لیے سکوت اختیار کر لیا، بیوی بھی اس تاک میں ہو گئی کہ کوئی بات کرے، (بالآخر) بیوی نے سوچا، میں ذرا تنور کو تو جا کر دیکھوں (کیا صورت احوال ہے) وہ تنور کی طرف گئی (تو حیران ہو گئی کہ) تنور بکری کی دستی کے گوشت سے بھرا پڑا ہے، چکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دیکھا تو وہ آٹا پیس رہی ہے، چنانچہ وہ چکی کی طرف گئی اور اس کو ایک طرف کیا (تا کہ دیکھے کہ معاملہ کیا ہے) ایسے ہی تنور سے گوشت نکال لائی۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں ابو القاسم (محمد ﷺ) کی جان ہے:

«لَوْ أَخَذَتْ مَا فِيهِ رِحَيَيْهَا وَلَمْ تَنْفُضْهَا لَطَحَنَتْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[1]

''اگر وہ چکی کو اپنی جگہ سے نہ ہلاتی تو وہ قیامت تک چلتی رہتی اور آٹا نکلتا رہتا۔''

دوسری روایت میں ہے کہ ایک آدمی گھر داخل ہوا اور دیکھا کہ اہلِ خانہ تنگ دستی کی وجہ سے فقر و فاقے میں مبتلا ہیں تو (کوئی بندوبست کرنے کے لیے) جنگل کی طرف نکل گیا، جب بیوی نے خاوند کی پریشانی دیکھی تو اس نے چکی درست کی اور تندور بھڑکا دیا، پھر کہا: اے اللہ! ہمیں رزق عطا کر۔

دعا کے بعد اس نے دیکھا کہ ٹب (گندم سے) بھر چکا ہے، تنور کو دیکھا تو وہ بھی روٹیوں سے بھرا پڑا ہے۔

خاوند واپس آیا تو پوچھا: میرے جانے کے بعد کچھ ملا ہے؟

بیوی نے کہا: جی ہمارے رب نے بہت فضل کیا ہے، چنانچہ بیوی نے چکی کے پاٹ کو اٹھایا تو وہ رک گئی، خاوند نے نبی کریم ﷺ کو درج بالا واقعہ کی خبر دی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«أَمَا أَنَّهُ لَوْ لَمْ تَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُورُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ»[2]

''اگر وہ چکی نہ اٹھاتی تو وہ قیامت تک چلتی رہتی۔''

---

[1] مسند أحمد [421/2]

[2] مسند أحمد [513/2]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11- اولوں نے کھیتی کو تباہ کر دیا تو صبر پر اللہ نے کھیتی سے بہتر عطا کر دیا

برقی (ابوعبداللہ بن جعفر بن عبدربہ بن حسان الکاتب) کہتے ہیں:

''میں نے جنگل میں ایک عورت کو دیکھا جس کی کھیتی اولے برسنے کی وجہ سے تباہ ہو چکی تھی، لوگ اسے تسلی دینے آئے تو اس نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھا کر کہا:

''اے اللہ! اچھے اخلاق کی امید تجھ سے ہی وابستہ ہے اور جو نقصان ہوا اس کا بدلہ بھی تیرے ہی ہاتھ میں ہے (تو ہی اس کو پورا کر سکتا ہے) ہمارے ساتھ وہی معاملہ برت جو آپ کی شایانِ شان ہے، ہمارا رزق تیرے ذمے ہی ہے اور ہماری امیدوں کا محور بھی تو ہی ہے۔''

برقی کہتے ہیں: ''وہ اللہ سے (دردِ دل سے) ایسے ہی کہتی رہی، حتی کہ شہر کے سرمایہ دار لوگوں میں سے ایک صاحبِ فضل شخص آیا، اس نے واقعہ پوچھا تو رحم کھا کر پانچ سو (500) دینار اس کو دے گیا۔''[1]

---

[1] الفرج بعد الشدة [181/1]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

12- اللہ کے لیے (عورتوں سے زنا) چھوڑ دیا تو اللہ نے مصیبت سے نکال دیا

نافع رحمہ اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایک سابقہ امت کے تین شخص سفر میں تھے کہ اچانک بارش شروع ہو گئی، انھوں نے (بارش سے بچنے کے لیے) ایک غار میں پناہ لی (پہاڑ کے اوپر سے پتھر لڑھکا جس سے) غار (کا منہ) بند ہو گیا، انھوں نے آپس میں کہا: اللہ کی قسم اب یہاں سے سچ کے علاوہ کوئی چیز نجات نہیں دے سکتی۔ ہر شخص اپنے عملِ صدق کا وسیلہ دے کر اللہ سے (نجات و خلاصی کی) دعا کرے۔

ایک نے کہا: اللہ! تو جانتا ہے ایک مزدور نے تین صاع چاول کی اجرت پر میرے ہاں کام کیا، لیکن وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا۔ میں نے اس کی مزدوری کے چاولوں سے زراعت کی تو فراوانی ہوئی، جس سے میں نے ایک گائے خریدی۔ ایک دن اس نے میرے پاس آ کر اپنی مزدوری کا مطالبہ کیا تو میں نے کہا اس گائے کو لے جا تو وہ کہنے لگا: میری مزدوری تو صرف تین صاع چاول ہیں (گائے میں کیسے لے جاؤں؟) میں نے کہا: تیری مزدوری کے سبب سے ہی یہ گائے خریدی گئی ہے، اس کو لے جاؤ، وہ لے کر چلا گیا۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام تیری خشیت کو مد نظر رکھتے ہوئے کیا ہے تو اس (پریشانی) کو ہم سے ہٹا دے۔ اس کی دعا کی وجہ سے پتھر تھوڑا سا سرک گیا۔

دوسرے نے کہا: اللہ! تو جانتا ہے میرے بوڑھے والدین تھے، میں ہر رات اپنی بکریوں کا دودھ لے کر ان کے پاس آتا (ان کو پلاتا)۔ ایک رات تاخیر ہو گئی، جب میں دودھ لے کر آیا تو وہ سو چکے تھے، میرے اہل و عیال بھوک سے چیخ رہے تھے، لیکن میں نے والدین کو ان پر ترجیح دی (کہ والدین کو پلا کر ہی تم کو پلاؤں گا) میں نے ان کا جگانا بھی پسند نہ کیا اور نہ بچوں کو والدین سے پہلے پلانا پسند کیا، میں (ان کی بیداری) کا انتظار کرتا رہا، حتی کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر میں نے یہ کام تیری خشیت کی بنا پر کیا ہے تو ہم کو اس (مصیبت) سے نجات عطا کر دے۔ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا، جس سے آسمان نظر آنے لگا۔

تیسرے نے کہا: اللہ تو جانتا ہے مجھے اپنے چچا کی بیٹی لوگوں میں سب سے محبوب تھی، میں نے اس کو پھسلانا چاہا تو وہ ایک سو دینار پر رضا مند ہو گئی، میں نے اس کو (100) دینار دیے اور برائی کا ارتکاب کرنے کے لیے تیار ہو گیا تو اس نے کہا: اللہ سے ڈر جاؤ اور خیانت کا ارتکاب نہ کرو۔ میں نے برائی کا ارادہ ترک کر دیا اور سو دینار بھی اس کو دے دیے، اللہ اگر میں نے تیری خشیت کی بنا پر گناہ کا ارتکاب ترک کر دیا تھا تو تو اس مصیبت کو ہم سے دور کر دے۔

اللہ تعالیٰ نے ان کو پریشانی سے نجات دے دی۔"[1]

www.KitaboSunnat.com

---

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث [3278] صحيح مسلم، رقم الحديث [2743]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

13- ناجائز تعلق قائم نہ کرنے کی بنا پر اللہ نے بہتر بدلہ عطا کر دیا

امام ابن جوزی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''مجھے کسی صوفی کے بارے میں خبر ملی کہ وہ کسی قبرستان کے پاس سے گزرا تو اچانک اس کی نظر ایک حسین لڑکی پر جا پڑی، جس نے سیاہ کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ لڑکی کی محبت اس کے دل میں گھر کر گئی، تو اس نے لڑکی کی طرف درج ذیل اشعار لکھ بھیجے:

قد كنت أحسب أن الشمس واحدة
والبدر في منظر بالحسن موصوف
حتى رأيتك في أثواب ثاكلة
سود وصدغك فوق الخد معطوف
فرحت والقلب مني هائم دنف
والكبد حري و دمع العين مذروف
ردي الجواب ففيه الشكر و اغتنمي
وصل المحبت الذي بالحب مشغوف

''میرا گمان تھا کہ سورج ایک ہی ہے اور حسین ہونا صرف بدر (چودھویں کا چاند) کی ہی صفت ہے، حتی کہ میں نے تجھے سیاہ ماتمی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لباس میں دیکھا اور تیری پیشانی کے بال چہرے پر بکھرے تھے، میں
خوش ہوگیا حتیٰ کہ دل فرطِ محبت سے حیران و پاگل ہو گیا، جگر اسی
لائق ہے اور میری آنکھیں (خوشی سے) بہہ پڑیں، مجھے جواب
لوٹائیے (جواب دینے کی وجہ سے) میں شکر گزار ہوں گا اور اس
محبّ کے وصال کو غنیمت جان، جو محبت میں دیوانہ ہے۔''

اس نے درج بالا اشعار لکھ کر لڑکی کی جانب پھینک دیے۔ جب لڑکی نے یہ اشعار پڑھے تو جواباً درج ذیل اشعار تحریر کیے:

إن كنت ذا حسب ذاك و ذا نسب
إن الشريف بغض الطرف معروف
إن الزناة أناس لا خلاق لهم
فاعلم بأنك يوم الدين موقوف
واقطع رجاك لحاك الله
فإن قلبي عن الفحشاء مصروف

''اگر تو نیک حسب ونسب والا ہے تو شریف آدمی نگاہ نیچی رکھنے میں
معروف ہیں، زانی ایسے لوگ ہیں، جن کا (آخرت میں) کوئی حصہ
نہیں۔ جان لے! کہ تو قیامت کے دن اللہ کے سامنے پیش کیا
جائے گا، اپنی امید کو ختم کر دے، بے شک میرا دل بے حیائی سے
ہٹایا گیا ہے۔''

مذکورہ صوفی نے جب رقعہ پڑھا تو اپنے آپ کو زجر و توبیخ کی اور کہا: کیا عورت تجھ سے زیادہ دلیر نہیں؟ پھر توبہ کر لی اور اون کی پوشاک پہن کر حرم کی طرف رختِ سفر باندھ لیا۔ ایک دن وہ طواف کر رہا تھا کہ اچانک یہی مذکورہ لڑکی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اون کے لباس میں سامنے آئی اور کہا: شریف آدمی کو یہ کس قدر مناسب ہے۔

کیا مباح اور جائز کام (نکاح) کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: اللہ کی معرفت حاصل کرنے اور اس سے محبت ڈالنے سے پہلے میں اس کا ارادہ رکھتا تھا، مگر اب اس کی محبت نے مجھے اس کے غیر کی محبت سے مشغول و مستغنی کر دیا ہے۔ لڑکی نے اسے کہا: تمھاری مصروفیت اچھی ہے، پھر وہ طواف کرنے لگی اور ساتھ ساتھ یہ شعر پڑھنے لگی:

فطفنا فلاحت في الطواف لوائح
عنينا بها عن كل مرأى و مسمع

''پس ہم نے طواف کیا تو طواف میں ہمارے سامنے ایسا دستور العمل آیا، جس نے ہمیں ہر دیکھی اور سنی جانے والی چیز سے بے پروا کر دیا۔''[1]

[1] روضة المحبين و نزهة المشتاقين لابن القيم [ص: 477]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

14- توبہ کا صلہ

امام حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ایک زانیہ عورت جو اپنے حسن میں بے مثال تھی، بدکاری کا معاوضہ ایک سو دینار لیتی۔ ایک شخص نے اس کو دیکھا تو اس لڑکی کی محبت کا اسیر ہو گیا، مگر اپنی خواہش کی تکمیل کے لیے مطلوبہ رقم فراہم کرنے سے قاصر تھا، چنانچہ اس نے محنت مزدوری شروع کر دی اور سو دینار کما لیے، اب سو دینار لے کر اس عورت کے پاس آیا اور کہنے لگا:

''جب میں نے تجھے دیکھا تو تو مجھے بہت اچھی لگی (مگر میرے پاس سو دینار نہیں تھے) چنانچہ میں نے محنت مزدوری کی، حتی کہ سو دینار کما لیے (اب وہ دینار لے کر تیرے پاس آ گیا ہوں)

اس عورت نے کہا: یہ دینار وکیل کو دو کہ وہ ان کی جانچ پڑتال کرے اور ان کو پَرکھ لے، جب وکیل دیناروں کو پرکھ چکا تو عورت نے کہا اب اپنی خواہش کی تکمیل کر سکتے ہو۔''

عورت کا گھر مزین اور چارپائی سونے کی تھی، عورت بدکاری کے لیے منقش گھر اور مخصوص چارپائی پر لے گئی۔ وہ جونہی بدکاری کرنے کے لیے تیار ہوا تو یاد آیا کہ اللہ کے سامنے پیشی بھی ہونی ہے (کیا جواب دوں گا؟) یہ سوچنا تھا کہ اس پر کپکپی طاری ہو گئی اور شہوت ختم ہو گئی (عورت سے) کہنے لگا: مجھے جانے دے اور سو دینار تو ہی لے لے۔ عورت نے کہا: اب کیا ہوا؟ پہلے تو کہہ رہا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ میں تجھے دیکھ کر ضبط نہیں کر سکا، حتی کہ سو دینار کما کر جمع کیے اور تیرے پاس لایا ہوں؟ اب جب کہ کوئی رکاوٹ بھی نہیں تو کیوں اپنی خواہش کی تکمیل نہیں کرتا؟

کہنے لگا: گو میں بدکاری کر سکتا ہوں، اسباب بھی مہیا ہیں، مگر مجھے اللہ کا خوف لاحق ہو گیا ہے اور جب مجھے یاد آیا کہ اللہ کے سامنے بھی پیشی ہو گی (تو مجھ میں برائی کی سکت نہیں رہی، لہٰذا اب میں برائی نہیں کر سکتا) عورت نے کہا: اگر تجھے اللہ تعالیٰ کا خوف لاحق ہوا اور تو برائی سے باز آ گیا تو پھر تو میرا خاوند اور میں تیری بیوی بننا چاہتی ہوں، اس شخص نے کہا: مجھے چھوڑ، تا کہ میں یہاں سے نکل جاؤں۔ عورت نے کہا: مجھ سے شادی کرنے کا وعدہ کرو تو نکلنے دوں گی۔ مرد نے کہا: یہاں سے نکلنے دو تو پھر وعدہ کروں گا۔

عورت نے کہا: مجھ سے وعدہ کرو کہ اگر میں آپ تک رسائی پا سکی تو تم مجھ سے ضرور شادی کرو گے، مرد نے کہا ہو سکتا ہے (کہ میں کر لوں) یہ کہہ کر کپڑا لپیٹا اور اپنے شہر کی طرف چلا گیا۔

عورت بھی اپنے کسبِ معاش پر بڑی نادم و شرمندہ ہوئی اور کوچ کر لیا، یہاں تک کہ مذکورہ شخص کے شہر پہنچ گئی، وہاں پہنچ کر اس شخص کا پتا پوچھا جو اس کو بتایا گیا تھا۔ اس شخص کو کہا گیا کہ ایک ملکہ آئی ہے، جو آپ کا پوچھ رہی ہے، وہ ملنے کے لیے آیا، دیکھا وہی عورت ہے، اسے دیکھ کر وہی اللہ کی خشیت عود کر آئی تو ایک چیخ ماری اور مر گیا۔

چنانچہ عورت اس کو کھو بیٹھی، کہنے لگی: یہ شخص تو فوت ہو گیا، کیا کوئی اس کا قریبی ہے؟ اسے بتایا گیا کہ اس کا ایک بھائی ہے، جو غریب سا ہے، عورت نے اس کے بھائی کو کہا: میں تیرے بھائی کی محبت کی بنا پر تجھ سے شادی کرنا چاہتی ہوں، چنانچہ اس نے شادی کر لی، جس سے سات بیٹے پیدا ہوئے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

15- ایک قیدی

حسن بن زید نے کہا: ہمیں ایک شخص نے مصر کے شہروں کا گورنر بنا دیا، ایک دن وہ اپنے کسی گورنر پر غصہ ہو گیا اور اسے قید میں ڈال دیا، والی کی بیٹی نے ایک دن قیدی شخص کو دیکھا تو وہ اس کے دل کو بھا گیا۔

لڑکی نے گورنر کو خط لکھا، جس میں یہ لکھا تھا:

أيها الرامي بعينيه وفي الطرف الحتوف
إن ترد وصلاً فقد أمكنك الظبي الألوف

اے نظر کا تیر مارنے والے نظر میں موت ہوتی ہے، اگر تو وصل کا ارادہ کرتا ہے تو تجھے الفت کرنے والی ہرنی موقع دے رہی ہے۔''

نوجوان نے جواب دیا:

إن تريني زاني العينين فالفرج عفيف
ليس إلا النظر الفاتر والشعر الظريف

''اگر تو مجھے آنکھوں سے زنا کرنے والا سمجھتی ہے (تو جان لے) کہ شرم گاہ پاک دامن ہے، نہیں ہے مگر فریفتہ کر دینے والی نظر اور عمدہ بال۔''

لڑکی نے کہا:

ما تأبيت لأني كنت للظبي عيوفا
غير أني خفت ربا كان بي براً لطيفاً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں انکار کیا میں نے اس لیے کہ میں ہرن کے لیے منڈلانے والی ہوں، سوائے اس کے کہ بے شک میں ڈرتی ہوں، اس رب سے جو نرمی کرنے والا اور محبت کرنے والا ہے۔''

واقعہ والی تک پہنچا، اس نے قیدی کو بلایا اور لڑکی کا اس سے رشتہ کر دیا اور اس نوجوان کے حوالے کر دی۔[1]

---

[1] روضة المحبين [ص: 480]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

16- توبہ کرنے والے

ایک عورت اور مرد کا معاشقہ تھا، جب دونوں کی ملاقات ہوئی تو عورت نے اپنے آپ کو مرد پر پیش کر دیا (بدکاری کی دعوت دی)۔

مرد نے کہا: زندگی موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے، کیا معلوم وقت مقرر قریب ہو، اگر اس حالت میں اللہ کو ملے تو کیا جواب دیں گے؟ عورت پر بھی اس بات کا اثر ہوا تو وہ کہنے لگی: آپ نے سچ فرمایا، چنانچہ دونوں نے توبہ کی، اپنی اصلاح کی اور شادی کر لی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

17- دو باغ

یحییٰ بن ایوب فرماتے ہیں کہ مدینے میں ایک نوجوان تھا، جس کی عبادت و ریاضت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو بہت بھاتی، ایک رات وہ عشا کی نماز پڑھ کر گھر لوٹنے لگا تو ایک عورت اس کے سامنے آئی اور اپنا آپ اس پر پیش کر دیا (بدکاری کی دعوت دی)۔

نوجوان اس کے پیچھے چل پڑا، جب دروازے پر پہنچا تو اسے درج ذیل آیت مبارکہ یاد آ گئی:

﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ﴾ [الأعراف: 201]

”یقیناً جو لوگ ڈر گئے، جب انھیں شیطان کی طرف سے کوئی (برا) خیال چھوتا ہے وہ ہشیار ہو جاتے ہیں، پھر اچانک وہ بصیرت والے ہوتے ہیں۔“

چنانچہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا، جب عورت نے دیکھا کہ یہ میت کی طرح گرا پڑا ہے تو اپنی لونڈی کے ساتھ مل کر اس کو اٹھایا اور نوجوان کے دروازے پر پھینک آئی۔

جب نوجوان کا باپ باہر آیا تو دیکھا کہ بیٹا بے ہوش پڑا ہے، باپ نے اٹھایا اور گھر میں لے گیا، جب اسے ہوش آیا تو باپ نے پوچھا: بیٹا! کیا معاملہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے؟ نوجوان نے کوئی جواب نہ دیا، باپ کے بار بار اصرار پر نوجوان نے صورت حال بیان کر دی، جب مذکورہ آیت کریمہ پڑھی تو ایک چیخ ماری اور فوت ہو گیا۔

جب عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس کے واقعہ کی اطلاع ملی تو کہنے لگے: تم نے مجھے اس کے فوت ہونے کی اطلاع کیوں نہیں دی؟ چنانچہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ اس کی قبر پر گئے اور کہا: اے فلاں!

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتٰنِ ﴾ [الرحمٰن: 46]

''اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔''

قبر سے آواز آئی، اے عمر! میرے رب نے مجھے عطا کر دی ہیں۔[1]

یہی واقعہ اس طرح بھی منقول ہے:

''عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں ایک نوجوان مسجد کے اندر عبادت ہی میں مشغول رہتا۔ ایک لڑکی نے اسے محبت کی (دعوت دی)، اس نے لڑکی کے بارے میں سوچا (تو اُسے اللہ کا خوف لاحق ہوا) چنانچہ اس نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا۔ اس کا چچا آیا اور اٹھا کر گھر لے گیا، جب نوجوان کو ہوش آیا تو کہا: اے چچا جان! جاؤ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو میرا سلام پہنچانا اور پوچھنا: جو اللہ کے سامنے پیش ہونے سے ڈر گیا اس کا بدلہ کیا ہے؟ چچا نے جا کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام پہنچایا اور کہا میرا بھتیجا پوچھ رہا ہے کہ جو اللہ کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، اس کی جزا (بدلا) کیا ہے؟

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

---

1. روضة المحبين [ص: 482,481]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴾ [الرحمٰن: 46]

”اور اس شخص کے لیے جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا، دو باغ ہیں۔“

جب چچا پوچھ کر واپس آیا تو دیکھا بھتیجا فوت ہو چکا ہے، وہ کہنے لگا: بھتیجے تیرے لیے دو جنتیں ہیں۔[1]

[1] روضة المحبين [ص: 482,481]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

18- اللہ کی نافرمانی کو ترک کیا اور اسی رات فوت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے معاف کر دیا

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كَانَ الْكِفْلُ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّيْنَ دِيْنَارًا عَلَى أَنْ يَّطَأَهَا، فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أَرْعَدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ: مَا يُبْكِيْكِ؟ أَكْرَهْتُكِ؟ قَالَتْ: لَا، وَلٰكِنَّ هٰذَا عَمَلٌ لَمْ أَعْمَلْهُ وَإِنَّمَا حَمَلَتْنِيْ عَلَيْهِ الْحَاجَةُ، قَالَ: فَتَفْعَلِيْنَ هٰذَا وَأَنْتِ لَمْ تَفْعَلِيْهِ قَطُّ؟ ثُمَّ قَالَ: اذْهَبِيْ وَالدَّنَانِيْرُ لَكِ، ثُمَّ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يَعْصِي اللّٰهَ ذُو الْكِفْلِ أَبَدًا، فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوْبًا عَلَى بَابِهِ: قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِذِي الْكِفْلِ»

"کفل کو کوئی گناہ کا کام کرتے ہوئے ذرا خوف محسوس نہ ہوتا تھا، ایک دن اس کے پاس ایک حاجت مند عورت آ گئی (جسے کچھ پیسوں کی ضرورت تھی) کفل نے اس کو خواہش پرستی کی شرط پر ساٹھ (60) دینار دے دیے، جب کفل تکمیل خواہش کے لیے اس کے پاس ایسے بیٹھا، جیسے خاوند (صحبت کے لیے) اپنی بیوی کے پاس بیٹھتا ہے، تو وہ (خوف الٰہی) سے کانپ اٹھی اور رو پڑی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کِفل نے پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ کیا میں نے تجھ پر کوئی جبر کیا ہے؟ ''اس عورت نے کہا: آپ نے جبر نہیں کیا، لیکن ایسا کام میں نے کبھی نہیں کیا اور آج ضرورت نے مجھے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے (جو اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نافرمانی ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا منہ لے کر جاؤں گی، یہ بات کفل کے دل پر اثر کر گئی) وہ کہنے لگا: تو ایک ناکردہ گناہ پر اتنا کانپ رہی ہے؟ حالانکہ تو نے کبھی یہ گناہ کیا نہیں (جب کہ میری ساری زندگی اللہ کی نافرمانی میں گزر گئی، اللہ کے سامنے جواب دہی کا تصور تک نہیں آیا) پھر عورت سے کہنے لگا: جاؤ اور یہ دینار بھی لے جاؤ، آج کے بعد ذوالکفل کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرے گا۔ اسی رات وہ فوت ہو گیا، صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا:

«قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِذِی الْكِفْلِ» [1] ''اللہ تعالیٰ نے ذوالکفل کو بخش دیا۔''

---

[1] مسند أحمد [6/334-336] سنن الترمذي، رقم الحديث [2496] المستدرك للحاكم [4/255 -254]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

19- وہ معصیت چھوڑنے کی بنا پر جنتی بن گیا

ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جو کسی گناہ سے بھی گریز نہ کرتا۔ بنی اسرائیل کا ایک گھرانا قحط کا شکار ہو گیا۔

انھوں نے ایک لڑکی اس کے پاس کچھ مدد لینے کے لیے بھیجی، اس شخص نے بدکاری کی شرط پر رقم دینے کا کہا، لڑکی یہ سن کر واپس گھر آ گئی، مگر حالات انتہائی کٹھن ہو گئے، قحط سالی بڑھ گئی، یہ دیکھ کر وہ لڑکی دوبارہ اس کے پاس گئی، وہ کہنے لگا: میری خواہش پوری کر دو تو میں تمھاری ضرورت پوری کر دوں گا۔ لڑکی نے حیا کا سودا نہ کیا اور واپس آ گئی۔

لیکن گھر میں فقر نے مستقل ڈیرے ڈال لیے، قحط سالی مزید بڑھ گئی، اہلِ خانہ نے مجبوراً مدد کے لیے پھر اس شخص کے پاس اس لڑکی کو بھیجا، اس شخص نے اپنا مطالبہ دہرایا، لڑکی گھر کی ابتری و بدحالی دیکھ کر انتہائی کُرب میں تھی اور قحط سالی کے ہاتھوں مجبور تھی، نہ چاہتے ہوئے بھی اس کا مطالبہ پورا کرنے کے لیے تیار ہو گئی۔

جب اس شخص نے اس سے علاحدگی اختیار کی تو وہ کھجور کی شاخ کی طرح کانپنے لگی۔ اس شخص نے لڑکی کو مخاطب کر کے کہا: کیا ہوا؟ کیوں اس قدر کانپ رہی ہو؟

لڑکی کہنے لگی: یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے، جس کا ارتکاب میں نے کبھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا، آج ایسا کرنے پر حالات نے مجبور کر دیا ہے، مجھے اللہ رب العالمین سے ڈر لگ رہا ہے کہ کل اللہ کو کیا جواب دوں گی؟ کہنے لگا: تو نے ابھی گناہ کیا بھی نہیں اور اس قدر ڈر رہی ہے؟ جب کہ میں گناہوں میں ڈوبا ہوا ہوں، میرا کیا بنے گا؟ سوچ نے انگڑائی لی، تدبر و تفکر میں کھو گیا اور انجام پر غور کرنے لگا، پھر یہی سوچ و فکر اور لڑکی کے الفاظ اس کی زندگی میں تبدیلی کا سبب بن گئے، وہ کہنے لگا: میری سابقہ زندگی گناہوں سے پُر ہے، کسی گناہ کو کبھی گناہ سمجھنے کی سوچ بھی پیدا نہیں ہوئی، آج میں اللہ تعالیٰ سے وعدہ کرتا ہوں کہ اپنا دامن کبھی گناہوں سے آلودہ نہیں کروں گا۔ اللہ تعالیٰ نے پیغمبر وقت کو وحی بھیجی کہ فلاں بندہ (جو گناہوں میں لت پت تھا) میں نے اسے معاف کر دیا اور اہلِ جنت میں لکھ دیا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

20- اپنے آپ کو گرا لیا، مگر معصیت نہیں کی تو اللہ نے اس کا بہتر بدلہ ادا کیا

حکایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک انتہائی حسین نوجوان تھا، حسن میں جس کا ہم پلہ کوئی نہیں تھا، وہ ٹوکریاں فروخت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ ٹوکریاں اٹھائے فروخت کرنے کے لیے گھوم رہا تھا کہ اچانک بنی اسرائیل کے ایک سردار کے گھر سے عورت نکلی، جب نوجوان پر نظر پڑی تو جلدی سے واپس گھر میں گئی اور شہزادی سے کہنے لگی: دروازے پر ایک نوجوان ٹوکریاں فروخت کر رہا ہے، اس قدر خوبصورت ہے کہ میں نے آج تک اس سے خوبصورت کوئی نہیں دیکھا۔ شہزادی کہنے لگی: اسے اندر بلا لاؤ۔ عورت نوجوان کو کہنے لگی: اندر آ جاؤ! نوجوان نے سمجھا شاید میرا مال خریدنا چاہتی ہو، وہ اندر چلا گیا۔ عورت نے دروازہ بند کر دیا، پھر شہزادی نوجوان کے سامنے اس کو مائل کرنے کے لیے ایسی حالت میں آئی کہ اس نے دوپٹا اتار رکھا تھا۔ نوجوان نے شہزادی سے کہا: افسوس تجھ پر، پردے کا خیال کر۔ شہزادی نے کہا: ہم نے تیرا سامان خریدنے کے لیے گھر نہیں بلایا، بلکہ خواہشِ نفس کی تسکین کے لیے بلایا ہے۔ نوجوان نے کہا: خدا کا خوف کھا، کس بات کی طرف بلا رہی ہے، جو رب تعالیٰ کی صریح نافرمانی ہے اور عذابِ الٰہی کے اترنے کا سبب ہے۔

شہزادی کہنے لگی: ارے نوجوان! ''میری بات مان لے، ورنہ میں سردار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بتاتی ہوں کہ یہ نوجوان ہمارے گھر گھس آیا ہے اور مجھ سے زبردستی کرنا چاہتا ہے۔''

نوجوان نے شہزادی سے کہا: پھر مجھے وضو کے لیے پانی مہیا کر دو (وضو کر کے یہ اللہ تعالیٰ سے مدد کا طالب ہونا چاہتا تھا کہ اللہ مجھے اس گناہ سے بچا لے)

لونڈی سے کہا: اس کے لیے محل کے اوپر ایسی جگہ پانی رکھ جہاں سے اس کے لیے بھاگنا ناممکن ہو۔ پانی محل کے اوپر رکھ دیا گیا۔

جب محل کے اوپر پہنچا تو دیکھا کہ بھاگنے کی جگہ کوئی نہیں، صرف ایک صورت ممکن ہے کہ یہاں سے چھلانگ لگا دوں۔ وہ کہنے لگا: اللہ مجھے برائی میں پھنسایا جا رہا ہے، لیکن میں تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔ اے اللہ! میں نے یہاں سے چھلانگ لگا کر مر جانا پسند کر لیا ہے، مگر تیری نافرمانی کو دل نہیں چاہتا۔

پھر بسم اللہ پڑھ کر محل کے اوپر سے چھلانگ لگا دی، اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ بھیجا، اس نے اسے بازوؤں سے تھام لیا اور یہ نوجوان صحیح سالم زمین پر آ گیا اور اتنی بلندی پر سے چھلانگ لگانے کے باوجود اسے کوئی خراش نہیں آئی۔

جب زمین پر آ گیا تو دیکھا کہ جو مال وہ فروخت کر رہا تھا، وہ تو اندر ہی رہ گیا، اللہ تعالیٰ سے کہنے لگا: اے اللہ! اگر تو چاہتا ہے تو مجھے ایسا رزق عطا کر جو اس سامان سے کفایت کر جائے، اللہ تعالیٰ نے سونے کی ٹڈیاں اس کے پاس بھیج دیں، اس نے پکڑیں اور کپڑے میں لپیٹ لیں، پھر کہنے لگا: اے اللہ! اگر تو نے مجھے دنیاوی رزق و مال دیا ہے تو پھر اس میں برکت ڈال۔

اگر یہ مال میرے آخرت کے اجر سے کمی کا سبب ہے تو پھر مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں، آواز آئی: تو نے چھلانگ لگا کر جو صبر کیا ہے، یہ اس کا پچیسواں حصہ ہے، جو تجھ کو صبر کے بدلے عطا ہوا۔ وہ کہنے لگا: اے اللہ! اس مال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے میرا آخرت کا ثواب کم ہو گیا، اس لیے مجھے اس کی ضرورت نہیں، مجھے صرف آخرت کا ثواب ہی چاہیے۔

اس کا یہ کہنا تھا کہ ٹڈیاں اڑ گئیں۔ اس نوجوان کے صبر اور برائی سے اجتناب کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اس کو سونے سے مالا مال کر دیا۔

نوجوان کے زہد اور تعلق باللہ کا منظر بھی قابلِ رشک ہے کہ دنیاوی مال کو نظرِ حقارت سے دیکھتے ہوئے آخرت کے بدلے کو ترجیح دی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

21- اللہ کے لیے سو دینار ٹھکرا دیے تو اللہ نے بدلے میں ایک ہزار دے دیے

مبرد اپنے شیخ ابو عثمان المازنی سے بیان کرتے ہیں کہ ایک ذمی شخص ان کے پاس سیبویہ کی کتاب پڑھنے کے لیے آیا اور بطور اجرت ایک سو دینار پیش کیا۔

لیکن ابو عثمان نے اسے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ مبرد کہتے ہیں کہ میں نے ان سے کہا: اتنی تنگدستی کے باوجود آپ وہ رقم لینے سے کیوں انکاری ہیں؟

تو شیخ نے جواب دیا: سیبوبہ کی کتاب تقریباً تین سو آیات قرآنیہ پر مشتمل ہے اور میں نے قرآن کی حرمت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس ذمی کو اس پر قدرت دینا مناسب نہ سمجھا۔

اتفاق سے واثق باللہ کے دربار میں ایک لونڈی نے عرجی شاعر کا یہ شعر پڑھا:

أظلوم إن مصابكم رجلا
أهدى السلام تحية ظلم

''اے ظالم یقیناً تمھارا ایسے شخص کو تکلیف دینا جس نے ہدیہ میں سلام بھیجا ظلم ہے۔''

اہلِ مجلس کا ''رجل'' کے اعراب کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ کچھ لوگوں نے کہا یہ ''إنّ'' کا اسم ہے، اس لیے منصوب ہے۔ کچھ لوگوں نے ''إنّ'' کی خبر بنا کر ''رجل'' کو مرفوع بنایا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن لونڈی اس بات پر مصر تھی کہ اس کے استاد ابوعثمان نے ''رجل'' کا اعراب نصب ہی پڑھایا ہے۔ واثق نے ابوعثمان کو دربار میں حاضر کرنے کا حکم دیا۔ ابوعثمان بیان کرتے ہیں: جب میں واثق کے سامنے آیا تو اس نے پوچھا: کون ہو؟ تو میں نے کہا: قبیلہ مازن سے تعلق رکھتا ہوں۔ اس نے پوچھا: کون سے مازن سے؟ مازن تمیم، مازن قیس یا مازن ربیعہ سے؟ تو میں نے کہا: مازن ربیعہ سے، تو اس نے مجھ سے میری قوم کی زبان میں بات چیت کی اور کہا: "باسمك" مقصد اس کا تھا "ما سمك"؟ کیونکہ میری قوم والے میم اور باء شروع میں ہو تو میم کو با سے بدل دیتے ہیں اور با کو میم سے، میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ اس کو اپنی قوم کی زبان میں جواب دوں، میں نے عام زبان میں ہی جواب دیا کہ میرا نام بکر ہے، کیونکہ میں مکر نہیں کہنا چاہتا تھا، جو میرے قبیلے کی زبان کے مطابق با کو میم سے بدل کر پڑھنا ہے، تاکہ میں مکر کے ساتھ اس کے سامنے نہ آؤں، وہ میرا مقصد سمجھ گیا اور بہت خوش ہوا، پھر اس نے کہا: تم عرجی شاعر کے شعر کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ کیا تم لفظ ''رجل'' کو رفع دیتے ہو یا نصب؟

تو میں نے کہا: ''نصب'' بہتر ہے، اس نے کہا: وہ کیوں؟ میں نے کہا: "مصابکم" مصدر ہے جو "إصابتکم" کے معنی میں ہے اور "رجلًا" مصدر کا مفعول ہے۔ یزیدی نے مجھ سے مناظرہ شروع کر دیا، میں نے کہا: وہ تمہارے قول "إن ضربكم زيدا ظلم" کے درجہ میں ہے تو لفظ رجل، مصابکم کا مفعول ہے، جو اسی سے منصوب ہے اور دلیل یہ ہے کہ جب تک لفظ "ظلم" آگے نہ بولو کلام معلق رہے گا، جس سے معلوم ہوا کہ إنّ کی خبر نہیں بن سکتا، واثق نے اس کو مستحسن جانا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واثق نے پوچھا: کیا تیری کوئی اولاد ہے؟ میں نے جواب دیا: امیر المومنین! ایک بیٹی ہے، واثق نے کہا: جب تو ہماری طرف آنے لگا تھا تو اس نے تجھے کیا کہا؟ میں نے کہا: میری بیٹی نے اعشیٰ شاعر کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا:

ویا أبتا لا تزل عندنا
فإنا نخاف بأن تخترم
أرانا إذا أضمرتك البلا
د نجفی، وتقطع منا الرحم

"اے ابا جان! آپ ہمارے پاس ہی رہیں، ہمیں ڈر ہے کہ آپ ہم سے چھن جائیں گے۔ جب ملک آپ کو چھپالیں گے تو ہم دیکھ رہے ہیں کہ ہم پر ظلم کیا جائے گا اور رشتے دار ہم سے ناتا توڑ لیں گے۔"

اس نے کہا: تو نے اسے کیا کہا؟ ابو عثمان نے کہا: میں نے جواباً جریر کا قول پڑھا تھا:

ثقي بالله ليس له شريك
ومن عند الخليفة بالنجاح

"اللہ پر بھروسا کر، جس کا کوئی شریک نہیں اور خلیفہ کے پاس ہی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔"

اس نے کہا: آپ کو کامیاب کرنا مجھ پر لازم ہے، پھر اس نے میرے لیے ہزار دینار کا حکم دیا اور عزت سے بصرہ لوٹا دیا۔ ابو العباس نے کہا: جب وہ بصرہ لوٹا تو مجھے کہنے لگا: ابو العباس دیکھا؟ ہم نے اللہ کی رضا کے لیے سو دینار کی آفر کو رد کیا، اللہ نے بدلے میں ہزار دینار دے دیے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22- کفر کو ترک کیا اور جنت مل گئی، حالانکہ ایک نماز بھی نہیں پڑھی

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ پوچھا کرتے تھے کہ مجھے کسی ایسے شخص کے متعلق بتاؤ جس نے کوئی نماز نہیں پڑی مگر جنت میں داخل ہو گیا؟ پھر خود ہی جواباً فرماتے: وہ شخص عمرو بن ثابت رضی اللہ عنہ ہے۔

ابن اسحاق رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حصین بن محمد نے کہا: میں نے محمود بن لبید سے پوچھا کہ عمرو بن ثابت کا واقعہ کیا ہے؟ تو محمود بن لبید نے کہا: عمرو بن ثابت اسلام کو نہیں مانتا تھا، غزوہ احد کے دن اس نے جان لیا کہ اسلام سچا مذہب ہے، چنانچہ اس نے تلوار تھامی، حتیٰ کہ اپنی قوم کے پاس آیا تو لڑنے لگا یہاں تک کہ زخمی ہو کر گر گیا، اس کی قوم کے لوگوں نے اسے معرکہ میں دیکھا تو پوچھا: تجھے کون سی چیز میدان جنگ میں کھینچ لائی؟ کیا اپنی قوم کی حمایت یا اسلام کی رغبت؟ اس نے کہا: اسلام کی رغبت مجھے میدان جنگ میں کھینچ لائی، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں قتال کیا، حتیٰ کہ زخمی ہو گیا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ اہل جنت میں سے ہے۔''

ایک دوسری روایت میں ہے:

''وہ گفتگو کے بعد فوت ہو گیا تو جنت میں داخل ہو گیا، حالانکہ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایک بھی نماز نہیں ادا کی تھی۔"[1]

زہری ﷫ اور عروہ ﷫ کہتے ہیں: اہلِ خیبر کا ایک سیاہ فام حبشی غلام اپنے مالک کی بکریاں چرا رہا تھا، جب اس نے خیبر والوں کو اسلحہ تھامے دیکھا تو پوچھا: آپ کا کیا ارادہ ہے؟ انھوں نے جواب دیا: جو شخص نبی ہونے کا مدعی ہے ہم اس سے قتال کرنا چاہتے ہیں، جب اس نے لفظ "نبی" سنا تو اس کے دل میں (شوقِ ملاقات) اجاگر ہوا، چنانچہ بکریاں کو لے کر وہ نبی کریم ﷺ کی طرف چل پڑا۔ آپ ﷺ کے پاس آ کر پوچھا: آپ کس چیز کی طرف دعوت دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تجھے اسلام کی دعوت دیتا ہوں کہ تو اقرار کر کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں (محمد ﷺ) اللہ کا رسول ہوں، اور تو صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کر، غلام کہنے لگا: اگر میں آپ کی دعوت قبول کرتے ہوئے ایمان لے آؤں تو مجھے کیا ملے گا؟ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جنت (ملے گی) چنانچہ وہ مسلمان ہوگیا، پھر کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ بکریاں میرے پاس (میرے مالک کی) امانت ہیں (ان کا کیا کروں؟) رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ان کو ہمارے لشکر سے نکال، کنکریاں مار کر بھگا دے، اللہ تعالیٰ تجھ سے تیری امانت کو ادا کر دے گا۔ اس نے بکریاں لشکر سے نکالیں اور راستے پر سیدھا کر کے کنکریاں مار دیں، بکریاں سیدھی مالک (یہودی) کے پاس پہنچ گئیں، غلام کو بکریوں کے ساتھ نہ پا کر سمجھ گیا کہ میرا غلام مسلمان ہوگیا ہے۔

(ادھر) نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر وعظ کیا، آپ ﷺ نے علی ﷛ کو جھنڈا تھمانے، قلعہ کا محاصرہ کرنے اور مرحب کے قتل ہونے کی بات سنائی۔ اس معرکے میں مذکورہ غلام بھی علی ﷛ کے ساتھ تھا جو شہید ہوا، مسلمان اسے اٹھا

[1] فتح الباري، كتاب الجهاد [25/6]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لشکر میں لائے اور خیمے میں رکھا، رسول کریم ﷺ نے خیمے میں جھانکا، پھر صحابہ کو مخاطب کیا: اے میرے صحابہ! اللہ تعالیٰ نے اس غلام کو عزت دی اور بھلائی کے راستے کی طرف گامزن کیا، اس نے صدق دل سے اسلام قبول کیا اور میں نے اس کے سرہانے دو حوریں دیکھی ہیں۔

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے اس واقعہ کو اپنی سند سے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے حوالے سے روایت کیا ہے کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم غزوہ خیبر میں رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے کہ مسلمانوں کا ایک گروہ نکلا اور ایک چرواہے کو بکریوں کے ساتھ پکڑ لایا، سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد مذکورہ بالا واقعہ نقل کیا اور غلام کے بارے میں فرمایا کہ وہ شہید ہوا، حالانکہ اس نے ایک نماز بھی ادا نہیں کی تھی۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

23- چوری چھوڑی تو اللہ نے وفادار بیوی عطا کر دی

دمشق میں ایک بڑی مسجد ''جامع التوبہ'' ہے، جو انتہائی خوبصورت ہے، اس مسجد میں تقریباً 70 سال سے ایک شیخ ''سلیم مسوطی'' فریضہ دعوت و امامت ادا کرتے رہے، جو عزت نفس، فقر اور خوش اخلاقی میں ضرب المثل (جن کی مثال دی جاتی ہے) تھے۔ وہ مسجد ہی کے ایک کمرے میں رہائش پذیر تھے، ان کے بہت سے شاگرد ہیں، جو کسبِ فیض کرتے ہیں، ان کے بچپن کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ فقر و تنگدستی کے باعث انھوں نے دو دن تک کچھ نہیں کھایا، ان کے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں تھا اور نہ روپے وغیرہ تھے، جن سے کھانا وغیرہ خرید لیتے، تیسرے دن ان کو موت سامنے نظر آنے لگی اور وہ پیٹ بھرنے کے لیے کوئی تدبیر سوچنے لگے، انھیں خیال آیا کہ بھوک کی وجہ سے میں ایسی حالت کو پہنچ چکا ہوں، جس میں بقدر ضرورت مردار کھانا بھی جائز ہو جاتا ہے اور انسان بقدر حاجت چوری کر کے بھی کھا سکتا ہے۔ انھوں نے پیٹ بھرنے کے لیے چوری کرنے کو ترجیح دی۔

مسجد کی چھت گھروں سے متصل تھی کہ انسان چھت سے تمام گھروں تک پہنچ سکتا تھا، چنانچہ وہ مسجد کی چھت پر چڑھ گئے اور ساتھ والے گھر میں جانے لگے تو انھیں کچھ عورتیں نظر آئیں انھوں نے

﴿ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ ﴾ [النور: 30]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مومن مردوں سے کہہ دے اپنی کچھ نگاہیں نیچی رکھیں۔''

پر عمل پیرا ہوتے ہوئے واپسی کی راہ لی۔ دوسری طرف نظر دوڑائی تو ایک گھر خالی نظر آیا اور چولہے پر ہنڈیا دکھائی دی، جس کی خوشبو نے مقناطیس کی مانند اس شخص کو اپنی طرف کھینچ لیا، وہ گھر میں اترا اور جلدی سے باورچی خانے میں پہنچ کر ہنڈیا سے ڈھکن اٹھایا تو بھونے ہوئے بینگن نظر آئے، اس نے ہنڈیا سے ایک بینگن نکالا، بھوک اتنی شدید تھی کہ بینگن کے گرم ہونے کی پروا کیے بغیر کھانے لگا۔ ابھی حلق سے اتارا بھی نہیں تھا کہ ہوش ٹھکانے آ گئے کہ ایسا کام نہیں کرنا چاہیے۔

اس نے ''أعوذ باللّٰه'' پڑھا اور اپنے آپ سے مخاطب ہوا اور کہا: میں ایک طالب علم ہوں، جو مسجد میں ہی مقیم ہوں، پھر گھروں میں گھس کر چوری کروں؟ یہ بہت ہی قبیح حرکت ہے، اپنے فعل پر نادم ہوا، اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور بینگن کو ہنڈیا میں دوبارہ رکھ دیا۔ واپس مسجد میں آ کر حلقہ درس میں بیٹھ گیا، مگر شدت بھوک کی وجہ سے اسے سبق کی سمجھ نہیں آ رہی تھی، جب درس ختم ہوا اور لوگ چلے گئے تو ایک پردہ نشین عورت آئی، ان وقتوں میں ہر عورت ہی پردہ نشین ہوتی تھی، اس عورت نے شیخ (استاذ محترم) سے کچھ باتیں کیں، جسے شخصِ مذکور نہیں سن سکا، استاذِ محترم نے اپنے اردگرد نظریں دوڑائیں، مگر تمام طلبہ جا چکے تھے، یہی ایک طالب علم بیٹھا تھا، استاذ صاحب نے بلایا اور پوچھا کیا تیری شادی ہو چکی ہے، اس شاگرد نے جواب دیا: ''نہیں''

استاذ صاحب نے پوچھا: کیا تو شادی کرنا چاہتا ہے؟

شاگرد خاموش رہا۔ استاذ صاحب نے اپنا سوال دہرایا، کیا شادی کرنا چاہتا ہے؟ شاگرد بولا: استاذِ محترم! اللہ کی قسم! میرے پاس تو روٹی کے لیے پیسے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں، شادی کیسے کروں گا؟ استاذ صاحب فرمایا: اس عورت نے مجھے بتایا ہے کہ میں بیوہ ہوں اور اس شہر میں اجنبی ہوں، اس دنیا میں میرا کوئی بھی نہیں، ہاں ایک چچا ہے، جو انتہائی بوڑھا ہے، جو میرے ساتھ آیا ہے، یہ کہہ کر اس نے مسجد کے ایک کونے میں بیٹھے بوڑھے کی طرف اشارہ کیا، عورت نے یہ بھی بتایا کہ مجھے خاوند کی وراثت میں گھر اور کاروبار ملا ہے، شادی کرنا چاہتی ہوں، تاکہ کوئی بندہ اس کی طمع نہ رکھے، کیا اس کے ساتھ شادی کرو گے؟ شاگرد نے جواب دیا: ''جی''

استاذ صاحب نے عورت کے چچا اور دو گواہ بلائے اور نکاح کر دیا، شاگرد کی طرف سے حق مہر خود ہی ادا کر دیا، شاگرد سے کہا: یہ آپ کی بیوی ہے، بیوی اس کو اپنے گھر لے گئی، گھر جا کر نقاب ہٹایا تو یہ شخص اس کا حسن و جمال دیکھ کر حیران و ششدر رہ گیا۔ جب گھر میں نظر دوڑائی تو یہ وہی گھر تھا، جہاں یہ اتر کر بھوک کے سد باب کے لیے کچھ کھانا چاہتا تھا۔ بیوی نے پوچھا: کھانا کھاؤ گے؟ اس (خاوند) نے ہاں میں جواب دیا: بیوی نے ہنڈیا سے ڈھکن اٹھایا تو دیکھا کہ بینگن کا کچھ حصہ کھایا ہوا ہے، کہنے لگی: عجیب بات ہے کہ کیسے کوئی شخص گھر میں داخل ہوا اور بینگن کا کچھ حصہ کھا لیا؟

یہ شخص (حالیہ خاوند) رونے لگا اور سارا واقعہ بیوی کو سنا دیا۔

بیوی نے کہا کہ امانت کا پھل تجھے ملا ہے کہ تو نے چوری سے اجتناب کیا اور حرام کھانے کو ترک کیا تو اللہ تعالیٰ نے تجھے گھر اور گھر والی بھی حلال ذریعے سے عطا کر دی۔

جو اللہ کے لیے کوئی چیز ترک کر دے اللہ اس سے بہتر اس کو عطا کر دیتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

24- خیانت نہیں کی تو اللہ نے مالا مال کر دیا

قاضی ابوبکر محمد بن عبدالباقی بن محمد انصاری کہتے ہیں کہ میں مکہ مکرمہ میں رہائش پذیر تھا کہ ایک دن مجھے شدید بھوک محسوس ہوئی اور میرے پاس بھوک مٹانے کے لیے کوئی چیز بھی نہیں تھی۔ مجھے ایک ریشمی بیگ نظر آیا، جس کا منہ ریشمی دھاگے سے باندھا ہوا تھا، میں نے وہ بیگ اٹھایا اور گھر کی راہ لی۔ گھر پہنچ کر میں نے بیگ کو دیکھا تو اس میں موتیوں کا ایک ہار دکھائی دیا، وہ اتنا خوبصورت تھا کہ میں نے اس سے خوبصورت ہار کبھی نہیں دیکھا۔

میں گھر سے نکلا تو دیکھا کہ ایک بوڑھا، جس کے پاس پانچ سو دینار سے بھری تھیلی تھی، اس ریشمی بیگ کے بارے میں دریافت کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا جو مجھے وہ بیگ دے دے، یہ پانچ سو دینار اس کو بطور انعام دوں گا۔

میں نے سوچا میں ضرورت مند ہوں، بھوک بھی لگی ہے تو میں بیگ اس کو واپس کر کے اس سے دینار لے لوں، تاکہ ضرورت کا سدِ باب کر سکوں۔

قاضی صاحب کہتے ہیں کہ میں نے بوڑھے سے کہا: ادھر میرے ساتھ آؤ۔ میں اسے گھر لے آیا، بوڑھے نے بیگ کی نشانی، موتیوں کی نشانی ان کی تعداد وغیرہ بتائیں، میں نے بیگ نکالا اور بوڑھے کے سپرد کر دیا۔ اس نے 500 دینار میرے حوالے کرنے چاہے تو میں نے کہا: آپ کا سامان واپس کرنا مجھ پر فرض تھا، میں اس کا بدلہ نہیں لوں گا۔ اس نے دینے پر بہت اصرار کیا، مگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے قبول کرنے سے معذرت کر لی، وہ بیگ اٹھا کر چلا گیا۔ اب میں مکہ سے نکلا اور کشتی پر سوار ہو گیا، کشتی وسط سمندر میں جا کر ٹوٹ گئی اور تمام لوگ غرق آب ہوئے اور اموال بھی ہلاک ہو گئے، لیکن اللہ تعالیٰ نے مجھے بچا لیا، میں کشتی کے ایک تختے پر بیٹھ گیا، وہ تختہ پانی پر تیرتا رہا، مجھے نہیں پتا تھا کہ میں کہا جا رہا ہوں، یہاں تک کہ میں ایک جزیرے میں پہنچ گیا، جہاں لوگ آباد تھے، میں کسی مسجد میں ٹھہرا اور قرآن پڑھتا رہا۔ جب انھوں نے مجھے قرآن کی تلاوت کرتے سنا تو تمام لوگ مجھ سے قرآن سیکھنے کے لیے اُمڈ پڑے۔ انھوں نے میرے ساتھ بہت تعاون کیا، حتی کہ میرے پاس بہت سا مال جمع ہو گیا۔ پھر اس مسجد میں قرآن مجید کے کچھ اوراق پڑے ہوئے ملے تو میں انھیں اوراق سے پڑھانے لگا، انھوں نے مجھ سے پوچھا: آپ کتابت جانتے ہیں؟ میں نے جواب دیا: ''ہاں'' انھوں نے خطاطی سکھانے کی درخواست کی، جسے میں نے قبول کرلیا۔

چنانچہ بچے اور نوجوان خطاطی سیکھنے کے لیے میرے پاس آنے لگے، انھوں نے مجھے اس کا معاوضہ بھی دیا، جس سے میرا مال بہت زیادہ ہو گیا۔

اس کے بعد انھوں نے کہا کہ ہمارے ہاں ایک یتیم بچی ہے، جو مال و دولت بھی رکھتی ہے، آپ اس سے شادی کرنا پسند کریں گے؟

پہلے میں نے انکار کر دیا، انھوں نے یتیم بچی سے شادی کرنے پر مجھ سے اصرار کیا، جسے میں نے قبول کرلیا۔

جب انھوں نے میری طرف لڑکی کی رخصتی کی تو میں نے اس کی طرف دیکھا، میں نے دیکھا کہ وہی ہار، جو بوڑھے کا گم ہوا تھا، اس لڑکی کی گردن میں بندھا ہے، میں نے اپنی نظریں ہار پر گاڑھ دیں، انھوں نے کہا: اے شیخ! آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ہار کی طرف ہی دیکھ رہے اور لڑکی کی طرف کوئی التفات نہیں کر رہے، آپ نے تو اس لڑکی کا دل توڑ دیا ہے۔

اس پر میں نے انھیں ہار کا مکمل قصہ سنایا، جس پر وہ اللہ اکبر کی صدائیں لگانے لگے، حتی کہ پورے جزیرے میں یہ بات مشہور ہوگئی۔

میں نے پوچھا: معاملہ کیا ہے؟

انھوں نے کہا: جس بوڑھے نے آپ سے ہار لیا، وہ اس لڑکی کا باپ تھا، وہ کہا کرتا تھا کہ جس نے مجھے ہار واپس کیا، اس سے بڑھ کر میں نے سچا مسلمان کسی کو نہیں دیکھا۔

وہ دعا کیا کرتا تھا کہ اللہ! مجھے اس شخص (جس نے ہار واپس کیا) سے ملا دے، تاکہ میں اپنی بیٹی کی شادی اس سے کر دوں، مگر اس کی زندگی نے وفا نہیں کی اور وہ اپنی خواہش دل میں ہی لیے فوت ہو گیا۔

پھر لڑکی فوت ہوگئی تو وہ ہار مجھے اور میرے دونوں بیٹوں کی وراثت میں آ گیا، پھر بچے بھی فوت ہو گئے اور ہار بلا شرکت میرے حصے میں آیا۔

میں نے وہ ہار ایک لاکھ دینار کا فروخت کیا، اب جو مال آپ میرے پاس دیکھ رہے ہیں، وہ اسی کا باقی ماندہ ہے۔[1]

[1] طبقات الحنابلة لابن رجب [198/3] شذرات الذهب لابن العماد [109/4]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

25- جھوٹ نہ بولنے پر نوکری مل گئی

یورپ میں ایک نوجوان نے اسلام قبول کیا اور اسلام کے تمام احکامات کا پابند ہو کر ایک سچے مسلمان کا مکمل لباس پہن لیا۔ اب اس کے دل میں خواہش اجاگر ہوئی کہ میں ائمہ کفر پر اپنے اسلام کا اظہار کر کے ان پر لرزہ طاری کر دوں، مگر اس کے لیے کوئی مناسب موقع نہیں مل رہا تھا۔

ایک دن اس نے اخبار میں کسی حکومتی کمپنی کا اشتہار دیکھا کہ انھیں سیکورٹی ملازمین کی ضرورت ہے۔ یہ نوجوان بھی انٹرویو کے لیے چلا آیا، اس کے علاوہ بہت زیادہ مسلمان اور غیر مسلمان نوجوان انٹرویو کے لیے حاضر ہوئے تھے، نوجوان یکے بعد دیگرے انٹرویو کے کمرے میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے۔ تفتیشی پارٹی نے اس نوجوان سے بھی متعدد سوالات پوچھے، جن میں ایک سوال یہ تھا کہ کیا آپ شراب پیتے ہیں؟

چونکہ نوجوان ائمہ کفر کے سامنے اپنے اسلام کا اظہار کرنا چاہتا تھا، اس نے کہا: نہیں، میں شراب نہیں پیتا، انھوں نے نہ پینے کی وجہ پوچھی تو نوجوان نے بتایا کہ میں مسلمان ہوں اور میرا دین شراب پینے سے روکتا ہے۔

انھوں نے دوسرا سوال پوچھا: آپ کی لڑکیوں سے دوستی ہے؟

نوجوان نے جواباً کہا: میرا دین اسلام سوائے بیوی کے تمام غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنے سے بھی روکتا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انٹرویو اختتام پذیر ہوا، تمام نوجوانوں نے گھر کی راہ لی۔ نوجوان مایوسی کے عالم میں یہ سوچ رہا تھا کہ اس نوکری سے محروم ہی ہے۔

مگر جب نتائج کا اعلان ہوا تو نوجوان کا نام سرفہرست تھا اور باقی محروم تھے۔ اس نے انٹرویو لینے والوں سے کہا: مجھے امید تھی کہ آپ مجھے اس نوکری سے محروم کر دیں گے، کیونکہ میں نے آپ کے مذہب کے خلاف نظریات پیش کیے اور ایک سچے مسلم کا چہرہ آپ کے سامنے پیش کیا تھا، مگر کیا وجہ ہے کہ آپ نے مجھے ترجیح دی؟ انھوں نے کہا: کیونکہ ملازمت سیکورٹی کے شعبے میں تھی اور ہمیں ایسا نوجوان چاہیے تھا جو ایکٹو ہو اور دماغی طور پر حاضر رہے، جب کہ شراب انسان کے دماغ کو ماؤف کر دیتی ہے، اس لیے ہم اس انتظار میں تھے کہ کوئی ایسا نوجوان ملے جو شراب سے کنارہ کش رہنے والا ہو، ہم نے آپ کا انٹرویو لیا، آپ نے کہا: میں شراب نہیں پیتا تو ہم سمجھے کہ ہمیں گویا اپنی متاع گم گشتہ مل گئی۔

نوجوان نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کا شکریہ ادا کیا اور قرآن مجید کی درج ذیل آیتِ کریمہ اس کی زبان پر جاری ہوگئی:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ﴾ [الطلاق: 2]

''اور جو اللہ سے ڈرے گا، وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

26- رشوت چھوڑی تو رزق کے دروازے کھل گئے

ایک بھائی نے تجارتی سفر میں ایک سعودی تاجر کا واقعہ بیان کیا۔ یہ واقعہ خود اس تاجر کی زبانی بیان کیا۔ سعودی تاجر کہتا ہے کہ وہ ملک کے ایک پرخطر سرحدی علاقے میں اپنی ڈیوٹی پر تھا، جہاں سے سامان کی آمدو رفت معمولِ زندگی تھا، جس کی وجہ سے ڈاکو بھی گھات میں رہتے (مدتوں سے یہ کام جاری تھا لیکن اس کے انسداد کا انتظام نہ ہوا) تفتیش سے معلوم ہوا کہ سرحدی نگران رشوت خور تھا، حتی کہ بے شرمی کی اس حد کو پہنچ گیا کہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں متاثرہ شخص کو سختی سے اپنے دفاع اور مال کی واپسی کا کیس نہ کرنے کی نصیحت کرنے لگا۔ اس کے اس منافقانہ رویے کا مقصد رشوت دہندگان کو تحفظ فراہم کرنا تھا۔ ہمارا دوست اس کے پاس پہنچا اور اسے پر اثر انداز میں وعظ و نصیحت کی، اسے رشوت خوری کا انجام سنایا، اللہ کے عذاب سے ڈرایا، بالآخر اس پر اس وعظ و نصیحت کا خوب اثر ہوا۔ جب اس نے ہمارے دوست کی یہ بات سنی تو کانپنے لگا اور ڈر کے مارے دفتر سے نکل گیا اور غم و افسوس اور پریشانی سے اس کا گلہ گھٹا جا رہا تھا۔

دن گزرتے چلے گئے، ہر کوئی ہمارے دوست کے پاس آتا اور کہتا: یہ ہمارے ادارے کی طرف سے تحفہ قبول کیجیے تو ہمارا دوست جواب دیتا: تمھارے اس مال میں ہمارا کوئی حصہ نہیں، اسے اپنے پاس ہی رکھو، لیکن وہ کب تک مال وصول کرنے سے انکار کرتا رہتا، اس کی مالی و بدنی حالت کمزور ہو گئی، حتی کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے جان کے تلف ہونے کا خطرہ لاحق ہو گیا۔ اب اس کے سامنے دو راستے تھے، یا تو اپنے منصب پر قائم رہ کر رشوت خوری کے ذریعے حرام مال سمیٹے اور مالک الملک کی ناراضی کو مول لے یا حدود اللہ سے تجاوز سے بچنے کے لیے اپنے منصب کو خیر باد کہہ دے۔

لیکن جب اس کے دل سے یہ آواز آئی:

﴿ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ﴾ [الطلاق: 3,2]

''اور جو اللہ سے ڈرے گا وہ اس کے لیے نکلنے کا کوئی راستہ بنا دے گا۔ اور اسے رزق دے گا جہاں سے وہ گمان نہیں کرتا۔''

تو اس نے فطرت کی آواز پر لبیک کہا اور رزق حلال کو، باوجود تنگ دستی کے، ترجیح دی۔ دن گزرتے گئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس کے لیے کھلے۔ ہمارے اسی دوست کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے لوڈر گاڑی عطا کر دی۔ میں نے اس سے اپنے کاروبار کا آغاز کیا، پھر اللہ نے ایک اور گاڑی دی۔ بعض تاجروں نے اپنے سامان کے نقل و حمل کے لیے مجھے مستقل طور پر اپنے لیے مقرر کر دیا۔ ایک دفعہ ڈرائیور کے سو جانے کی وجہ سے میری ایک گاڑی حادثے کا شکار ہوئی اور ٹوٹ گئی، ڈرائیور نے عذر پیش کیا تو میں نے اس سے کوئی باز پرس نہیں کی اور معاف کر دیا، میری اس وسعت ظرفی کا ایک شخص مشاہدہ کر رہا تھا، وہ بڑا متاثر ہوا اور مجھ سے تعارف پر اصرار کیا۔ وہ شخص سرکاری ملازم تھا۔ کچھ عرصہ بعد اسے مزید ترقی ملی، ساز و سامان کی آمد و رفت بڑھ گئی، تو اس نے بغیر کسی تفتیش کے اپنے سامان کی نقل و حمل کے لیے میرا انتخاب کر لیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین غور فرمائیں! کیسے اللہ کی طرف سے اس کے لیے رزق کے دروازے کھلے اور اب اس کا شمار علاقے کے بڑے تاجروں میں ہوتا ہے اور وہ اپنی کمائی کا ایک وافر حصہ فقرا و مساکین کی ضرورتوں میں صرف کرتا ہے۔

خلاصہ:

''مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ''

''جو اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔''

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27- ناسمجھی کے باوجود تقوے کی برکت

ایک نوجوان نہایت متقی تھا، مگر اس میں کچھ غفلت بھی پائی جاتی تھی۔ وہ کسی استاذ کے پاس تعلیم کے حصول کے لیے داخل ہوا، جب اس نے علم کا ایک وافر حصہ سیکھ لیا تو استاذ صاحب نے اس نوجوان اور اس کے دیگر ہم مکتب ساتھیوں کو نصیحت کی:

بیٹو! دنیا داروں کے ہاتھوں کی طرف نہ دیکھنا، کیونکہ جو عالم دین دنیاداروں کے پیچھے چل پڑے وہ بھلائی سے محروم ہوتا ہے، ہر طالب علم جا کر وہی پیشہ اختیار کرے جو اس کا والد کرتا ہے، مگر تقوے کا دامن نہ چھوڑنا۔

نوجوان اپنی ماں کے پاس گیا اور پوچھا: امی جان! میرے والد محترم کیا کام کرتے تھے؟ ماں پریشان ہوگئی اور کہا: بیٹا! تیرا باپ دنیا سے رخصت ہوگیا ہے، تو اس کے پیشے کا کیوں پوچھتا ہے؟ بیٹا اصرار کرتا رہا، لیکن ماں ٹالتی رہی، مگر جب بیٹے کا اصرار بڑھا تو اس نے نہ چاہتے ہوئے بھی بتا دیا کہ بیٹا تیرا باپ چور تھا۔

نوجوان نے ماں سے کہا: امی جان! ہمارے استاذ گرامی نے ہمیں نصیحت کی ہے کہ دنیاداروں کے ہاتھوں کو نہ دیکھنا، بلکہ اپنے باپ کا پیشہ اختیار کرنا مگر اس میں بھی تقوے کو ملحوظ خاطر رکھنا، ماں نے کہا: بیٹا! چوری میں کیسا تقویٰ؟

بیٹا کچھ غافل اور کچھ بے وقوف بھی تھا، کہنے لگا: استاذ گرامی نے ایسا ہی کہا تھا، لہٰذا اس نے مال چرانے کا طریقہ سیکھنے کا ارادہ کیا۔ حتی کہ اس نے چوری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا طریقہ سیکھ لیا۔ اس نے چوری میں معاون سامان تیار کیا، عشا کی نماز ادا کی اور لوگوں کے سونے کا انتظار کرنے لگا، جب لوگ سو گئے تو یہ چوری کے لیے نکلا، اپنے پڑوسی کے گھر میں داخل ہونے کا قصد کیا تو یاد آیا کہ استاذ محترم نے نصیحت کی تھی کہ تقویٰ اختیار کرنا (اللہ سے ڈرنا) جب کہ پڑوسی کو تکلیف دینا تقوے کے منافی ہے، لہٰذا وہ اس گھر سے آگے گزر گیا۔ ایک دوسرے گھر کے قریب پہنچا تو کہنے لگا یہ تو یتیموں کا گھر ہے۔ تیسرے گھر کے پاس پہنچ کر کہا: یہ بھی یتیموں کا ہے اور اللہ تعالیٰ نے یتیم کا مال کھانے سے منع کیا ہے۔

وہ ایسے ہی چلتا رہا، یہاں تک کہ ایک تاجر کے گھر کے پاس پہنچ گیا، جس کا کوئی پہرے دار نہیں تھا اور لوگ جانتے تھے کہ اس تاجر کے پاس ضرورت سے زائد مال ہے، اس نے دل میں کہا: یہاں چوری کرتا ہوں، اس نے دروازہ کھولنے کے لیے جو چابیاں تیار کی تھی، ان سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ گھر بہت کشادہ اور کئی کمروں پر مشتمل تھا، وہ گھر میں گھوما، یہاں تک کہ مال والے کمرے تک پہنچ گیا۔

صندوق کھولا تو وہ سونے، چاندی اور نقدی سے بھرا پڑا تھا، اس نے مال چرانا چاہا، مگر یاد آ گیا کہ استاذ محترم نے اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کی تھی۔

شاید اس تاجر نے اپنے مال کی زکات ادا نہ کی ہو اس لیے پہلے زکات نکالتے ہیں، یہ سوچ کر اس نے ایک چھوٹی سی لائٹ جلائی اور حساب والی کاپیاں پکڑیں اور حساب کرنے لگا، وہ حساب میں بڑا ماہر تھا، مال کو شمار کیا اور زکات کا حساب لگایا، اس نے زکات کی مقدار کو الگ کیا اور حساب میں مشغول ہو گیا، حتی کہ کئی گھنٹے گزر گئے اور فجر کا وقت ہو گیا۔

کہنے لگا: تقوے کا تقاضا یہ ہے کہ پہلے نماز ادا کی جائے، گھر کے صحن میں جا کر وضو کیا اور نماز پڑھنے لگا، گھر کا مالک بیدار ہوا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ لائٹ جل رہی ہے، مال والا صندوق کھلا ہے اور ایک نوجوان نماز پڑھ رہا ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیوی نے بھی دیکھا، کہنے لگی: میرے سرتاج یہ کیا معاملہ ہے؟

خاوند نے کہا پتا نہیں یہ کیا ہے، پھر وہ نوجوان کے پاس آ کر کہنے لگا:

ارے نوجوان! کون ہے تو اور یہ کیسا معاملہ ہے؟

نوجوان نے کہا: پہلے نماز پڑھ پھر بات ہوگی، چلو وضو کرو اور ہمیں نماز پڑھاؤ، کیونکہ گھر والا امامت کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔ گھر کا مالک ڈرا کہ کہیں اس کے پاس اسلحہ نہ ہو، اس نے نوجوان کی بات مان لی، اب نماز کیسے پڑھی، یہ اللہ ہی جانتا ہے، کیونکہ وہ ڈر رہا تھا۔ جب نماز مکمل ہوئی تو گھر کا مالک کہنے لگا: نوجوان! مجھے بتا تو کون ہے اور یہ معاملہ کیا ہے اور میری کاپیوں کا کیا کر رہا تھا؟

نوجوان نے کہا: میں زکات کا حساب لگا رہا تھا جو تو نے عرصہ چھے سال سے ادا نہیں کی، لہٰذا وہ زکات کے مصارف میں خرچ کر۔ آدمی کے تعجب کی انتہا نہ رہی، نوجوان سے کہنے لگا: مجھے صحیح خبر بتا، تو کہیں دیوانہ تو نہیں؟

نوجوان نے استاد محترم کی نصیحت اور ساری کہانی سنا دی، جب تاجر نے اس کی بات سنی، حساب کی مہارت دیکھی سچائی کو جانچا اور زکات کے فوائد کا پتا چلا تو بیوی سے بات چیت کی کہ ہماری ایک بیٹی ہے، اس کا نکاح اس نوجوان سے کر دیں، بیوی نے رضا مندی کا اظہار کیا، پھر وہ نوجوان کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اگر ہم اپنی بیٹی کا نکاح تجھ سے کر دیں تو....؟ تجھے اپنے ہاں کاتب اور حاسب مقرر کر دیں اور تیری مع تیری امی جان کے رہائش کا بندوبست یہاں کر دیں تو کیسا رہے گا؟

نوجوان نے اسے قبول کر لیا، گھر کے مالک نے نکاح پڑھانے کے لیے مولانا صاحب کو بلایا اور گواہ مقرر کر کے نکاح پڑھوا دیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

28- اسلام کی بدولت چور شہادت کے مرتبے پر فائز ہوگیا

مالک بن ریب کا تعلق قبیلہ تمیم کی شاخ ''مازن'' سے تھا، جو راہ زن تھا اور گوہ کی مانند مضبوط مضروب المثل کھونڈی کے ذریعے راہ زنی کرتا تھا، اس نے تمام عمر اس طرح بسر کی کہ ہمہ وقت آمادہ جنگ رہتا، رحم دلی، ہمدردی اور صلہ رحمی جیسے اوصاف کبھی اس کے دل میں نہ کھٹکے، اس نے ایک لمبا عرصہ راہ زنی اور قافلوں کی لوٹ مار میں گزار دیا۔

جب امیر معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے سعید بن عثمان کو خراسان کا حاکم بنایا تو سعید بن عثمان ساتھیوں کے ساتھ فارس (ایران) کے راستے خراسان روانہ ہوئے، راستے میں مالک بن ریب ساتھیوں کے ساتھ مل گئے اور مالک بن ریب خوبصورتی اور قوت بیان میں عربوں پر فائق تھے، سعید بن عثمان نے کہا:

مالک! تیرا برا ہو، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تو لیٹرا اور ڈاکو ہے، تجھے اس کام پر کس نے آمادہ کیا؟

مالک: اللہ امیر کو سلامت رکھے، بھائیوں کے احسان کا بدلہ چکانے سے عاجزی نے اس کام پر آمادہ کیا۔

سعید بن عثمان: اگر میں تجھے غنی کر دوں اور اپنے ساتھ رکھ لوں تو تو اس کام سے باز آجائے گا اور پکی توبہ کرتے ہوئے میری اتباع کرے گا؟

مالک بن ریب: جی! امیر المومنین، میں مکمل طور پر اس کام سے رک جاؤں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید بن عثمان نے اسے اپنے ساتھ رکھ لیا اور پانچ سو دینار ماہانہ تنخواہ مقرر کر دی۔ پھر وہ جہاد میں امیر المومنین کے ساتھ مجاہدین کی صف میں نکلا اور خراسان میں مرتبہ شہادت سے ہمکنار ہوا۔

اس کو ایک تیر لگا اور یہ زمین پر گر گیا۔ آخری لمحات میں اس نے ایک قصیدہ پڑھا، جس میں اپنی زندگی پر اظہار افسوس کر رہا تھا اور اپنی اجنبیت کا ذکر کر رہا تھا۔ یہ ایک لمبا مرثیہ ہے، جیسے کسی شاعر نے اپنے بارے میں پڑھا ہو۔

ایک عربی النسل آدمی نے ساری عمر جزیرے میں گزار دی، زندگی کے پر کیف لمحات سے بہرہ ور نہ ہو سکا، نہ خیالات سے سرگوشی کرنے کا موقع میسر آیا اور اس کی امیدوں کی سحر ہو گئی، اپنے دل میں چھپے اشعار (خیالات) زندگی کے آخری لمحات میں جلدی سے بول دیے، ہاں اب وہ ایک اجنبی میدان میں گرا پڑا ہے، ایسے شہر میں جس سے یہ غیر مانوس اور وہ اس سے مانوس نہیں، یہ اس شہر کا محبت کرنے والا نہیں اور نہ شہر اس کا چاہنے والا، وہ اب (صرف ابھی) اپنے شہر اور اپنی زمین کو یاد کر رہا ہے اور اس گراں قدر نعمت کی قیمت کا احساس اس کو دامن گیر ہے، نعمت کی قدر اس کے زوال کے بعد ہی ہوتی ہے، امیدیں اس کے دل میں انگڑائیاں لے رہی ہیں، اس کی صرف ایک ہی خواہش ہے کہ وہ غضی درخت کے پاس ایک رات مزید گزار سکے اور ایک بار پھر اپنے اونٹ چراگاہ کی طرف ہانک لے جائے، وہ کیسے اس نعمت کو یاد کر رہا ہے، جسے اب وہ عظیم خیال کر رہا ہے۔

اب سنو! درج بالا خواہشات کو وہ اشعار کی صورت میں رقت آمیز لہجے اور مسکینی سے کیسے ادا کر رہا ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ألا ليت شعري هل أبيتن ليلة
بجنب الغضى أزجي القلاص النواجيا
فليت الغضى لم يقطع الركب عرضه
و ليت الغضي ماشي الركاب لياليا
لقد كان في أهل الغضا (لودنا الغضا)
مزار و لكن الغضى ليس دانيا

''کاش مجھے معلوم ہو جائے کیا میں ایک رات گزار سکوں گا؟ غضی درخت کے پہلو میں، میں اونٹوں کو تیز ہانگوں گا؟ کاش کہ غضی درخت قافلوں سے انکا سامان نہ چھینتا، کاش کہ غضی درخت قافلوں کو راتوں کو چلاتا، یقیناً اہل غضی میں اگر وہ قریب ہو زیارت گاہ ہے، لیکن غضی اب قریب نہیں ہے۔''

وہ اپنے آپ کو ملامت کر رہا تھا اور متعجب تھا کہ اس نے راضی برضا کیسے اس دوری کو ہضم کر لیا (قبول کر لیا) اور اپنے والدین سے تعجب کر رہا تھا کہ انھوں نے کیوں نہیں اسے برے عمل سے روکا اور کون سی چیز ہے جو اسے خراسان لے آئی، حالانکہ وہ خراسان سے کوسوں دور تھا۔

ألم ترني بعت الضلالة بالهدى
وأصبحت في جيش ابن عفان غازياً
لعمري لئن غالت خراسان هامتي
لقد كنت عن بابي خراسان نائياً
فللّه درّي يوم أترك طالعاً
بني بأعلى الرقمتين و مالياً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و در الظباء السانحات عشية
يخبرن أني هالك من ورائياً
ودر كبيري اللذين كلاهما
علي شفيق ناصح لو نهانيا

''کیا تو نے مجھے نہیں دیکھا کہ میں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی تھی (گمراہی کے بعد اللہ نے مجھے ہدایت دی)، پھر میں ابن عفان کے لشکر میں مجاہد بن گیا، میری عمر کی قسم اگر ہلاک کر دیا خراسان نے میری کھوپڑی کو، البتہ تحقیق میں خراسان کے دونوں دروازوں سے دور تھا۔

اللہ کے لیے میری یہ خوبی ہے جس دن خوشی سے میں چھوڑ دوں گا اپنے بیٹوں کو دونوں پہاڑوں کے بالائی حصہ میں اور مال کو اور اللہ کے لیے بھلائی ہو ان ہرنیوں کی جو ظاہر ہونے والی ہیں، پچھلے پہر خبر دیتی تھیں کہ میں ہلاک ہونے والا ہوں قریب ہی، اللہ کے لیے بھلائی ہو، ان دو بڑوں (والدین) کی، جو دونوں ہی مجھ پر شفیق ہیں، خیر خواہ ہیں کاش روکتے وہ مجھے۔

محترم قارئین! اس کی بات کو سنو! کیسے وہ اپنے اوپر کسی رونے والے کو تلاش کر رہا ہے لیکن بے سود، وہ اپنے اوپر سوائے اپنی تلوار اور گھوڑے کے کسی کو رونے والا نہیں دیکھتا:

تذكرت من يبكي علي فلم أجد
سوى السيف والرمح الرديني باكيا
واشقر خنذيذ يجر عنانه
ألى الماء لم يترك له الدهر ساقياً

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

”میں نے یاد کیا کون روئے گا مجھ پر، پس نہ پایا میں نے سوائے تلوار اور ردنی نیزے کے رونے والے۔ بھورے رنگ کا طویل گھوڑا اپنی لگام کو پانی کی طرف کھینچ رہا ہے، زمانے نے اس کا پلانے والا نہیں چھوڑا۔“

محترم قارئین! اس سفر میں مالک بن ریب کے ساتھ ساتھ ہزاروں لوگ شہید ہوئے اور اس سے قبل اور بعد میں بھی موتوں کا سلسلہ جاری ہے۔ ان مرنے والوں کو ان کے اہل و عیال بھلا دیتے ہیں اور سپرد خاک کر دیتے ہیں، لیکن مالک بن ریب جس نے توبہ کی اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیا، جس نے ڈاکا زنی، ضلالت و گمراہی کو ترک کیا اور اللہ کے راستے میں مقامِ شہادت سے سرفراز ہوا، تم اس کو یاد کر رہے ہو اور رو رہے ہو، حالانکہ تم اس کو جانتے بھی نہیں۔

یہ ہے: ”مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ“ ”جو اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔“

طوالت کا خوف نہ ہوتا تو میں اس کا مکمل قصیدہ جو پچاس اشعار پر مشتمل ہے، ذکر کرتا، یہ شعر کی عظمت ہے اور مالک ایک شاعر تھا۔[1]

---

[1] مع الرعيل الأول للأستاذ محب الدين الخطيب [ص: 165] و رجال من التاريخ للشيخ علي الطنطاوي [ص: 130]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

29- اس نے حسد چھوڑا تو جنتی بن گیا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابھی تم پر ایک جنتی شخص داخل ہوگا تو ایک انصاری صحابی داخل ہوئے جن کی ڈاڑھی مبارک سے وضو کرنے کے سبب پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے، انھوں نے اپنے بائیں ہاتھ میں جوتے اٹھا رکھے تھے، اگلے دن بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا تو وہی شخص اسی کیفیت میں داخل ہوا، جس میں پہلے دن آیا تھا، تیسرے دن بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا کہ تم پر ابھی ایک جنتی شخص داخل ہوگا، تو وہی شخص اسی کیفیت میں داخل ہوا، جس میں پہلے دو دن آیا تھا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے، تو عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما شخصِ مذکور کے ساتھ ہو لیے اور کہا: میرا والد صاحب سے کچھ اختلاف ہوا اور میں نے قسم اٹھالی کہ تین دن ان کے پاس گھر میں نہیں جاؤں گا۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان ایام میں مجھے اپنے ساتھ ٹھہرا لیں، اس نے کہا: ٹھیک ہے۔

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے وہ تین راتیں اس کے پاس گزاریں، مگر میں نے اسے رات کو قیام کرتے نہیں دیکھا، ہاں جب رات کو بیدار ہوتا اور کروٹ بدلتا تو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا اور اللہ اکبر کہتا، یہاں تک کہ نمازِ فجر کے لیے اٹھ کھڑا ہوتا۔

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے اسے اچھی بات کرتے ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا ہے، جب تین راتیں گزر گئیں اور قریب تھا کہ میں اس کے عمل کو حقیر سمجھ لیتا، میں نے کہا: اللہ کے بندے! میرے اور میرے والد کے درمیان کوئی ناراضی نہیں ہوئی، لیکن میں نے رسول کریم ﷺ کو تین دن فرماتے سنا کہ ابھی تم پر ایک شخص داخل ہو رہا ہے، وہ جنتی ہے تو تینوں دن آپ ہی آئے، میں نے چاہا کہ میں آپ کے ساتھ رہ کر آپ کا عمل دیکھوں اور اس کی اقتدا کروں، تو میں نے آپ کو کوئی زیادہ عمل کرتے نہیں دیکھا، آخر وہ کون سا عمل ہے، جس نے آپ کو اس مقام پر فائز کیا، جو رسول کریم ﷺ نے فرمایا؟

انصاری صحابی نے فرمایا: میرا وہی عمل ہے جو آپ نے دیکھ لیا ہے، جب میں واپس آنے کے لیے مڑا تو اس نے مجھے بلا کر کہا، جو عمل ہے اس کا آپ نے مشاہدہ کر لیا ہے، مگر ایک عمل یہ ہے کہ میں کسی مسلمان کے لیے اپنے دل میں بغض نہیں رکھتا اور نہ اس کے پاس عطیہ خداوندی دیکھ کر اس سے حسد کرتا ہوں۔ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے کہا: ہاں یہی وہ عمل ہے، جس نے آپ کو اس مقام تک پہنچایا ہے، جب کہ ہم یہ عمل نہیں کر سکتے (یہ محض ان کی کسر نفسی ہے)۔[1]

[1] مسند أحمد [166/3]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

30- جناتِ نعیم کا وعدہ

مبرد نے ابوکامل سے اسحاق بن ابراہیم کے واسطے سے ذکر کیا کہ رجاء بن عمرو نخعی نے کہا کہ کوفے میں ایک حسین وجمیل اور عبادت گزار نوجوان تھا۔ ایک دن وہ نخع قوم کے قریب گیا تو اس کی نظر ایک حسین وجمیل لڑکی پہ پڑی، لڑکی کی محبت اس کے دل وعقل پر غالب آ گئی، لڑکی کی حالت بھی لڑکے سے کم نہ تھی، لڑکے نے اس کے والد کو منگنی کا پیغام بھیجا تو لڑکی کے والد نے بتایا کہ اس کی منگنی اس کے چچا زاد سے ہو چکی ہے۔

جب دونوں کی محبت انتہا کو چھونے لگی تو لڑکی نے پیغام بھیجا کہ اب آپ کے بغیر میرا زندگی گزارنا مشکل ہوتا جا رہا ہے اور آپ بھی مجھ سے شدید محبت کرتے ہیں، آپ پسند کریں تو میں آپ کے پاس آ جاتی ہوں، وگرنہ میں آپ کے لیے ملاقات کے اسباب مہیا کر دیتی ہوں، آپ تشریف لے آئیں، لڑکے نے قاصد کو کہا: یہ دونوں کام شریعت کے منافی ہیں، اس لیے دونوں میں سے کوئی بھی سرانجام دینا ممکن نہیں۔

﴿ قُلْ إِنِّیٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّی عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾

[الأنعام: 15، یونس: 15، الزمر: 13]

"کہہ دے اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو بے شک میں ایک بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔"

میں اس آگ سے ڈرتا ہوں جس کی تپش کم نہیں ہوگی اور اس کے شعلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بجھیں گے۔ جب قاصد نے لڑکی کو لڑکے کی بات سنائی تو اس نے کہا: اس عشق کے باوجود وہ رب کا خوف اپنے دل میں رکھتا ہے؟ اللہ کی قسم! میرے ساتھ شادی کے لیے اس سے بہتر کوئی نہیں۔

لڑکی نے بھی دنیا سے علاحدگی اختیار کر لی اور تمام دنیاوی تعلقات پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول ہوگئی، مگر اس تمام کے باوجود لڑکے کی محبت سے اپنے آپ کو کنارہ کش نہ کر سکی اور لڑکے کی محبت اس کے لیے روگ بن گئی۔ وہ دن رات اس کی محبت میں پگھلتی رہی، حتی کہ داعی اجل کو لبیک کہہ دیا۔

جب نوجوان کو پتا چلا تو وہ روزانہ اس کی قبر پر آ کر اس کی فریاد میں روتا رہتا اور دعائیں کرتا۔ ایک دن وہ قبر پر گیا تو روتے روتے اس پر نیند کا غلبہ ہو گیا اور آنکھ لگ گئی، خواب میں لڑکی کو انتہائی عیش و عشرت میں دیکھا۔ اس نے لڑکی سے پوچھا: سنایئے! اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا معاملہ کیا ہے؟

لڑکی نے جواب دیا:

نعم المحبة يا سئولي محبتكم
حب يقود إلى خير و إحسان

''اے سوال کرنے والے! بہترین محبت تمھاری محبت ہے، جس نے مجھے بھلائی اور احسان کا راستہ دکھایا۔''

لڑکے نے پوچھا: کب تک آپ کی عیش و عشرت جاری رہے گی؟

لڑکی نے جواب دیا:

إلى نعيم و عيش لا زوال له
في جنة الخلد ملك ليس بالفاني

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ان نعمتوں کو کوئی زوال نہیں اور اللہ نے مجھے ہمیشہ کے لیے جنت عطا کر دی جو کبھی فنا نہیں ہوگی۔''

لڑکے نے درخوست کی: ان نعمتوں میں مجھے یاد رکھنا، میں بھی آپ کو بھولا نہیں ہوں۔ لڑکی نے کہا: اللہ کی قسم میں نے بھی آپ کو نہیں بھلایا۔

میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی:

اے اللہ! ہمیں اکٹھا کر دے، اب تو زیادہ عبادت کے ذریعے میری مدد کر۔ نوجوان نے لڑکی سے کہا: آپ کی ملاقات (وصال) کب حاصل ہوگی؟ لڑکی نے کہا: عنقریب تو ہمارے پاس آئے گا، پھر ملاقات ہو جائے گی۔ نوجوان یہ خواب دیکھنے کے بعد صرف سات راتیں ہی زندہ رہ پایا تھا کہ فوت ہو گیا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

31- نفع بخش تجارت

صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے دینِ اسلام پر اپنی ہر چیز قربان کر ڈالی اور اسلام کے مددگار بن کر ابھرے۔ ایک عظیم مجاہد کی صورت میں سامنے آئے، انھوں نے حقیقتاً اسلام کو سمجھا، اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالا اور دلوں میں اس کو جگہ دی، اسلام کے لیے مخلص بن گئے اور اپنی ہر عمدہ ونفیس چیز کو اسلام پر فدا کر دیا۔ انھیں ہجرت کا کہا گیا تو فوراً مکہ کو چھوڑ دیا اور وہ پیغمبرِ اسلام کی بات پر لبیک کہتے ہوئے دلوں میں خوشی محسوس کر رہے تھے۔ جہاد کے لیے نکلنے کا حکم ملا تو اس شان سے گھوڑوں پر سوار ہوئے کہ ڈر بھی ان کی بے خوفی دیکھ کر ڈر گیا۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف ہجرت کی تو ایثار وقربانی کی ایسی مثالیں پیش کر دیں، جن کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔

ذیل میں ہجرت کا ایک ایسا ہی انوکھا واقعہ درج کیا جاتا ہے:

جب حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ نے مدینے کی طرف ہجرت کے لیے رختِ سفر باندھا تو بہت سے قریشی ہجرت میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے سامنے آئے۔ وہ کہنے لگے: صہیب! جب تو مکہ میں آیا تو تو فقیر تھا، یہاں رہ کر تو نے مال کمایا اور آج تیرے پاس اس قدر مال ہے، اب تو وہ مال لے کر یہاں سے جانا چاہتا ہے؟

سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ اپنی سواری سے اتر پڑے، اپنے ترکش سے تیر نکال لیے اور کہا: قریشیو! تمھیں معلوم ہے کہ میں تم سب سے ماہر تیر انداز ہوں، اللہ کی قسم!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب تک میرے ترکش میں ایک تیر بھی موجود ہے، تم مجھ تک رسائی حاصل نہیں کر سکتے، اگر تیر ختم ہو گئے تو میں اپنی تلوار لے کر تم پر ٹوٹ پڑوں گا اور جب تک تلوار کا ایک ذرہ بھی میرے ہاتھ میں رہا میں تم سے لڑتا رہوں گا، جب تلوار بھی بالکل ختم ہو جائے تو پھر تم مجھ تک پہنچ سکو گے، اس کے بعد جو تم نے کرنا ہو کر لینا۔

پھر سیدنا صہیب فرمانے لگے: اگر میں اپنا مال تمھارے حوالے کر دوں تو میرا راستہ چھوڑ دو گے؟ کہنے لگے: ہاں، چھوڑ دیں گے۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ اپنا تمام مال ان کے حوالے کر کے مدینے پہنچ آئے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صہیب کو دیکھ کر فرمایا: ابو یحییٰ بہت اچھا سودا کیا ہے، ابو یحییٰ نفع بخش تجارت کی ہے۔ سیدنا صہیب رضی اللہ عنہ کی شان میں اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت کریمہ نازل فرمائی:

﴿ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴾ [البقرة: 207]

''اور لوگوں میں سے بعض وہ ہے جو اللہ کی رضا مندی تلاش کرنے کے لیے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بے حد نرمی کرنے والا ہے۔''[1]

---

[1] مسند أحمد في فضائل الصحابة [828/2] مصنف عبد الرزاق [52/11] الإصابة [195/2] الحلية [150/1]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

32- صدقہ کرنے کی فضیلت

ایک دفعہ ایک آدمی صحرا میں چلتا جا رہا تھا کہ اس نے آسمان سے آواز سنی:
(اے بادل!) فلاں کے باغ کو پانی پلا، چنانچہ بادل نے الگ ہو کر سنگریزوں والی زمین پر پانی برسایا، تمام پانی ایک نالی میں جمع ہوا اور جاری ہو گیا، وہ آدمی پانی کے پیچھے چلا (پانی ایک باغ میں داخل ہوا) وہاں ایک آدمی پانی کو کدال سے (کیاریوں کی طرف) موڑ رہا تھا، اس نے پوچھا: اللہ کے بندے آپ کا نام کیا ہے؟

اس نے نام بتایا تو وہ وہی تھا جو اس آدمی نے بادل سے سنا تھا۔ باغ والے نے پوچھا: آپ مجھ سے نام کیوں پوچھ رہے ہیں؟

اس آدمی نے کہا: جس بادل کا یہ پانی ہے، میں نے اس میں سے آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلا اور تیرا نام لیا۔

تیرے باغ کا معاملہ کیا ہے؟ اس نے کہا: جب تو نے پوچھ ہی لیا ہے (تو میں بتا دیتا ہوں) میں باغ کی پیداوار کے تین حصے کرتا ہوں:

ایک حصہ صدقہ کر دیتا ہوں۔ ایک حصہ اپنے اور اہل عیال کے لیے رکھ چھوڑتا ہوں اور ایک حصہ اسی باغ پر صرف کرتا ہوں۔

ایک دوسری روایت میں ہے: ایک حصہ مساکین، مانگنے والوں اور مسافروں کو دے دیتا ہوں۔[1]

اے مسلمان! جو بخیلی کی عادت بد کو ترک کر دے، وہ بدلے میں خیر کثیر پاتا ہے۔

[1] صحیح مسلم، رقم الحدیث [2984]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

33- ایثار کا سبق

واقدی نے کہا: رمضان المبارک کا مہینا سر پہ تھا اور میری مالی حالت اتنی کمزور تھی کہ خرچ کے لیے کوئی چیز میرے پاس نہیں تھی۔ میں سوچ بچار کر رہا تھا کہ کیا کیا جائے۔ میں نے اپنے ایک علوی دوست کو لکھ بھیجا کہ مجھے ایک ہزار درہم بطور قرض بھیج دو، اس نے ہزار درہم ایک تھیلے میں سر بہ مہر کر کے بھیج دیے۔ میں نے وہ درہم اپنے پاس رکھ لیے، اسی شام مجھے ایک دوست نے خط لکھ بھیجا کہ مجھے ماہِ رمضان گزارنے کے لیے خرچے کی ضرورت ہے، میں نے اسی طرح وہ تمام درہم اپنے دوست کو بھیج دیے۔

اگلے روز میرا وہ دوست جس نے مجھ سے قرض لیا اور وہ علوی دوست جس سے میں نے قرض لیا، دونوں میرے پاس آ گئے۔ علوی نے کہا کہ آپ نے ان درہموں کا کیا کیا ہے، جو میں نے بھیجے تھے؟ میں نے کہا: میں نے وہ درہم ایک اہم کام میں خرچ کر دیے ہیں، اس نے وہی تھیلا نکالا جس میں ہزار درہم ڈال کر اوپر سے مہر لگا کر بند کر دیا تھا اور ہنس پڑا، کہنے لگا:

اللہ کی قسم! ماہ رمضان سر پہ ہے، مگر میرے پاس صرف یہی درہم تھے جب تو نے قرض مانگا تو میں نے سارے تجھے دے دیے، پھر میں نے اس دوست کو، جس نے تجھ سے قرض لیا ہے، خط لکھا کہ مجھے ہزار درہم قرض دے دو، تو اس نے وہ درہم جو تیرے پاس سے لے کر آیا تھا، اسی طرح مجھے دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیے، جب میں نے وہی تھیلا (بیگ) اسی طرح مہر لگا ہوا دیکھا، جیسے میں نے لگائی تھی تو میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟

اس نے سارا قصہ سنایا کہ میں نے یہ درہم فلاں دوست سے اسی حالت میں قرض لیے ہیں۔

اب ہم آپ کے پاس اس لیے آئیں ہیں کہ ہم تینوں چونکہ ضرورت مند ہیں، اس لیے ان درہموں کو آپس میں تقسیم کر کے گھر کا نظام چلا لیں۔

واقدی کہتے ہیں: میں نے انھیں کہا: مجھے نہیں پتا کہ ہم میں زیادہ معزز کون ہے؟ پھر ہم نے وہ درہم تقسیم کر لیے۔ جب رمضان شروع ہوا اور میں اکثر درہم خرچ کر چکا تھا، میرے حالات تنگ ہو گئے اور میں نے اپنے معاملے میں غور وفکر کرنا شروع کر دیا۔

لیل ونہار اسی فکر میں گزرتے جا رہے تھے کہ یحییٰ بن خالد برمکی نے قاصد بھیج کر اپنے پاس بلایا، میں اس کے پاس گیا، یحییٰ بن خالد نے کہا: واقدی! میں نے تجھے خواب میں دیکھا کہ تو انتہائی غمگین اور ناگفتہ بہ حالات سے دوچار ہے، مجھے بتا کیا معاملہ ہے؟

میں نے اسے ہزار درہم والی ساری بات بتا دی۔ یحییٰ بن خالد ہمارا ایثار سن کر کہنے لگا: میں نہیں جانتا کہ تم میں زیادہ معزز وتکریم والا کون ہے؟ پھر اس نے خادم کو حکم دیا کہ واقدی کو تیں ہزار درہم دے دے اور میرے ساتھیوں کو بیس ہزار درہم عنایت کیے اور ساتھ ہی مجھے قضا کے عہدے پر فائز کر دیا۔[1]

[1] الفرج بعد الشدة للقاضي التنوخي [332/2]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

34- ایک درہم کے عوض ایک لاکھ بیس ہزار درہم

فضیل بن عیاض کہتے ہیں: مجھے ایک شخص نے بات سنائی کہ ایک آدمی سوت لے کر بازار گیا، تاکہ اسے بیچ کر آٹا خرید لائے، اس نے سوت ایک درہم میں بیچا، وہ درہم لے کر آٹا خریدنے جا رہا تھا کہ راستے میں دو شخصوں کو باہم دست و گریبان دیکھا۔

اس نے پوچھا: کیوں جھگڑ رہے ہو؟

بتایا گیا کہ ایک درہم پر لڑ رہے ہیں، اس نے درہم نکال کر ان کو دے دیا۔ اب اس کے پاس کچھ بھی نہیں تھا، وہ گھر آیا اور بیوی کو واقعہ سنایا، بیوی نے گھر کی تمام اشیا جمع کیں، تاکہ وہ بیچ کر آٹا خرید لائے، لیکن بازار میں ان کا کوئی ریٹ نہ لگا، وہ واپس گھر آ رہا تھا تو ایک مچھلی فروش کو دیکھا، جس کے پاس صرف ایک ناکارہ مچھلی بچ گئی تھی۔

مچھلی فروش نے کہا:

بھائی جان! آپ کی اشیا ناکارہ ہونے کے سبب نہیں فروخت ہوئیں اور میرے پاس جو مچھلی ہے، یہ بھی ناکارہ ہونے کی وجہ سے نہیں بک سکی، چل تو اپنا سامان مجھے دے دے اور میری مچھلی گھر لے جا۔

آدمی سامان مچھلی فروش کو دے کر اس سے مچھلی لے کر گھر آیا اور بیوی سے بولا: مچھلی کو صاف کرو اور پکاؤ، میرا بھوک سے برا حال ہو رہا ہے۔ عورت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مچھلی کی صفائی کے لیے جب اس کا پیٹ چاک کیا تو اس کے پیٹ میں ایک موتی نکلا۔

عورت نے کہا: میرے سرتاج! مچھلی کے پیٹ سے مرغی کے انڈے سے چھوٹی اور کبوتر کے انڈے سے تھوڑی بڑی کوئی چیز نکلی ہے۔ خاوند کہنے لگا: مجھے دکھاؤ کیا ہے؟

جب خاوند نے دیکھا تو حیران رہ گیا، کہنے لگا: میرے خیال میں یہ ہیرا ہے۔ بیوی نے کہا: آپ ہیرے کی قدر کو جانتے ہیں؟ خاوند کہنے لگا: نہیں، لیکن مجھے ایک شخص کا پتا ہے، جو ہیروں کا علم رکھتا ہے، پھر وہ ہیرا لے کر اپنے جیولر دوست کے پاس پہنچ گیا، اس کو سلام کر کے ایک طرف بیٹھ کر باتیں کرنے لگا، باتوں باتوں میں اس نے وہ موتی نکال کر جیولر کے سامنے کیا اور کہا: اس کی قیمت کیا ہے؟ جیولر کافی دیر ہیرے کو دیکھتا رہا، پھر کہا: مجھ سے چالیس ہزار درہم لے لو، اگر زیادہ چاہتے ہو تو فلاں جوہری کے پاس جاؤ، وہ تم سے زیادہ قیمت میں خرید لے گا۔

وہ ہیرا لے کر دوسرے جوہری کے پاس چلا گیا، ہیرا جوہری کو بہت اچھا لگا، وہ کہنے لگا: مجھے 80 ہزار درہم میں بیچ دو، اگر اس سے زیادہ کا بیچنا چاہتے ہو تو فلاں جوہری کے پاس جاؤ، شاید وہ میری قیمت سے زیادہ میں خرید لے۔

یہ شخص ہیرا لے کر تیسرے جوہری کے پاس پہنچ گیا، اس نے اس کی قیمت ایک لاکھ 20 ہزار درہم لگائی اور کہنے لگا: میرے خیال کے مطابق مجھ سے زیادہ اس کی قیمت تمھیں کوئی نہیں دے گا۔

مذکورہ شخص نے ہیرا اس جوہری کو بیچ دیا اور بارہ تھیلیاں جن میں دس دس ہزار درہم تھے لے آیا۔ جب گھر پہنچا تو دیکھا ایک فقیر دروازے پہ سوالی بن کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کھڑا ہے۔ شیخ مذکور فقیر کو گھر لے گیا اور سارا واقعہ سنانے کے بعد کہا: یہ میرا مال ہے، اس میں سے نصف تو لے جا اور نصف میں رکھ لیتا ہوں۔

فقیر 60 ہزار درہم لے کر چلا گیا، پھر کچھ دیر کے بعد لوٹا اور کہنے لگا: میں کوئی مسکین یا فقیر نہیں ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کا فرشتہ ہوں، جو تیری آزمائش کے لیے آیا ہوں، تو آزمائش میں پورا اترا ہے، اپنا مال اپنے پاس رکھ اور جتنا مال اللہ نے تجھے ایک درہم کے بدلے دیا ہے، اس سے انیس گنا زیادہ قیامت کے دن تجھے دینے کے لیے اپنے پاس رکھ لیا ہے۔[1]

---

(1) الفرج بعد الشدة [238/3]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

35- اطاعت کا صلہ

حمید بن ہلال رحمہ اللہ ایک آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے مجھے ایک گھر دکھایا اور فرمایا: اس گھر میں ایک عورت رہتی تھی، وہ (جہاد کے لیے) مسلمانوں کے ایک لشکر کے ساتھ نکلی اور گھر میں بارہ بکریاں مع جن کے ساتھ وہ باندھی جاتی ہیں چھوڑ گئی (جب وہ گھر لوٹی تو) ایک بکری کھونٹے سمیت غائب تھی، اس نے (اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے) کہا: اے میرے اللہ! تو نے ضمانت دی ہے کہ جو تیرے راستے میں نکلے تو اس کے (اہل و عیال) کا محافظ ہوتا ہے اور میں (اس ضمانت کے باوجود) ایک بکری کھونٹے سمیت گم پا رہی ہوں، میں تجھے واسطہ دیتی ہوں اپنی بکری اور کھونٹے (کے لوٹانے کا)، اس شخص نے کہا: اللہ کے رسول ﷺ اس عورت کا اپنے رب سے شدید مطالبے کا ذکر کرنے لگے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

اس کی بکری اور اس جیسی اور بکری اور کھونٹا اور اس جیسا اور کھونٹا (اس کے سامنے موجود تھا)، (آپ ﷺ نے فرمایا) اس کے پاس جا کر پوچھ سکتے ہو، میں نے کہا: بلکہ میں آپ کی تصدیق کرتا ہوں (مجھے اس سے جا کر پوچھنے کی ضرورت نہیں)۔[1]

[1] مسند أحمد [67/5]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

36- صبر کا بدلہ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا جو ام سلیم رضی اللہ عنہا کے بطن سے تھا، فوت ہو گیا۔ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اہلِ خانہ سے گزارش کی کہ جب تک میں ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو بیٹے کے فوت ہونے کی (المناک) خبر نہ سناؤں۔تم نہ بتانا۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ (سفر سے) واپس آئے تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے رات کا کھانا پیش کیا، پھر ام سلیم رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے لیے زیب و زینت اختیار کی اور رات کو حقوقِ زوجیت بھی ادا کیے۔ جب ام سلیم رضی اللہ عنہا نے خیال کیا کہ ابوطلحہ ہر طرح سے سیر ہو چکے ہیں تو کہنے لگی: ابوطلحہ! اگر کوئی گھر والے کسی دوسرے گھر سے کوئی چیز عاریتاً لے لیں اور جب دینے والے واپسی کا مطالبہ کریں، تو وہ چیز روک لینا جائز ہے؟ ابوطلحہ نے کہا: نہیں، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے فرمایا: پھر بیٹے کی وفات پر صبر کر کے ثواب کی امید رکھ (یعنی ہمارا بیٹا بھی ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی عاریت تھا، اس نے واپس لے لیا، اس لیے غمگین ہونے کی ضرورت نہیں)

یہ سن کر وہ غصہ ہوئے اور فرمایا: (جب میں گھر آیا تو کچھ بتائے بغیر) تو نے مجھے یوں ہی چھوڑے رکھا، حتی کہ میں ہم بستری تک سے آلودہ ہو گیا اور اس کے بعد تو نے مجھے بیٹے کی وفات کی خبر سنائی۔ صبح کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ کہہ سنایا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں کے لیے تمھاری اس رات میں برکت فرمائے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ام سلیم رضی اللہ عنہا کو حمل قرار پایا اور (وقت مقرر کے بعد) بچہ پیدا ہوا۔ انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے ابوطلحہ (حضرت انس کے سوتیلے باپ) نے کہا کہ اس بچے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے جا اور کچھ کھجوریں بھی ساتھ دیں۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کچھ ساتھ لائے ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوریں لے کر منہ میں چبائیں، پھر بچے کے منہ میں ڈالنی شروع کیں، اس طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گھٹی دی اور ''عبداللہ'' نام رکھا۔[1]

بخاری کی روایت میں ہے کہ سفیان بن عیینہ کہتے ہیں، ایک انصاری آدمی نے کہا: یہ بچہ ''عبداللہ'' جو اس رات کی صحبت سے پیدا ہوا، میں نے اس کے نو بچے دیکھے، ان میں ایک وہ لڑکا ہے، جس سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دل لگی کرتے ہوئے فرماتے:

«يَا أَبَا عُمَيْرٍ! مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ»

ایک دوسری روایت میں ہے کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (اس رات کی صحبت سے) ام سلیم کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا، جس کا نام عبداللہ رکھا گیا، پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِيْ أُمَّتِيْ مِثْلَ ضَبَارَةِ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ»

''تمام تعریفات اللہ تعالیٰ کے لیے ہی خاص ہیں جس نے میری امت میں بنی اسرائیل کی ''ضبارہ'' نامی عورت جیسی عورت پیدا کر دی۔''

کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! ضبارہ کا کیا معاملہ ہے؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بنو اسرائیل میں ایک عورت تھی، جس کے دو بیٹے تھے، خاوند نے

---

[1] صحيح البخاري [587/9] صحيح مسلم، رقم الحديث [2144]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا: ضبارہ! لوگوں کی دعوت کرنی ہے، لہٰذا کھانا تیار کرو۔ ضبارہ نے کھانا تیار کیا اور لوگ حسب وعدہ ان کے گھر جمع ہو گئے۔ دریں اثنا دونوں بچے کھیلتے کھیلتے گھر کے کنویں میں گر کر مر گئے، عورت نے کمال صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے خاوند کو اطلاع نہیں کی کہ کہیں دعوت میں بدمزگی پیدا نہ ہو جائے، اس نے بچوں کو کپڑے سے ڈھانپ دیا۔ جب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر چلے گئے تو خاوند نے پوچھا: میرے بیٹے کہاں ہیں؟ بیوی نے جواب دیا: ادھر گھر میں ہی ہیں اور بتانے میں ٹال مٹول کرنے لگی، بیوی کی ٹال مٹول سے خاوند کو غصہ آ گیا، غصے میں کہنے لگا: بتاؤ میرے بیٹے کہاں ہیں؟ بیوی نے جواب دیا: گھر میں ہی ہیں، اس شخص نے بیٹوں کو بہ آواز بلند پکارا تو وہ دونوں دوڑتے ہوئے ابو کے پاس آ گئے، بیوی دیکھ کر حیرانی سے کہنے لگی: ''سبحان اللہ'' اللہ کی قسم! یہ دونوں فوت ہو چکے تھے، لیکن اللہ تعالیٰ نے میرے صبر کا بدلہ دیتے ہوئے انھیں دوبارہ زندہ کر دیا ہے۔''[1]

---

[1] بعد الأكبار [ص: 25]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

37- سخاوت

ایک قریشی کہتا ہے کہ قبیلہ بنی تیم بن مرہ کے ایک شخص ''محمد بن منکدر'' نے حج کیا۔ یہ بہت سخی آدمی تھا، سخاوت کرتا گیا، حتی کہ اس کے پاس صرف ایک ازار باقی بچ گیا۔ اس کے ہم سفر اور لوگ بھی تھے، جب روحا مقام پر پڑاؤ ڈالا تو اس کا وکیل آیا اور کہنے لگا: ہمارے پاس زادِ راہ ختم ہو چکا ہے، حتی کہ ایک درہم بھی باقی نہیں بچا۔ محمد بن منکدر نے بہ آواز بلند تلبیہ ''لبیك اللھم لبیك......'' کہنا شروع کر دیا، آپ کے ساتھی اور دوسرے لوگ بھی تلبیہ کہنے لگے۔

محمد بن ہشام پانی پر موجود تھے، اس نے کہا: اللہ کی قسم! میرا خیال ہے کہ محمد بن منکدر پانی پر پہنچ چکا ہے، (جاؤ) دیکھو! انھوں نے دیکھا اور محمد بن ہشام کے پاس واپس لوٹے اور کہا: وہ پانی پر موجود ہے۔ محمد بن ہشام نے کہا: میرا خیال ہے کہ اس کے پاس ایک درہم بھی نہیں ہوگا، اسے چار ہزار درہم دے آؤ۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

38- سچ کی بدولت ابتلا کے بجائے انعام

ابن شہاب سے روایت ہے، وہ عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کرتے ہیں کہ عبداللہ بن کعب بن مالک، جو اپنے باپ کعب رضی اللہ عنہ کے قائد تھے، جب کعب رضی اللہ عنہ کی بینائی جاتی رہی، کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو وہ واقعہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے، جب وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: جب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی غزوہ کیا میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے نہیں رہا، سوائے غزوہ تبوک کے۔

اس غزوہ میں میں آپ کے ساتھ نہیں گیا، البتہ غزوہ بدر میں بھی پیچھے رہ گیا تھا، لیکن غزوہ بدر میں پیچھے رہنے والوں پر ناراضی کا اظہار نہیں کیا گیا تھا، اس غزوے میں دراصل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان قافلہ قریش کے تعاقب میں نکلے تھے (یعنی جہاد کی نیت نہیں تھی) یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اور ان کے دشمنوں کو بغیر وعدے (بغیر ارادے و اعلانِ قتال) کے جمع کر دیا اور عقبہ کی رات (ہجرت سے پہلے) میں منیٰ میں حاضر تھا، جب ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر عہدِ وفا باندھا تھا۔ اگرچہ بدر کا چرچہ لوگوں میں عقبہ کی رات سے زیادہ ہے، لیکن مجھے بدر کی حاضری سے اس رات (عقبہ) کی حاضری زیادہ محبوب ہے۔

میرا غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پیچھے رہنے کا واقعہ کچھ اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ہے کہ میں اتنا زیادہ قوی اور خوشحال کبھی نہیں تھا، جتنا غزدہ تبوک کے اعلان کے وقت تھا، جب میں تبوک میں آپ ﷺ سے پیچھے رہا۔ اللہ کی قسم! میرے پاس کبھی دو سواریاں اکٹھی نہیں ہوئی تھیں، جب کہ اس موقع پر مجھے بیک وقت دو سواریاں میسر تھیں (یعنی اسباب کے لحاظ سے میرے پیچھے رہنے کا کوئی جواز نہیں تھا) رسول کریم ﷺ جب بھی کسی غزوے کا ارادہ فرماتے تو آپ اس جگہ کے علاوہ کسی اور طرف اشارہ فرماتے (تا کہ دشمن مطلع نہ ہو سکے) حتی کہ یہ غزوہ تبوک ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے جس وقت یہ غزوہ کیا، اس وقت موسم سخت گرمی کا، سفر دور کا اور بیابان جنگل کا تھا اور جس دشمن سے مقابلہ تھا وہ بڑی تعداد میں تھا، اس لیے آپ ﷺ نے توریہ کے بجائے اس محاذ جنگ کو مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان فرما دیا، تا کہ وہ اس کے مطابق بھرپور تیاری کر لیں۔ پس آپ ﷺ نے انھیں وہ سمت بھی بتا دی، جس کا آپ ارادہ فرما رہے تھے۔ مسلمانوں نے بڑی تعداد میں رسول کریم ﷺ کی معیت اختیار کی، یاد داشت کی کوئی کتاب ایسی نہیں تھی، جس میں ان کے نام درج ہوتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جنگ سے غیر حاضر رہتا تو وہ یہی گمان کرتا کہ وہ رسول کریم ﷺ سے مخفی ہے اور وحیِ الٰہی کے بغیر اس کی غیر حاضری آپ ﷺ کے علم میں نہیں آئے گی۔ یہ غزوہ بھی اس موسم میں ہوا تھا، جب پھل پک چکے تھے اور ان (کے درختوں) کا سایہ عمدہ اور خوش گوار تھا۔

رسول کریم ﷺ نے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں نے تیاری کی (میرا حال یہ تھا کہ) صبح کو آتا، تا کہ ان کے ساتھ تیاری کروں، لیکن کوئی کام کیے بغیر لوٹ جاتا اور اپنے دل میں کہتا کہ میں جب چاہوں گا، شریک جنگ ہو جاؤں گا، میں پوری طرح وسائل سے بہرہ ور ہوں۔ میری یہی حالت رہی اور لوگ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاد کی تیاری میں لگے رہے، پھر رسول کریم ﷺ اور مسلمان ایک صبح کو جہاد پر روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کر پایا۔ میں پھر صبح آیا اور لوٹ گیا اور کوئی فیصلہ نہیں کر سکا۔ میری کیفیت یہی رہی، حتی کہ مجاہدین تیزی سے آگے جا رہے تھے اور جہاد کا معاملہ بھی آگے بڑھ گیا، میں نے ارادہ کیا کہ سفر پر روانہ ہو جاؤں اور ان سے جا ملوں، اے کاش! میں ایسا کر لیتا، لیکن یہ میرے مقدر میں نہ ہوا۔ رسول کریم ﷺ کے چلے جانے کے بعد جب میں لوگوں میں نکلتا تو یہ بات میرے لیے حزن و ملال کا باعث بنی کہ میرے سامنے صرف وہ شخص تھا، جو نفاق سے مطعون ہے یا ایسے کمزور لوگ تھے، جنھیں اللہ نے معذور قرار دیا تھا۔ سارے راستے رسول کریم ﷺ کو میں یاد نہیں آیا، حتی کہ آپ ﷺ تبوک پہنچ گئے۔ تبوک میں جب آپ ﷺ لوگوں میں تشریف فرما تھے تو آپ ﷺ کو میرا خیال آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کعب بن مالک نے کیا کیا؟ بنو سلمہ کے ایک آدمی نے کہا: اس کو اس کی دو چادروں اور اپنے پہلو کو دیکھنے نے روک دیا ہے (یعنی دولت اور اس کے عجب و تکبر نے اسے نہیں آنے دیا) معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے اس کو کہا: تو نے صحیح نہیں کہا، اللہ کی قسم یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے اس (کعب) میں خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانا، رسول کریم ﷺ خاموش رہے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول کریم ﷺ نے تبوک سے واپسی کا سفر شروع فرما دیا ہے تو مجھ پر غم کی کیفیت چھا گئی اور جھوٹے بہانے گھڑنے کا سوچنے لگا۔ دل میں کہتا کہ کل جب آپ ﷺ واپس تشریف لائیں گے تو آپ ﷺ کی ناراضی سے میں کیسے بچوں گا؟

میں اس معاملے میں اپنے گھر کے ہر ذی عقل سے مدد طلب کرتا رہا۔

جب مجھے بتایا گیا کہ رسول کریم ﷺ آنے ہی والے ہیں، تو جھوٹے بہانے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑنے کا باطل خیال میرے دل سے دور ہو گیا اور میری سمجھ میں یہ بات آ گئی کہ میں جھوٹ سے کبھی بچاؤ حاصل نہیں کر سکتا، چنانچہ میں نے سچ بولنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ صبح کو رسول کریم ﷺ تشریف لے آئے، آپ ﷺ کا معمول تھا کہ جب آپ ﷺ سفر سے واپس آتے تو سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نفل ادا فرماتے، پھر لوگوں کے سامنے بیٹھ جاتے۔ اس سفر سے بھی واپسی پر جب آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا تو منافقین نے آ کر عذر پیش کرنے اور حلف اٹھانے شروع کر دیے اور یہ منافقین اسّی (80) سے زائد تھے۔ آپ ﷺ نے ان (منافقین) کے ظاہری عذر کو قبول فرما لیا، ان سے بیعت لی، ان کے لیے مغفرت کی دعا کی اور ان کی باطنی کیفیت کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا۔

میں بھی آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا، جب میں نے سلام کیا تو آپ ﷺ ایسے مسکرائے جس سے ناراضی کا اظہار ہوتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: آگے آ جاؤ؟ میں سامنے آ کر بیٹھ گیا، آپ ﷺ نے پوچھا: تمھیں کس چیز نے (جہاد سے) پیچھے رکھا؟ کیا تم نے اپنی سواری نہیں خریدی تھی؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم میں آپ کے علاوہ کسی اور کے پاس بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں کوئی عذر کر کے اس کی ناراضی سے بچ جاتا، مجھے بحث و تکرار کا بڑا ملکہ حاصل ہے، لیکن اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ اگر آج میں آپ کے سامنے جھوٹ بول کر سرخ رو ہو جاؤں اور آپ مجھ سے راضی ہو جائیں تو عنقریب اللہ تعالیٰ (بذریعہ وحی مطلع فرما کر) آپ ﷺ کو مجھ سے ناراض کر دے گا اور اگر میں سچی بات عرض کر دوں تو اس سے آپ ﷺ مجھ سے ناراض ہو جائیں گے، لیکن اس میں مجھے تعالیٰ سے اچھے انجام کی امید ہے (اس لیے سچ عرض کرتا ہوں کہ) اللہ کی قسم! (جہاد میں آپ کے ساتھ جانے میں) مجھے کوئی عذر نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا، اللہ کی قسم! میں اتنا طاقت ور اور خوشحال کبھی نہیں رہا، جتنا میں اس وقت تھا جب آپ سے پیچھے رہا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یقیناً اس شخص نے سچ کہا ہے، تم یہاں سے چلے جاؤ، یہاں تک کہ تمھارے بارے اللہ تعالیٰ کوئی فیصلہ نازل فرما دے۔ میرے پیچھے بنوسلمہ کے کچھ لوگ آئے اور کہا: اللہ کی قسم ہمیں نہیں معلوم کہ اس سے پہلے آپ نے کوئی گناہ کیا ہو، تم رسول کریم ﷺ کے سامنے ایسا کوئی عذر پیش کرنے سے قاصر کیوں رہے، جیسا دوسرے پیچھے رہنے والوں نے پیش کیا۔

تمھاری (معافی) کے لیے یہی کافی تھا کہ رسول کریم ﷺ تمھارے لیے معافی کی دعا فرماتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: وہ مجھے ملامت کرتے رہے، حتی کہ میرے جی میں آیا کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوکر اپنی پہلی بات کی تکذیب کر دوں (یعنی اب کوئی عذر پیش کر دوں اور کہوں میری پہلی بات غلط تھی، حقیقت یہ ہے) لیکن پھر میں نے ان سے پوچھا کہ میرے ساتھ والا معاملہ کسی اور کو بھی پیش آیا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں، تمھارے جیسا معاملہ دو اور آدمیوں کو بھی پیش آیا ہے اور انھوں نے بھی وہی بات کہی جو تم نے کہی ہے اور انھیں بھی بارگاہِ رسالت سے وہی کچھ کہا گیا جو تمھیں کہا گیا ہے۔

میں نے پوچھا: وہ دونوں کون ہیں؟ انھوں نے کہا: ایک مرارہ بن ربیع العمری اور دوسرا ہلال بن امیہ الواقفی ہیں۔ یہ دونوں آدمی، جن کا انھوں نے میرے سامنے ذکر کیا، نیک تھے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے اور ان میں میرے لیے نمونہ تھا۔ جس وقت انھوں نے اس دونوں آدمیوں کا میرے سامنے ذکر کیا تو میں اپنے سابقہ موقف پر جم گیا اور میرا وہ تذبذب دور ہو گیا جس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مَیں ان کی زجر و توبیخ سے مبتلا ہو گیا تھا۔ رسول کریم ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہم تینوں سے لوگوں کو گفتگو کرنے سے روک دیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا: لوگ ہم سے کنارہ کش ہو گئے۔ یا یہ کہا کہ لوگ ہمارے لیے بدل گئے، حتی کہ زمین بھی میرے لیے میرے جی میں اجیرن بن گئی، یہ زمین میرے لیے وہ نہ رہی جو میری جانی پہچانی تھی، اس طرح پچاس راتیں ہم نے گزاریں۔ میرے دوسرے اور ساتھی عاجز ہو گئے اور گھروں میں بیٹھے روتے رہے، لیکن میں جوان اور توانا تھا، میں گھر سے باہر نکلتا، مسلمانوں کے ساتھ حاضر ہوتا اور بازاروں میں گھومتا پھرتا، مگر مجھ سے کوئی بھی کلام نہ کرتا تھا۔ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بھی حاضر ہوتا اور آپ ﷺ جب نماز کے بعد تشریف فرما ہوتے تو آپ کو سلام بھی عرض کرتا اور اپنے دل میں کہتا کہ سلام کے جواب میں آپ اپنے مبارک لبوں کو جنبش دیتے ہیں کہ نہیں؟ پھر آپ ﷺ کے قریب ہی نماز پڑھتا اور دزدیدہ نظروں سے آپ کو دیکھتا (تو میں نے دیکھا کہ) جب میں نماز پر متوجہ ہوتا تو آپ ﷺ میری طرف نظر فرماتے، لیکن جب میں آپ کی طرف رخ کرتا تو آپ مجھ سے اعراض فرما لیتے، حتی کہ جب مسلمانوں کی میرے ساتھ سختی اور بے رخی زیادہ طویل ہو گئی تو ایک روز میں ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر چلا گیا، وہ میرا چچا زاد بھائی اور لوگوں میں مجھے محبوب ترین تھا۔ میں نے اسے سلام کیا، لیکن اللہ کی قسم! اس نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا۔ میں نے اس سے کہا: ابو قتادہ! میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تو میری بابت جانتا ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں؟ وہ خاموش رہا، میں نے دوبارہ قسم دے کر پوچھا، وہ خاموش رہا حتی کہ تیسری مرتبہ بھی قسم دے کر سوال دہرایا تو اس نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر جانتا ہے، جس پر میری آنکھوں سے بے اختیار آنسو جاری ہو گئے اور میں جیسے گیا تھا، ویسے ہی دیوار پھاند کر واپس آ گیا۔ اسی اثنا میں ایک روز مَیں مدینے کے بازار میں جا رہا تھا کہ اچانک اہلِ شام کے نبطیوں میں سے ایک نبطی کو میں نے یہ کہتے سنا کہ کون ہے جو کعب بن مالک تک میری راہنمائی کرے؟ لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے، یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ گیا، اس نے مجھے شاہِ غسان کا ایک خط دیا، میں پڑھا لکھا تو تھا ہی، میں نے اسے پڑھا اس میں لکھا تھا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ تمھارے ساتھی نے تم پر ظلم کیا ہے، اللہ تعالیٰ نے تمھیں ذلت کے گھر میں رہنے یا ضائع کرنے کے لیے نہیں بنایا، ہم تمھیں دعوت دیتے ہیں کہ ہمارے پاس آ جاؤ، ہم تم سے پوری ہمدردی کریں گے۔ میں نے جس وقت یہ خط پڑھا تو کہا: یہ بھی ایک آزمائش ہے، پھر میں نے اسے تندور میں ڈال کر جلا ڈالا۔

اسی طرح جب چالیس دن گزر گئے اور میرے بارے میں وحی کا سلسلہ بھی ابھی تک موقوف ہی تھا کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ایک قاصد کو اپنی طرف آتے دیکھا، اس نے آ کر کہا کہ رسول کریم ﷺ حکم دے رہے ہیں کہ اپنی بیوی سے بھی علاحدگی اختیار کر لو، میں نے پوچھا: کیا اس کو طلاق دے دوں؟ اس نے کہا: طلاق نہیں، اس سے علاحدگی اختیار کر لو، اس کے قریب مت جاؤ۔ میرے دوسرے دو ساتھیوں کو بھی آپ ﷺ نے یہی پیغام دیا۔ میں نے اپنی بیوی سے کہا: اپنے میکے چلی جاؤ اور اس معاملے کا فیصلہ ہونے تک وہیں رہو۔ میرے دو ساتھیوں میں سے ایک ساتھی ہلال بن امیہ کی بیوی رسول کریم ﷺ کے پاس آئی اور کہا کہ ہلال بہت بوڑھے ہیں اور ان کا کوئی خادم بھی نہیں۔ کیا میں ان کی خدمت کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کر لو، لیکن وہ تم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صحبت نہ کرے، بیوی نے کہا: اللہ کی قسم! اب ان میں کسی چیز کی طرف حرکت کی طاقت ہی نہیں ہے، علاوہ ازیں اللہ کی قسم! جب سے یہ معاملہ ہوا ہے، اس وقت سے اب تک ان کا سارا وقت روتے ہی گزرتا ہے۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بھی میرے بعض گھر والوں نے کہا کہ تم بھی اپنی بیوی کے لیے اجازت طلب کر لو تو اچھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہلال بن امیہ کی بیوی کو بھی اجازت مانگنے پر اجازت دے دی ہے، میں نے کہا: میں اس کی بابت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں مانگوں گا، مجھے معلوم نہیں کہ جب میں آپ سے اجازت مانگوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جواب دیں؟ کیونکہ میں نوجوان ہوں، جب کہ ہلال بالکل بوڑھے ہیں، اس طرح دس راتیں مزید گزر گئیں۔ جب سے لوگوں کو ہم سے گفتگو کرنے سے روکا گیا تھا اب تک ہماری پچاس راتیں مکمل ہوگئیں۔ میں نے پچاسویں رات کی صبح کو اپنے گھروں میں سے ایک گھر کی چھت پر فجر کی نماز پڑھی، میں نماز پڑھ کر ابھی اسی افسردگی کی حالت میں بیٹھا تھا، جس کا ذکر اللہ نے ہماری بابت فرمایا، میرا دل مجھ پر تنگ ہو گیا اور زمین باوجود فراخی کے تنگ ہوگئی، میں نے ایک پکارنے والے کی آواز سنی، جو سلع پہاڑی پر چڑھا ہوا تھا، وہ بہ آواز بلند کہہ رہا تھا: اے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ! خوش ہو جاؤ، میں اسی وقت (خوشی سے) سجدے میں گر گیا اور مجھے اندازہ ہوگیا کہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) کشادگی (معافی) آ گئی ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت فجر کی نماز پڑھ لی تو لوگوں کو بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری (تینوں) کی توبہ قبول کر لی ہے، تو لوگ ہمیں خوشخبری دینے کے لیے آنے شروع ہو گئے، میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بھی خوش خبری دینے والے گئے، ایک شخص نے نہایت تیزی سے میری طرف گھوڑا دوڑایا اور اسلم قبیلے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک آدمی پیدل ہی دوڑ آیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیز رفتار تھی۔ جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی خوش خبری کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اس کی خوش خبری کے بدلے اپنے جسم کے دونوں کپڑے اتار کر اسے پہنا دیے، اللہ کی قسم! اس روز ان کے علاوہ میں کسی اور چیز کا مالک بھی نہیں تھا اور میں نے خود دو کپڑے عاریتاً لے کر پہنے (پھر) رسول کریم ﷺ سے ملاقات کا قصد لے کر چل پڑا (راستے میں) لوگ مجھے گروہ درگروہ ملتے اور قبولیتِ توبہ کی مبارک باد دیتے اور کہتے: مبارک ہو کہ اللہ نے تمھاری توبہ قبول کر لی ہے، حتی کہ میں مسجد نبوی میں داخل ہو گیا، دیکھا کہ رسولِ کریم ﷺ تشریف فرما ہیں اور آپ ﷺ کے گرداگرد لوگ جمع ہیں۔ طلحہ بن عبیداللہ لپکتے ہوئے کھڑے ہوئے، مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارک باد پیش کی، اللہ کی قسم! مہاجرین میں سے ان کے علاوہ اور کوئی کھڑا نہیں ہوا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ، طلحہ رضی اللہ عنہ کی اس بات کو کبھی فراموش نہ کرتے۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جب میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں سلام پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا، جب کہ اس وقت آپ ﷺ کا چہرہ خوشی سے تمتما رہا تھا: تمھیں یہ دن مبارک ہو، جو تمھاری زندگی کا، جب سے تمھیں ماں نے جنم دیا ہے، سب سے بہترین دن ہے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ خوش خبری آپ کی طرف سے ہے یا اللہ کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ رسول کریم ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ اس طرح گلنار ہوتا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے اور اس سے ہم آپ کی (خوشی کو) پہچان لیتے۔ جب میں آپ ﷺ کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میری توبہ کا یہ حصہ ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کی طرف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقہ کرتا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: اپنا کچھ مال اپنے لیے رکھ لو، یہ تمھارے لیے بہتر ہے۔ میں نے کہا: اچھا میں اپنا وہ حصہ رکھ لیتا ہوں، جو خیبر میں ہے۔ میں نے مزید کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ تعالیٰ نے سچائی کی بدولت مجھے یہ نجات عطا فرمائی ہے، اس لیے یہ بھی میری توبہ کا ایک حصہ ہے کہ میں (عہد کرتا ہوں کہ) جب تک زندگی ہے ہمیشہ سچ ہی بولوں گا۔

اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول کریم ﷺ سے (اس عہد کا) ذکر کیا، میں نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں سے کسی پر اللہ تعالیٰ نے سچ بولنے کے صلے میں وہ بہتر انعام فرمایا ہو، جس سے اللہ تعالیٰ نے مجھے بہرہ ور فرمایا ہے۔ اللہ کی قسم! جب سے میں نے رسول کریم ﷺ سے سچ بولنے کا عہد کیا، میں نے اس وقت سے آج تک جھوٹ نہیں بولا اور مجھے امید ہے کہ بقیہ زندگی بھی اللہ تعالیٰ مجھے اس سے محفوظ ہی رکھے گا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہمارے بارے میں درج ذیل آیات نازل ہوئیں:

﴿ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾

[التوبة: 117-119]

”بلاشبہ یقیناً اللہ نے نبی پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی اور مہاجرین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انصار پر بھی، جو تنگ دستی کی گھڑی میں اس کے ساتھ رہے، اس کے بعد کہ قریب تھا کہ ان میں سے ایک گروہ کے دل ٹیڑھے ہو جائیں، پھر وہ ان پر دوبارہ مہربان ہوگیا۔ یقیناً وہ ان پر بہت شفقت کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اور ان تینوں پر بھی جو موتوف رکھے گئے، یہاں تک کہ جب زمین ان پر تنگ ہوگئی، باوجود اس کے کہ فراخ تھی اور ان پر ان کی جانیں تنگ ہوگئیں اور انھوں نے یقین کر لیا کہ بے شک اللہ سے پناہ کی کوئی جگہ اس کی جناب کے سوا نہیں، پھر اس نے ان پر مہربانی کے ساتھ توجہ فرمائی، تا کہ وہ توبہ کریں۔ یقیناً اللہ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا، نہایت رحم والا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔‘‘

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! جب سے مجھے اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ہدایت سے نوازا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جو انعامات مجھ پر فرمائے، ان میں سب سے بڑا انعام میرے نزدیک یہ ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سچ بولا اور جھوٹ بولنے سے گریز کیا۔ اگر میں بھی جھوٹ بول دیتا تو ایسے ہی ہلاک ہوتا، جیسے دوسرے جھوٹ بولنے والے ہلاک ہوئے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے جب وحی نازل فرمائی تو جھوٹ بولنے والوں کو جس طرح برا بھلا کہا، اس طرح کسی کو بھی نہیں کہا، چنانچہ ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝ يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تَرۡضَوۡا عَنۡهُمۡ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرۡضٰى عَنِ الۡقَوۡمِ الۡفٰسِقِيۡنَ﴾
[التوبة: 96,95]

''عنقریب وہ تمھارے لیے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف واپس آ ؤ گے، تاکہ تم ان سے توجہ ہٹا لو۔ سو ان سے بے توجہی کرو، بے شک وہ گندے ہیں اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے، اس کے بدلے جو وہ کماتے رہے ہیں۔ تمھارے لیے قسمیں کھائیں گے، تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ، پس اگر تم ان سے راضی ہو جاؤ تو بے شک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔''

حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم تینوں ان لوگوں کے معاملے سے پیچھے رکھے گئے جن کی (جھوٹی) قسموں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (لاعلمی کی وجہ سے) قبول فرما لیا تھا اور ان سے بیعت لی اور دعاے مغفرت کی تھی اور ہمارے معاملے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے موخر فرما دیا، حتی کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اس کا فیصلہ فرما دیا:

﴿وَ عَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيۡنَ خُلِّفُوۡا ... الخ﴾ [التوبة: 118]

یہ جو پیچھے رکھے جانے کا ذکر ہے تو اس سے مراد ہمارا غزوے میں پیچھے رہنا نہیں، بلکہ اس کا مطلب ہمیں پیچھے چھوڑ دینا اور ہمارے معاملے کو ان لوگوں کے معاملے سے موخر کر دینا ہے، جنھوں نے آپ کے سامنے حلف اٹھایا اور عذر پیش کیا، جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف سے قبول فرما لیا۔[1]

[1] صحيح البخاري، رقم الحديث [4156] صحيح مسلم، رقم الحديث [2769]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

39- حرام کو چھوڑا تو جسم سے خوشبوئیں پھوٹنے لگیں

ایک کپڑا فروش نوجوان تھا، جو گلیوں اور محلوں میں جا کر کپڑا فروخت کرتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بے مثال حسن و جمال سے نوازا تھا، اس لیے وہ تمام لوگوں کا منظورِ نظر تھا اور لوگ اس سے محبت کرتے تھے۔ ایک دن وہ کپڑا اٹھائے ایک گلی میں آواز لگا رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کی نظر اس پر پڑ گئی، عورت اس کے حسن و جمال کو دیکھ اس پر فریفتہ ہوگئی اور اسے بلا لیا، جب یہ نوجوان عورت کے پاس گیا تو عورت نے گھر آنے کا کہا، جب نوجوان گھر میں داخل ہو گیا تو چونکہ عورت پہلے ہی اس پر انتہائی فریفتہ ہو چکی تھی، کہنے لگی: میں نے کپڑا خریدنے کے لیے تجھے گھر نہیں بلایا، بلکہ محبت اور چاہت کی وجہ سے بلایا ہے، اب جب کہ گھر میں کوئی فرد و بشر موجود نہیں، لہٰذا میں اپنے آپ کو تجھ پہ پیش کرتی ہوں (میرے ساتھ بدکاری کرو اور میری حرص کو پوری کردے)۔ نوجوان نے عورت کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا اور عذاب الیم کا ذکر کیا، لیکن بے سود! جوں جوں یہ نصیحت کرتا اور اللہ تعالیٰ کے عذاب اور پیشی کا ذکر کرتا توں توں عورت کا اصرار بڑھتا جاتا۔

انسانی فطرت ہے کہ جس چیز سے روکا جائے اس کی طرف میلان بڑھتا چلا جاتا ہے۔ جب عورت نے دیکھا کہ نوجوان میری دعوت کو ٹھکرا رہا ہے تو وہ کہنے لگی: اگر تو میری بات نہیں مانے گا تو میں ابھی چلانا شروع کرتی ہوں کہ یہ نوجوان میرے گھر میں داخل ہو کر میری عزت لوٹنا چاہتا ہے، جب میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آواز لگا دی تو لوگ جمع ہو جائیں گے اور میری بات کی تصدیق کر لیں گے، کیونکہ تو میرے گھر میں ہے۔ نوجوان مجبور تھا اور وہ سوچنے لگا کہ اب کیا کیا جائے؟ عورت گناہ کروانے پر مصر ہے اور نوجوان اسے اللہ تعالیٰ کا خوف دلا رہا ہے، مگر عورت کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھایا ہوا ہے، اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات ہے کہ کسی طرح نوجوان سے اپنی حرص پوری کر لوں۔ آخر کار نوجوان کہنے لگا: اگر تم گناہ کروانے پر اصرار کر رہی ہے تو پھر پہلے مجھے غسل کر لینے دے تا کہ اچھی طرح صفائی کر لوں۔

عورت نے سمجھا شاید نوجوان میری حاجت برآری کے لیے آمادہ ہو گیا ہے، اس لیے وہ بہت خوش ہوئی اور کہنے لگی: کیوں نہیں؟ میری آنکھوں کی ٹھنڈک، میرے محبوب، یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

نوجوان حمام میں داخل ہو گیا، لیکن اللہ کے خوف و ڈر کی وجہ سے اس کا جسم کانپ رہا تھا، سچ فرمایا پیغمبر اسلام ﷺ نے کہ عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ اسی طرح فرمایا: جب کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار کرے تو تیسرا وہاں شیطان ہوتا ہے۔ (جو انھیں برائی کے لیے آمادہ کرتا ہے)۔

دل ہی دِل میں سوچ رہا ہے کہ اے اللہ! میں کیا کروں؟ اے اللہ! کوئی سبیل پیدا فرما دے۔ اچانک اس کے ذہن میں ایک سوچ پیدا ہوئی اور ایک حدیثِ رسول اس کے ذہن کو جلا بخش گئی اور وہ یہ ہے کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا، ان میں ایک وہ آدمی ہے جس کو منصب و جمال والی عورت برائی کی دعوت دے مگر وہ کہہ دے کہ میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں (برائی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا خوف آڑے آتا ہے)

کہنے لگا میں (یہ بھی) جانتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ایک چیز کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ترک کر دیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے بہتر عطا فرما دیتے ہیں۔ اگر میں آج برائی کر بھی لوں تو یہ میرے لیے تاحیات ندامت و شرمندگی کا باعث بنی رہے گی۔ اگر میں یہ حرام کام کرلوں تو اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ میرے دل سے نورِ ایمان سلب کر لے گا اور میں ایمان کی لذت و مٹھاس سے محروم ہو جاؤں گا۔

نہیں، میں ہرگز حرام کا ارتکاب نہیں کروں گا، لیکن اب بچاؤ کیسے ممکن ہے؟ حرام سے بچنے کے لیے میں کھڑکی سے چھلانگ لگا دوں، لیکن یہ ناممکن ہے، کیونکہ کھڑکی کو اکھاڑنا بہت مشکل ہے اور توڑنا ممکن نہیں۔ آخر سوچ وفکر میں اس نتیجے پر پہنچا کہ گندگی اور میل کچیل سے اپنے جسم کو آلودہ کرلوں تو شاید اس حالت میں دیکھ کر وہ مجھے چھوڑ دے اور میں برائی سے بچ جاؤں، چنانچہ جسم پر آلودگی ملنے کا اس نے مصمم ارادہ کر لیا اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرتے ہوئے رونے لگا:

اے میرے مالک! تیرے خوف نے مجھے اپنے جسم پر گندگی لیپنے پر مجبور کیا ہے، اے اللہ! مجھے اس سے اس کے بدلے بھلائی سے نواز دے۔

چنانچہ جسم پر میل کچیل ملنے کے بعد وہ حمام سے نکل آیا، عورت جو اس انتظار میں تھی کہ ابھی وہ نظافت اختیار کیے ہوئے باہر نکلے گا اور میری ہوس پوری کرے گا، جب اس کو گندگی میں لت پت دیکھا تو نفرت بھرے لہجے میں کہنے لگی: اے پاگل! یہاں سے نکل جا۔ چنانچہ وہ لوگوں کی باتوں کا خطرہ بھانپتے ہوئے کہ وہ کیا کہیں گے، وہاں سے نکل کھڑا ہوا۔

اس نے سامان اٹھایا اور ڈرتے ڈرتے اس عورت کے گھر سے نکلا اور لوگ اسے گندگی میں لت پت دیکھ کر اس پر ہنس رہے تھے، حتی کہ وہ گھر پہنچ گیا اور لوگوں کے طعنوں اور مذاق سے چھٹکارا پایا۔ اب گھر پہنچ کر اس نے کپڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلے اور بہترین غسل کیا۔

اب کیا ہوا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو تنہا چھوڑ دیا؟ نہیں اے مسلم! اللہ تعالیٰ اپنے ایسے اولیا کو ضائع نہیں کرتا۔

جب یہ غسل کر کے باہر نکلا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے جسم میں ایسی خوشبو پیدا فرما دی، جو تاحیات بلکہ مرنے کے بعد بھی اس سے الگ نہ ہو سکی، اس کے جسم سے ایسی پیاری، میٹھی اور پاک باز خوشبو بکھرنے لگی کہ لوگ کئی میٹر تک اس کو سونگ سکتے تھے اور اس کا لقب ہی (مسکی) خوشبودار رکھ دیا گیا، یہ اس گندگی کے عوض اللہ تعالیٰ نے عطا کی، جس سے اس نے اپنے وجود کو چند لمحوں کے لیے آلودہ کیا تھا۔

جب یہ نوجوان فوت ہو گیا تو اس کی قبر پر لکھا گیا یہ مسکی (جس کے بدن سے خوشبوئیں پھوٹتی ہیں) کی قبر ہے۔

اے مسلم! اللہ تعالیٰ اپنے صالح بندوں کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا، بلکہ ان کا مکمل دفاع اور حفاظت فرماتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا مکمل دفاع کرتا ہے۔

حدیث قدسی میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر میرا بندہ مجھ سے سوال کرے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں''، تو سوال کرنے والے (مانگنے والے) کہاں ہیں؟ اے مسلم!

من كل شيئ إذا ضيعته عوض
وما من الله إن ضيعته عوض

''ہر چیز جس کو تو گم کر بیٹھے، اس کا بدل ہے، لیکن اگر اللہ کو گم کر دیا تو اس کا کوئی بدل نہیں۔''

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ تھوڑے عمل پر اجر کثیر عطا فرماتا ہے۔

کہاں ہیں وہ لوگ جو معاصی کو ترک کریں اور اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ ہو جائیں، تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں بہتر جزا عطا فرمائے۔

کیا وہ اللہ اور اس کے رسول کی پکار پر لبیک نہیں کہیں گے؟

کاش! مسلم تو سمجھ جائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

40- اسے دو مرتبہ قلعے سے گرایا گیا، مگر وہ صحیح سلامت رہا

شریف ابوالحسن محمد بن عمر العلوی کہتے ہیں کہ جب مجھے عضد الدولہ نے ایران کے شہر نیشاپور کے مضافات میں ''خست نامی'' قلعہ میں قید کر دیا تو قلعے کا وہ انچارج، جس کے میں سپرد تھا، وہ میرے ساتھ بات چیت کر کے تسلی کا سامان مہیا کرتا رہتا۔ ایک دن اس نے مجھے بتایا کہ یہ قلعہ، جس میں آپ محبوس ہیں، ایک ایسے آدمی کی ملکیت تھا، جو گردونواح کے تمام شہروں کا نگران تھا، پھر وہ گورنر بن گیا اور قلعے کو اپنے قبضہ میں کر لیا اور یہی اس کی پناہ گاہ ٹھہرا، اب چوروں اور ڈاکوؤں نے اس کے ساتھ روابط بڑھانے شروع کر دیے اور یہ چوروں کے ساتھ مل کر گردونواح میں ڈاکا زنی کرتا اور وہ سب مل کر لوگوں کے مال وغیرہ لوٹ کر دوبارہ قلعے میں پہنچ جاتے۔ تمام لوگ ان کی وجہ سے پریشان تھے، لیکن ان سے چھٹکارا پانے کے لیے کوئی تجویز ممکن نہیں تھی۔ آخر کار ابوفضل ابن عمید نے ان کی خبر لی اور ایک لمبی مدت تک قلعے کا محاصرہ کیے رکھا اور ان کو قلعے سے گرفتار کر کے عضد الدولہ کے سپرد کر دیا۔

محاصرے کے دوران میں کبھی کبھار وہ قلعے سے اترتے اور مقابلہ کرتے۔ ایک مقابلے میں ابوالفضل ابن عمید نے ان کے پچاس آدمی گرفتار کر لیے اور انھیں ایسی موت مارنے کا ارادہ کیا، جس سے قلعہ میں باقی ماندہ لوگ بھی ڈر جائیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعہ چونکہ ایک پہاڑ پر تھا، اس لیے اس کے قریب والے پہاڑ پر ابوالفضل اتر پڑا، اس نے قیدیوں کے بارے میں حکم دیا کہ جس پہاڑ پر قلعہ ہے، انھیں اس پہاڑ سے ایک ایک کر کے پیچھے پھینک دیا جائے، جب بھی کسی کو پھینکا جاتا تو اس کا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا، کیونکہ پہاڑ کے پتھر نوکیلے تھے، جو اس کے بدن کو کاٹ کر رکھ دیتے۔ اس نے تمام قیدیوں (چوروں) کو یہی سزا دی، یہاں تک کہ ایک نوخیز لڑکے کی باری آ گئی، جس کی ڈاڑھی ابھی پھوٹ رہی تھی، جب اس کو پہاڑ سے نیچے پھینکا گیا تو وہ صحیح سالم زمین تک پہنچ گیا اور پہاڑ کے نوکیلے پتھروں نے اس کے بدن کو زخمی نہ کیا۔ زمین پر پہنچ کر وہ خلاصی پانے کے لیے چلنے لگا۔ ابو الفضل کے لشکر والوں اور اہل قلعہ نے اس کے بچ جانے پر تعجب سے نعرہ تکبیر بلند کیا۔

ابو الفضل بڑا حیران ہوا کہ یہ صحیح سالم زمین پر کیسے پہنچ گیا۔ ابو الفضل نے حکم دیا کہ اسے دوبارہ پہاڑ پر لا کر گرایا جائے۔ حاضرین نے اس نوجوان کو معاف کر دینے کا مطالبہ کیا، لیکن ابو الفضل اپنے فیصلے کو بدلنے کے لیے رضا مند نہ ہوا۔ ہر چند حاضرین نے اصرار کیا کہ معاف کر دیا جائے، مگر ابو الفضل نے قسم اٹھالی کہ وہ اس نوجوان کو ضرور دوبارہ پہاڑ سے پھینک دے گا۔ حاضرین اس کے فیصلے کے سامنے خاموش ہو گئے۔

نوجوان کو دوبارہ پہاڑ سے پھینکا گیا، مگر اب کی بار بھی وہ صحیح سالم زمین پر پہنچ گیا اور سنگریزوں وغیرہ نے اسے کوئی نقصان نہ پہنچایا۔

اب کی بار پہلے سے بھی بلند آواز میں نعرہ تکبیر بلند ہوا، حاضرین کہنے لگے: اب بھی کوئی حربہ باقی بچا ہے؟ انھوں نے نوجوان کو معاف کر دینے کی گزارش کی اور بعض لوگ رونے لگے (کہ اب اس کو دوبارہ نہ پھینکا جائے)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالفضل کو حیا آ گیا اور ساتھ تعجب بھی ہوا کہ یہ کیسے بچ گیا!

اس نے حکم دیا کہ اسے میرے پاس حاضر کیا جائے، چنانچہ وہ پیش کیا گیا۔ اس نے بیڑیاں کھول دینے کا حکم دیا، وہ کھول دی گئیں اور کپڑے پہنانے کا حکم دیا، وہ پہنائے گئے۔ ابوالفضل نے لڑکے سے کہا: اللہ تعالیٰ کے ساتھ تیرا تعلق کیسا ہے، جس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے دونوں مرتبہ بچالیا؟ صحیح بتاؤ۔

اس لڑکے نے کہا: اس نجات کا موجب مجھے کوئی امر معلوم نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ میں اپنے استاذ کے ساتھ جس کو ابھی قتل کیا گیا ہے، بچپن سے رہا۔ وہ مجھے اپنے ساتھ ڈاکے زنی کے لیے لے جاتا، ہم مسافروں کو خوفزدہ کرتے، جانیں تلف کرتے، مال لوٹتے، حرمتیں پامال کرتے اور ہر چیز چھین لیتے۔ اگر میں اس معاملے میں استاذ کی بات نہ مانتا تو وہ مجھے سزا دیتا اور ممکن تھا کہ قتل بھی کر دے۔

پھر ابوالفضل نے اس سے پوچھا: کیا تو نماز و روزے کی پابندی کرتا ہے؟

اس نے کہا: مجھے نماز کا پتا ہی نہیں اور نہ کبھی روزہ رکھا ہے اور نہ ہم میں کوئی روزہ رکھنے والا ہے۔

ابوالفضل نے کہا: افسوس تجھ پر، پھر وہ کون سا امر ہے جس کی وجہ سے اللہ نے تجھے نجات دی؟ کیا تو کوئی صدقہ کرتا ہے؟

اس نے جواب دیا: ہمارے پاس کون آتا ہے کہ ہم اس پر صدقہ کریں؟

ابوالفضل نے کہا: سوچو اور کچھ یاد کرو؟ جو تو نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کیا ہو، اگرچہ وہ تھوڑا ہی ہو؟

لڑکے نے کچھ دیر سوچا، پھر کہنے لگا: ہاں! میرے استاذ نے کچھ سال پہلے ایک آدمی میرے سپرد کیا تھا، جسے وہ سب کچھ لوٹ لینے کے بعد قید کر کے قلعے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لے گیا تھا، میرے استاد نے اس سے کہا: اپنے آپ کو اس مال کے عوض خرید لے، جسے تو اپنے شہر اور گھر سے منگوا سکتا ہے، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔

آدمی نے کہا: میری ملکیت میں جو تھا، وہ آپ نے لے لیا ہے، اس کے علاوہ میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ استاذ نے اسے کئی روز تک سزا سے دوچار کیا، مگر وہ کچھ نہ مانا۔

پھر ایک دن استاد نے اس کی سزا میں بہت زیادہ اضافہ کر دیا، سزا کی مشقت کو دیکھ کر اس نے اللہ تعالیٰ اور پختہ ایمان کی قسم اٹھائی کہ میرے پاس صرف وہی کچھ ہے جو آپ نے لے لیا ہے، اس کے علاوہ میں کسی دنیاوی مال و متاع کا مالک نہیں ہوں اور شہر میں صرف اتنا ہی مال ہے جو اہل و عیال کے ایک مہینے کا راشن میں چھوڑ کر آیا ہوں، کیونکہ میں نے ایک ماہ بعد گھر میں اہل و عیال کے پاس جانا تھا، اس لیے ایک ماہ کا ساز و سامان دے آیا ہوں، اب تو مجھ پر اور میرے اہل و عیال پر وہ حالت آ پہنچی ہے، جس میں صدقہ لے کر کھانا حلال ہو جاتا ہے، اب میرے پاس بھی کچھ نہیں اور ان کا خرچ بھی ختم ہو چکا ہوگا۔

یہ وضاحت کر کے اس آدمی نے کہا: اب تم مجھے قتل ہی کر دو، کیونکہ میرے پاس مال نہیں ہے۔ جب میرے استاذ کو یقین ہو گیا کہ یہ سچ بول رہا ہے، تو وہ کہنے لگا: اسے فلاں جگہ لے جا کر ذبح کر دو اور اس کا سر میرے پاس لے آؤ۔

میں اس آدمی کو لے کر قلعے سے کھینچتا ہوا نیچے لے آیا، جب اس نے یہ سلوک دیکھا تو مجھ سے کہا: تو مجھے کہاں لے جا رہا ہے اور تو مجھ سے کیا چاہتا ہے؟ چنانچہ استاذ نے مجھے جو حکم دیا تھا، میں نے اس کو بتا دیا، یہ سن کر وہ رونے اور آہ و زاری کرنے لگا کہ اللہ کے لیے مجھے ذبح نہ کرنا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری معصوم بچیاں ہیں، جن کا میرے سوا کوئی بھی نہیں، اگر تو مجھے ذبح کر دے گا تو وہ در در کی ٹھوکریں کھاتی رہیں گی، ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہو گا۔

خدا کے لیے مجھے معاف کر دو، اس نے مجھے اللہ تعالیٰ کا خوف دلایا اور بتایا کہ جو کسی مسلمان سے دنیا میں مصیبت دور کرے، اللہ تعالیٰ قیامت کو مصائب و آلام سے اس کو بچائے گا۔

اللہ تعالیٰ نے میرے دل کو نرم کر دیا اور میرے دل میں اس کے لیے رحم آ گیا۔ میں نے کہا: اگر میں اس کے پاس تیرا سر لے کر نہ گیا تو وہ مجھے قتل کر دے گا اور تیرے تعاقب میں آدمی بھیج کر تجھے بھی گرفتار کر کے قتل کر دے گا۔

اس نے کہا: جوان! تو مجھے چھوڑ دے اور تاخیر کر کے اس کے پاس جانا تب تک میں دور نکل جاؤں گا، اگر میں گرفتار کر بھی لیا گیا تو تو میرے خون سے بری ہو جائے گا اور تیرا استاذ تیرے ساتھ محبت کی وجہ سے تجھے قتل نہیں کر سکتا۔

اللہ تعالیٰ تجھے اس کا اچھا بدلہ عطا کرے گا، کیونکہ جو شخص اچھا عمل کرے، اللہ تعالیٰ اس کے عمل کو ضائع نہیں کرتا۔

میرا دل مزید نرم ہو گیا، میں نے کہا: ارے فلاں! پتھر اٹھاؤ اور میرے سر میں دے مارو جس سے میرا خون بہنا شروع ہو جائے، پھر جب تک تو کئی میل فاصلہ طے نہ کر لے، میں یہاں ہی بیٹھا رہوں گا، اس کے بعد میں قلعے کی طرف لوٹ جاؤں گا۔

آدمی کہنے لگا: تو مجھے خلاصی دے اور میں تیرا سر پھوڑ دوں، ایسا نہیں ہو سکتا؟ یہ اچھا بدلہ نہیں ہے۔ میں نے کہا: میرے اور تیرے بچاؤ کی صرف یہی صورت ہے۔ اس نے ایسا ہی کیا اور جلدی سے بھاگنا شروع کر دیا، جب کہ میں حسبِ وعدہ وہاں ہی بیٹھا رہا، جب مجھے یقین ہو گیا کہ وہ کئی میل دور پہنچ چکا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا تو میں زخمی سر لے کر قلعے کی طرف لوٹا۔

استاذ نے پوچھا: یہ کیا ہوا اور اس کا سر کہاں ہے؟

میں نے جواب دیا: آپ نے ایک شیطان کو میرے سپرد کیا، وہ کوئی انسان نہیں تھا، جب میں اسے لے کر صحرا میں پہنچا تو وہ مجھ سے جھگڑنے لگا اور مجھے زمین پر دے مارا، پھر میرے سر کو پتھروں سے کچلنے لگا، جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں۔

مجھ پر بے ہوشی طاری ہوگئی اور وہ بھاگ گیا، میں اب تک وہاں ہی رہا، جب ہوش آیا اور قوت بحال ہوئی تو آپ کے پاس آ گیا ہوں۔

میرے استاد نے اس کے تعاقب میں سپاہی روانہ کیے، مگر وہ دوسرے دن خالی ہاتھ ہی لوٹے اور اس کا کوئی پتا نہ چل سکا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے کسی عمل کی وجہ سے مجھے نجات دی تو وہ یہی ہے۔ قلعے کا نگران کہنے لگا کہ اس کے بعد ابو الفضل نے اس نوجوان کو اپنے مقرب ساتھیوں میں شامل کر لیا اور اپنا باڈی گارڈ مقرر کر دیا۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

41- گلوکاری چھوڑی تو اللہ نے ہدایت و ایمان نصیب کر دیا

عموماً کافر حکومتیں، خواہ یورپین ہوں یا مشرقی یا مغربی، بدبختی کی زندگی گزار رہی ہیں، یہ عین حقیقت ہے، کیونکہ دل جو رئیس الاعضا ہے، سکون و اطمینان اور بے قراری و بے چینی دل کو ہی ہوتی ہے، تو ان کے قلوب بے اطمینانی و بے قراری کا شکار ہیں۔ ان کی خوش حالی کو دیکھ کر دھوکہ نہیں کھانا چاہیے، وہ بہ ظاہر بڑے خوش مگر حقیقت میں قلق و تنگی محسوس کرتے ہیں۔

اسی لیے ایک کافر کی زندگی تنگی و درماندگی کی زندگی ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْمٰى﴾ [طٰہٰ: 124]

”اور جس نے میری نصیحت سے منہ پھیرا تو بے شک اس کے لیے تنگ گزران ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا کر کے اٹھائیں گے۔“

اے بندۂ خدا! کیا تو جانتا ہے وہ تنگی کیا ہے؟

وہ تنگی اندرونی قلق، حسرت اور انجام کار خودکشی ہے۔

اسکندنافیہ حکومت نے جب خودکشیوں کی بھرمار کو دیکھا تو کہا: ہمیں ان کے لیے ایک جگہ مخصوص کرنی چاہیے، جہاں یہ خودکشیاں کیا کریں، تاکہ ہم ان کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خون مریضوں اور ضرورت مندوں کو مہیا کر سکیں۔

اے پیارے مسلم بھائی! ایک نوجوان کا قصہ پڑھ لے جس نے دنیاوی رونق، اس کے شور وغل اور بشاشت کو ترک کر کے اپنا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر لیا اور کشادگی و انشراح کی دولت حاصل کی۔

اے مسلمان! اس نوجوان نے گانا بجانا اور اس کے لوازمات شراب نوشی، حرام کا ارتکاب، گناہ، رقص اور بانسری وغیرہ ہر گناہ والی چیز کو ترک کر دیا۔

یہ وہ انسان ہے جس کے دل میں ایمان داخل ہوا تو اس نے اطمینان وسکون محسوس کیا اور بے چینی وقلق سے راحت پائی۔ اسلام و ایمان میں اس نے رفعت وعزت پائی اور ایمان ہی میں خیر، صلاح اور فلاح کو محسوس کیا۔

یہ ایک برطانوی گلوکار کاٹ سٹیفنز کا واقعہ ہے، جس کی شہرت اطرافِ عالم میں پھیل گئی، جس کا اسلامی نام بعد میں یوسف اسلام رکھا گیا۔[1]

آیئے اس کی کہانی اسی کی زبانی سنتے ہیں، وہ کہتا ہے: میں مغربی دنیا کے وسط لندن میں پیدا ہوا۔ میں ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ کے زمانے میں پیدا ہوا۔ میں ایسے زمانے میں پیدا ہوا، جس میں ٹیکنالوجی انتہا کو پہنچی ہوئی تھی، ایک ایسے شہر میں جو شادابی کے لحاظ سے برطانیہ میں مشہور ہے، میں اس معاشرے میں پروان چڑھا اور کیتھولک سکول میں تعلیم حاصل کی، جہاں مجھے نصرانیت کے عقائد کی تعلیم دی گئی، میں پہچان گیا کہ اللہ تعالیٰ، عیسیٰ علیہ السلام اور تقدیر کو پہچاننا فرض ہے۔

انھوں نے مجھے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے متعلق، اس سے کم عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں اور جبریل علیہ السلام کے بارے میں انتہائی کم معلومات فراہم کیں۔

میرے قرب و جوار میں مادیت تھی۔ وہ ہمیں سکھاتے کہ جس کے پاس

---

[1] المجلة العربية/ العدد [104]

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دولت ہو، حقیقی غنی وہی ہے اور فقیر وہی ہے جس کے پاس سامانِ دنیا نہیں، مثلاً امریکہ غنی ہے اور باقی عالم فقر، بھوک، جہالت اور ضیاع میں مبتلا ہے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ میں تونگری والا راستہ اختیار کروں اور ان اصولوں پر عمل کروں جن پر امریکہ چل رہا ہے، تاکہ میں سعادت مند زندگی گزار سکوں اور زندگی کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکوں، اسی لیے میں نے اپنی زندگی کو سعادت مند بنانے کے لیے ایسے نہج پر ڈالا، جس کا دین کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں تھا۔

میں نے کامیابی کے وسائل کو ڈھونڈنا شروع کیا، آسان ترین ذریعہ یہ تھا کہ میں ایک گٹار خرید لوں اور کچھ گانے یاد کر کے لوگوں میں گاتا پھروں، چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا، تھوڑی سی مدت میں ہی، جب کہ میری عمر اٹھارہ برس تھی، میں ایک ماہر گلوکار بن گیا اور بہت زیادہ مال جمع کر لیا۔

جب میں ترقی کی منازل طے کرتا ہوا چوٹی تک پہنچ گیا تو میں اس بلندی سے نیچے کی طرف دیکھ کر خوف زدہ ہو جاتا تھا اور اس پر میں قلق کا شکار ہو گیا تو نفسانی کمزوری کو دور کرنے کے لیے میں شراب بہ کثرت استعمال کرنے لگا، تاکہ کچھ قوت جمع کر سکوں اور بزدلی سے چھٹکارا پاؤں۔ میرے گرد اگرد لوگوں کی کیفیت بڑی ہیجانی تھی، مگر اس کے باوجود وہ اپنا اصلی روپ واضح کرنے اور دوسروں کی خیر خواہی اور انھیں گمراہی سے بچانے کے لیے تیار نہ تھے اور ہر شخص کو اس میں مبتلا دیکھ کر خوش ہونے والے تھے، کوئی شخص بھی اپنا اصل چہرہ ظاہر نہیں کرتا تھا اور حقیقت کو مخفی رکھے ہوئے تھا۔

اس طرح رہتے ہوئے نفاق کو پالنا مجبوری تھی، اپنا روزگار زندگی چلانے اور زندگی گزارنے کے لیے اس نفاق سے چھٹکارا پانا مشکل تھا، میں سمجھ گیا کہ یہ سعادت کی بجائے شقاوت اور گمراہی ہے، مجھے اپنی زندگی سے نفرت ہونے لگی،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لوگوں سے میل ملاپ چھوڑ کر الگ تھلگ ہو گیا اور تپ دق کی بیماری میں مبتلا ہو گیا، چنانچہ میں نے ہسپتال کی طرف رجوع کیا اور وہاں داخل کر لیا گیا، ہسپتال میں گزرے ایام میرے لیے خیر کا باعث بنے، کیوں کہ وہ میرے لیے غور و فکر کرنے میں ممد و معاون بنے۔

میرا اللہ پر ایمان تھا، لیکن کنیسہ والوں نے مجھے اللہ کا حقیقی تعارف نہیں کروایا اور میں حقیقی مالک الملک تک پہنچنے سے عاجز تھا۔

میری سوچ بڑی گہری تھی اور میں نئی زندگی کے بارے میں سوچنے لگا۔

میرے پاس عقیدے کی کتب موجود تھیں، میں نے ان کا مطالعہ کیا اور اسلام و حقیقی زندگی کے بارے میں بحث و تمحیص کرنا شروع کی۔ کبھی کبھار میرا شعور کسی نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کرتا، لیکن اس کی حقیقت کا ادراک نہ ہونے کی وجہ سے توقف کرنا پڑتا، مگر میں اس بات پر قناعت کرنا بھی پسند نہیں کرتا تھا کہ خالی الذہن اور بے کار بیٹھ جاؤں۔ بہر حال میں اس خوش بختی کی تلاش و فکر میں مگن رہا، جو میں نے گانے میں پائی نہ شہرت میں اور نہ کنیسہ میں، میں نے منطق و فلسفہ کا دروازہ کھٹکھٹایا اور اس کو پڑھا لیکن بے سود۔

پھر میں نے سمجھا کہ حقیقی خوش بختی کا راز یہ ہے کہ حوادثاتِ زمانہ سے بچنے کے لیے آیندہ وقوع پذیر ہونے والے حالات سے آگاہی حاصل کی جائے، اس خیال کی درآمد سے میں ''قدری'' ہو گیا اور ستاروں پر ایمان لے آیا اور اس سے متعلقہ علوم میں دلچسپی لینے لگا، لیکن یہ سب فضول اور حقیقی سعادت سے دور تھا۔

اس کے بعد میں نے کمیونزم کو اختیار کر لیا اور گمان یہ تھا کہ اس جہان کی دولت کو تمام لوگوں پر صرف کرنا بھلائی ہے، لیکن میں جان گیا کہ کمیونزم فطرت کے مطابق نہیں۔ انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کی محنت کا پھل ملے،

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کی جیب پر نظر رکھنا انصاف کے منافی ہے، تاکہ حیرانی وفکر کی اس بے چین کیفیت کا خاتمہ کرسکوں، لیکن تھوڑی ہی مدت میں میں سمجھ گیا کہ یہ میرے سوالات کا جواب دینے سے قاصر ہے اور میری مطلوبہ حقیقت کو واضح کرنے والا کوئی عقیدہ نہیں ہے۔ میں مایوس ہوگیا کہ ابھی تک میں اسلام کے بارے میں کچھ نہیں جان پایا۔ میں نے اپنی پہلی سوچ اور عقیدے کی طرف رجوع کر لیا، جو میں نے کنیسے میں سیکھا تھا، جس نے مجھے دیگر عقائد کے باطل ہونے کا یقین دلا دیا، پھر میرا میلان نئے سرے سے موسیقی کی طرف بڑھا اور میں نے سمجھا کہ یہی میرا دین ہے۔

میں نے ان تمام مخلصانہ کاوشوں کا رخ اس دین اور موسیقی کی تالیف کی طرف موڑ دیا اور مغربی فکر سے بھاگتے ہوئے، جس کا سہارا کنیسہ کی تعلیمات پر تھا، یعنی انسان جب اپنے عمل میں مخلص اور پختہ ہو تو وہ ''الٰہ'' کی طرح کامل ہو جاتا ہے۔

1975ء میں ایک معجزہ رونما ہوا کہ میرے بڑے بھائی نے قرآن کریم کا ایک نسخہ مجھے تحفہ میں دیا۔ یہ نسخہ بیت المقدس کی زیارت کے دوران بھی میرے پاس تھا، اسی دوران میں نے اپنے بھائی کی دی جانے والی اس کتاب کو اہمیت دینا شروع کی، جب کہ میں اس میں موجود تعلیمات سے ناواقف تھا۔ بیت المقدس کی زیارت کے بعد میں نے قرآن مجید کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا، اسلام میں غور وفکر کرنے کا یہ میرا پہلا موقع تھا۔ اہلِ مغرب کے نزدیک اسلام مادیت پرستی ہے اور مسلمان خواہ عربی ہوں یا ترکی، حقیقت سے ناواقف اجنبی لوگ ہیں۔

میرے والدین یونان سے تعلق رکھتے تھے اور یونانی کا ترکی مسلمان سے نفرت کرنا مسلم ہے، اسی وجہ سے میرا نسبی تعصب کی بنا پر اس قرآن سے نفرت کرنا ضروری تھا جسے ترکیوں نے اپنے مذہب کی بنیاد بنا رکھا ہے، لیکن میں نے اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آگاہی کو ضروری سمجھا اور کسی رکاوٹ کو بھی اپنی راہ میں حائل نہ ہونے دیا۔

ابتدائی مرحلے ہی میں میں نے یہ جان لیا کہ قرآن کا آغاز اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتا ہے، غیر اللہ کے نام سے نہیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی عبارت میرے دل پر اثر انداز ہوئی، پھر سوت فاتحہ سے کتاب کا آغاز ہوتا ہے: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ یعنی تمام تعریفیں سب جہانوں کے خالق اور مخلوقات کے رب کے لیے ہیں۔

اس وقت میری ''الٰہ'' کے متعلق اپنے عیسائی قائدین کے پیش کردہ فکر (یعنی اللہ ایک ہے اور تین میں منقسم ہے) مجھے حقیر معلوم ہونے لگے کہ کیسے اللہ ایک بھی ہے اور تین میں منقسم بھی...؟

میرے مذہبی راہنما اس عقیدے کے ساتھ ساتھ یہ عقیدہ بھی پیش کرتے تھے کہ ہمارا معبود یہودیوں کے معبود کے علاوہ ہے۔

رہی بات قرآن کریم کی اس کا آغاز سبھی جہانوں کے رب، ایک اللہ کی عبادت سے ہوتا ہے، جس میں خالق کے ایک ہونے کی تاکید ہے اور یہ کہ اس کا کوئی شریک نہیں، جو اس نظام کائنات میں اس کا حصے دار ہو اور یہ یعنی (تین معبودوں والا نظریہ) ایک نیا مفہوم ہے، پھر میں اس سے پہلے دی جانے والی معلومات کا قرآن کریم کے ساتھ موازنہ کرنے لگا۔

مجھے یہ بتایا گیا تھا کہ کائنات میں کچھ قوتیں ہیں، جو نظامِ کائنات میں کارفرما ہیں، لیکن اسلام اور قرآن یہ مفہوم پیش کرتے ہیں کہ اللہ اکیلا ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کی توحید کے ساتھ ہی آخرت کے دن پر ایمان اور اخروی زندگی کے دائمی ہونے کا ذکر ہے، یعنی انسان صرف گوشت پوست کا ایک ٹکڑا ہی نہیں جو گل سڑ کر مٹی بن جائے، جیسا کہ آخرت کے منکر لوگوں کا خیال ہے، بلکہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال بھی جن کا بہ ظاہر کوئی جسم نہیں، اخروی زندگی میں حسی اجسام پا کر اللہ تعالیٰ کی قدرت کا شاہکار ہوں گے۔

یہ قرآن ہی ہے جس نے مجھے اسلام کی دعوت دی اور میں نے اس کی دعوت پر لبیک کہا، لیکن کنیسہ نے تو مجھے بجھا کر رکھ دیا تھا، میرے لیے ہلاکت و حسرت کا انتظام کیا تھا، جب کہ اس قرآن نے مجھے ان چیزوں سے جلا بخشی اور میرے ہر سوال کا جواب بن کر آیا۔

میں نے قرآن مجید میں ایک عجیب و غریب چیز کا ملاحظہ کیا کہ قرآن باقی کتابوں سے مشابہت نہیں رکھتا اور نہ منتشر کلام کے ٹکڑوں کا مرکب ہے اور نہ ان بکھرے اوصاف کا جن کا میں نے دیگر دینی کتب میں مطالعہ کیا تھا۔

قرآن کریم کے ٹائٹل پر مولف کا نام نہیں تھا، یہ وہ چیزیں تھیں جنھوں نے مجھے یقین دلا دیا کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ وحی سے مراد وہی وحی ہے، جو اس آخری نبی کی طرف کی گئی۔

میرے لیے قرآن مجید اور اس انجیل کے درمیان فرق واضح ہوگیا، جو اس کے مولفین نے متعدد واقعات کو ملا کر تالیف کی، میں نے بسیار کوشش کی کہ قرآن مجید میں کوئی غلطی تلاش کروں لیکن نہیں ..... ہرگز نہیں، یہ خالص توحیدی فکر میں پرویا ہوا تھا۔

قرآن مجید محض ایک رسالہ نہیں، بلکہ میں نے اس میں ان تمام انبیا کے نام پائے جن کو اللہ تعالیٰ نے شرف و عزت عطا کی اور ان میں سے کسی کے درمیان فرق روا نہیں رکھا اور یہ ایک منطقی مفہوم ہے کہ اگر تو کسی ایک نبی پر دوسرے کے سوا ایمان لایا تو تو نے تمام انبیا کے درمیان وحدتِ رسالت کی عمارت کو گرا دیا۔

اسی گھڑی میں سمجھ گیا کہ مخلوق کے آغاز سے کس طرح سے رسولوں کا سلسلہ جاری ہوا اور یہ کہ لوگ دنیاوی تاریخ کے آغاز ہی سے دو گروہوں میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقسم ہیں: مومن یا کافر۔ یقیناً قرآن نے میرے ہر سوال کا جواب پیش کیا، اسی وجہ سے میں نے اس کو ہر سعادت پر راجح سعادت سمجھا۔

مکمل ایک سال کے دوران قرآن کریم کی تلاوت کے بعد میں نے اس کی تعلیمات کے مطابق افکار ونظریات اپنانا شروع کیے، اس وقت میں خود کو دنیا میں توحید پرست مسلمان سمجھنے لگا۔

پھر مجھے یہ فکر لاحق ہوئی کہ میں ایک حقیقی مسلمان کیسے بن سکتا ہوں؟

اس کو عملی جامہ پہنانے کے لیے میں لندن کی جامع مسجد میں گیا، میں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا اور کلمہ توحید ''أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ'' پڑھا۔

اس وقت مجھے یقین ہوا کہ وہ اسلام، جسے میں نے گلے کا ہار بنایا ہے، ایک بھاری پیغام ہے، یہ کوئی آسان کام نہیں کہ جو شہادتین کے اقرار ہی سے انتہا کو پہنچ جائے، مجھے یوں محسوس ہوا کہ میں آج ہی پیدا ہوا ہوں اور میں جان گیا کہ میں اللہ کے فرمانبردار بندوں، اپنے بھائیوں کے ساتھ کہاں جا رہا ہوں، اس سے پہلے میں ان میں سے کسی کو نہیں ملا تھا، اگر اس سے پہلے میری ان میں سے کسی سے ملاقات ہوئی ہوتی اور وہ مجھے اسلام کی دعوت دیتا تو میں نام نہاد مسلمانوں کے حالات پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس کی دعوت کا انکار کر دیتا اور اس دعوت کے انکار کا سبب مغرب میں اہلِ اسلام کے خلاف کیا جانے والا پروپیگنڈا ہوتا، حتی کہ اسلامی ممالک میں بھی حقائق اسلامیہ سے ناواقف اخلاقی اور اجتماعی امراض میں مبتلا حکومتیں میری راہ میں رکاوٹ بنتیں۔

میں نے اسلام کو اس کے افضل ترین ماخذ ومصدر قرآن سے لیا، پھر میں نے سیرت طیبہ کا مطالعہ کیا، آپ ﷺ نے اپنے اخلاق وکردار سے کیسے مسلمانوں کو اسلام سکھایا۔ میں نے قیمتی متاع رسولِ کریم ﷺ کی حیات وسنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پالی۔ میں موسیقی کو بھول گیا اور اپنے مسلمان بھائیوں سے پوچھا کہ کیا میں موسیقی کا پیشہ جاری رکھ سکتا ہوں؟ تو انھوں نے مجھے موسیقی چھوڑ دینے کی نصیحت کی، کیونکہ موسیقی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کر دیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غفلت برتنا عظیم خطرے کا باعث ہے۔

یقیناً میں نے کئی نوجوان دیکھے، جو گھر بار چھوڑ کر رقص و سرود اور موسیقی کی فضا میں زندگی بسر کر رہے ہیں، جسے اسلام پسند نہیں کرتا۔

یہ ایک مشہور برطانوی گلوکار "سٹیفنز" جس کا اسلامی نام "یوسف اسلام" ہے، کا قصہ ہے جس نے شہرت و دولت کو ترک کر دیا، کیونکہ اس کو متاع گم گشتہ، جسے وہ ایک عرصہ سے تلاش کر رہا تھا، مل گئی، یہی اسلام حق و ہدایت ہے جو ابدی سعادت، دنیا و آخرت کی خوش نصیبی کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس نوجوان کو اسلام جیسی نعمت سے نواز دیا، جس کا ہم پلہ کوئی چیز بھی نہیں۔ اسلام کے بغیر زندگی ایک جہنم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنی محبت عطا کر دی۔ اللہ تعالیٰ متقی و محسن لوگوں سے محبت کرتا ہے۔ اس کو آسمان و زمین کی محبت سے نوازا اور مشارق و مغارب میں مومنوں کی زبان پر اس کا ذکر خیر جاری کر دیا۔

"مَنْ تَرَكَ شَيْئًا لِلّٰهِ عَوَّضَهُ اللّٰهُ خَيْرًا مِنْهُ"

"جو اللہ کے لیے کوئی چیز چھوڑے گا، اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائے گا۔"

اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کی تالیف کی توفیق بخشی۔ الحمد لله علی ذلك۔ میں اللہ تعالیٰ سے التجا کرتا ہوں کہ وہ اس کے ذریعے مجھے اور تمام لوگوں کو نفع پہنچائے، اس کو شرفِ قبولیت سے نوازے اور ریاکاری و دکھلاوے سے محفوظ فرمائے۔

اللہ تعالیٰ اس کا وارث ہے اور ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام ہو۔ آمین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

100

حرام کاروبار اور تجارتی مُعاملات

تالیف

ابراهیم بن فتحی بن عبد المقتدر

ترجمہ

فضیلۃ الشیخ حافظ محمد عمر حفظہ اللہ تعالیٰ

فاضل جامعہ سلفیہ فیصل آباد

نظرثانی

حافظ شاہد محمود

فاضل مدینہ یونیورسٹی

مکتبہ بیت السلام

ریاض۔ لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

1000 سے زیادہ جنت کے راستے

جمع و ترتیب

فضیلۃ الشیخ محمد امین انصاری حفظہ اللہ

ترجمہ

حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

مدرس جامعہ نصر العلوم اہل حدیث گوجرانوالہ

مکتبہ بیت السلام الریاض

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالمِ اسلام کے کبار علماءِ کرام کے فتاویٰ کی روشنی میں
جسمانی و روحانی مریضوں اور معالجین و عاملین کے لیے راھنما کتاب

450

سوال و جواب برائے

صحت و علاج

اور

میڈیکل سٹاف

لأصحاب الفضيلة

الإمام ابن باز العلامة العثيمين

العلامة الفوزان سعودی فتوی کمیٹی

ترجمہ

حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

مکتبہ بیت السلام

ریاض۔ لاھور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے بچّے
ہم سے کیا چاہتے ہیں؟

تالیف

ڈاکٹر یاسر نصر

ترجمہ
فضیلۃ الشیخ محمد امان اللہ ناصر مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی

نظرثانی
حافظ عبداللہ سلیم حفظہ اللہ

www.KitaboSunnat.com

مکتبہ بیت السلام
الریاض، لاہور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

مکتبہ بیت السلام

ریاض
Tel: +966114381155 - +966114381122 Fax: +966114385991
Mob: +966542666646,+966566661236,+966532666640

لاہور
رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور
Email: bait.us.salam1@gmail.com Fb:Baitussalam book store
Mob: 0321-9350001 0320-6666123 Tel: 042-37361371